# اسلام اور خاندانی روابط

## (حقوق و فرائض )

تالیف

غلام مرتضیٰ انصاری پاروی

## مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ و السلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم اجمعین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ توفیق نصیب ہوئی کہ خاندان کے اخلاق وفرائض کے عنوان سے ایک کتاب تدوین کرکے خاندانی اور معاشرتی مبتلا بہ چیدہ چیدہ مسائل اوران کا حل بیان کروں یہ مختصر کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے

پہلا حصہ کلیات اور پانچ فصلوں پر مشتمل ہے کلیات میں حقوق کا مفہوم اور اس کے ماخذ کے ساتھ خاندان کی تعریف ، اس کی ضرورت،اداب اور اصول پہلی فصل میں والدین پر بچّوں کی ذمہ داریاں اور اولاد کی تربیت (پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد) کے مختلف مراحل کو موزون مثالوں اور واقعات کے ساتھ بیان کیا گیا ہےدوسری فصل میں میاں بیوی کے متقابل حقوق اور فرائض کو اورتیسری فصل میں خاندانی اخلاق اور اس کا اثر، خاندانی خوش بختی کے اصول اور بداخلاقی کا سنگین نتیجہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہےچوتھی فصل میں خاندان کے متعلق معصومینؑ کے فرامین اور سفارشات پانچویں فصل میں خاندانی اختلافات اور ان کا علاج اور اس کے ساتھ ان خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے جنہیں خواتین اپنے شوہر میں دیکھنا پسند کرتی ہیں،دوسرے حصے میں عورت کا مقام اور ان کے حقوق کو تاریخی پس منظر کے ساتھ بیان کیا گیا ہےپہلی فصل میں مختلف ممالک اور معاشرے خصوصا دور جاہلیت میں عورت کی حیثیت اور مرتبہ کو بیان کرکے ان کا اسلامی معاشرے میں عورت کو دی گئی حیثیت اور مرتبہ سے موازنہ کیا گیا ہےدوسری فصل میں اسلام میں عورت کو مختلف زاویے ( ماں، بیوی، بیٹی ) سے دی ہوئی قدرو منزلت، اجتماعی روابط و ضوابط، اصول اور حدود تیسری فصل میں خواتین کے اجتماعی،ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی حقوق کو مختلف زاویے سے بیان کیا گیا ہےچوتھی فصل میں خواتین کی اسلامی ازادی اورمغربی ازادی میں فرق کو بیان کیا گیا ہےانشاء اللہ یہ کتاب اردو زبان میں ایک منفرد اور مفید کتاب ثابت ہوگیخدا وند اس معمولی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں چہاردہ معصومین (ع)کے صدقے میں قبول فرمائے امین

غلام مرتضیٰ انصاری پاروی یکم ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

## کلیات

### حقوق کیا ہیں؟

حقوق سے مراد ان قواعد اور اصول کا مجموعہ ہے جن کا خیال ایک معاشرہ یا خاندان کے افراد ایک دوسرے سے روابط کے دوران کرتے ہیں اور انہیں قواعد کے مطابق ہر ایک کے اختیارات اور ازادی کو معین کیا جاتا ہے[۱]

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جو ہمیشہ ایک دوسرے کا محتاج ہے،اجتماعی اور خاندانی زندگی اس وقت ممکن ہے کہ معاشرہ یا خاندان پر ایک جامع قانون حاکم ہو ورنہ ہر کوئی اپنی مرضی سے چلے گا، جس کا نتیجہ خاندان اورمعاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہوجائے گا اس لئے ہر ایک پر لازم ہے کہ ان قوانین کا احترام کریں انہی قوانین کو علمی اصطلاح میں حقوق کہتے ہیں جن کا مقصد لوگوں کی مکمل ازادی کے لئے حدود کا تعین کرنا ہے جن کا خیال کرنے سے اجتماعی اور خاندانی زندگی محفوظ ہوسکتی ہے عورت بھی خاندان کا ایک اہم رکن ہے بلکہ یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ وہ خاندان کا محورہے، ان کے حقوق بھی اسلامی معاشرے میں بہت اہم ہیں،جن کا خیال کرنا باپ، شوہر اور اولاد پر فرض ہے، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خاندان کے وجود میں انے کی بنیاد تولید نسل کا انگیزہ ہے،کہ اس طریقے سے انسان اپنے وجود کی بقا کو محفوظ کرتا ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں میں طبیعی طور پر ماں بننے کا شوق پایا جاتا ہے اور یہی انگیزہ اسے خاندان کی تشکیل پر ابھارتا ہے

ٹھیک ہے کہ یہ انگیزے اور رجحان اسباب تو بن سکتے ہیں لیکن علت تامہ نہیں،کیونکہ بہت سے خاندان ایسے ہیں جن میں اولاد نہیں ہوتی یا زندہ نہیں رہتی،پھر بھی مرد اور عورت دونوں میں ایک دوسرے کے لئے عشق و محبت پائی جاتی ہےاور کبھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے طلاق نہیں دی جاتی ہےاس سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کرنے اور خاندان تشکیل دینے کے اور بھی علل و اسباب ہیں چنانچہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے شادی کرلی اس نے ادھا دین بچا لیا[۲]

--------------

(۱):- باقر عالمی ؛حقوق خانوادہ ،ص۲۰۱

(۲):- مجلسی،محمد تقی؛ روضۃ المتقین،ج۸،ص۳۸

کیونکہ شادی جوانوں کو لغزش، انحرافات،بے عفتی اور برائی سے بچاتی ہے۔ ان مشکلات کا حل قران مجید میں موجود ہے کہ

انسان کی فطرت اور طبیعت میں جفت خواہی اور جنسی خواہشات ڈال دیا جس کے نتیجے میں خاندان وجود میں ایا میاں بیوی ایسے دو

عنصر ہیں جو جب تک ایک دوسرے کو نہیں چاہتے اور تعاون نہیں کرتے، دونوں ناقص ہیں یہ دونوں مل کر ایک دوسرے کی زندگی

کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ صرف دو فزیکل یا جسمانی رابطہ اور تولید نسل ہے کہ جو خوشیوں کا باعث ہے۔ صرف

ظاہری اور مادی امور، جو میاں بیوی کو ایک دوسرے کے نزدیک کرے اس میں ایک ظریف نکتہ چھپا ہوا ہے کہ وہ روحی اور جسمی

احتیاج ہے کہ خالق کائنات نے تمام جانداروں کوایک دوسرے کا محتاج خلق کیا ہےقران کی رو سے خلقت انسان ابتدا ہی سے جفت

جفت وجود میں ائی ہےاور ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اپنی جفت اور ہمسر کی تلاش میں رہتاہےاور دونوں اپنے خاص طورطریقے

سے فطری وظیفہ کو انجام دیتے ہیں نتیجتاً ایک دوسرے کو کامل کرتے ہیں قران کہتا ہے وَخَلَقْنَاكُمْ ازْوَاجًا کہ ہم نے تمہیں

جفت جفت پیدا کیا [1]وَمِنْ ايَاتِهِ انْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ انفُسِكُمْ ازْوَاجًا لِّتَسْكُنُواالَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً انَّ فِي ذَلِكَ

لَايَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [2]"یہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ تمہارے لئے اپنی جنس میں سے ہمسر خلق کیا تاکہ سکون

اور ارام کا سبب بنے اور تمہارے درمیان دوستی اور محبت ایجاد کی" اور فرمایا:

وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ ازْوَاجًا [3]"یعنی خدا نے تمہیں مٹی سے پیدا کیاپھر نطفہ سے اور پھر

جفت جفت قرار دیا"

## پیدائش حقوق کی وجوہات:

انسان کو چونکہ اپنے اپ سے زیادہ محبت ہے اس لئے چاہتا ہے کہ جتنا ہوسکے زندگی کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرے

اور بہتر زندگی گزارنے کے لئے ان وسائل سے فائدہ اٹھائے، لیکن جس طرح بچہ بغیر ماں باپ کے اپنی زندگی کو جاری نہیں رکھ

سکتا اور اکیلا زندگی کے تمام مسائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اسی

--------------

(۱):- سورہ نبا۸ (۲):- سورہ روم۲۱ (۳):- فاطر۱۱

وجہ سے وہ خاندانی اور اجتماعی طور پر زندگی گزارنے کو ترجیح دیتا ہے ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے،اور اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق مسؤلیت اور ذمہ داری کو قبول کر لیتا ہے ایک شخص زمینداری کرتا ہے تو دوسرا مستری کا کام،ایک دفتر میں کام کرتا ہے تو دوسرا ہسپتال میں، اور جب اجتماعی زندگی کا دارومدار ایک دوسرے کے تعاون پر ہے تو ذمہ داریاں بھی متعین ہوتی ہیں۔اس طرح معاشرے میں قوانین نافذ ہوتے ہیں تاکہ معاشرے میں افراط و تفریط پیدا نہ ہو

## حقوق کے ماخذ

بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ قانون کا ماخذ عقل ہے کہ ہماری عقل لوگوں کے اچھے اور برے اعمال میں تشخیص دے سکتی ہے یہی وجہ ہے عقل کہتی ہے کہ برائیوں سے روکنا اور اچھائیوں کی طرف رغبت پیدا کرنا چاہئے۔بعض کہتے ہیں کہ قانون خالق کائنات کی طرف سے عالم بشریت کے لئے بنایا گیا ہے جسے انبیاء کے ذریعے لوگوں پر نافذ کیا گیا ہے ان دونوں نظریات کے ماننے والوں نے اپنے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے مختلف دلائل پیش کئے ہیں ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حقوق کا سرچشمہ وہی اسلامی قوانین ہیں جسے خدا تعالیٰ نے نبیوں کے ذریعے خود تعیّن کیا ہے کیونکہ خدا کی ذات ہے جو انسانی افعال کے مصالح اور مفاسد سے زیادہ آگاہ ہے اور ان قوانین کو دریافت کرنے کے لئے مکتب تشیع کے مطابق چار منبع اور سرچشمہ ہیں:

## ۱:-قران مجید

قران مجید میں حقوق کے بارے میں تقریبا پانچ سو آیات ذکر ہوئی ہیں،جنہیں آیات الاحکام کہا جاتا ہے قران ایک ایسی کتاب ہے جو حق وباطل کے درمیان فرق کو واضح کرتی ہے یہ راہ ہدایت تک پہنچنے کے لئے محکم ذریعہ ہے،جو بھی اس کے مطابق عمل کرے گا اسے اجر ملے گا،اور جس نے بھی اس کتاب کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل سے کام لیا اور جس نے بھی اس کتاب کی طرف کسی کی راہنمائی کی تو گویا اس نے صراط مستقیم کی طرف بلایا۔

## ۲:-سنت

ممکن ہے یہ پانچ سو ایات قوانین زندگی کی تمام جزئیات پر تو دلالت نہیں کرتی،کیونکہ جیسے احکام نماز،روزہ،حج،جھاد اور خمس وکسی بہت سی جزئیات پائی جاتی ہیں اور ان جزئیات کو بیان کرنا سنت کا کام ہے البتہ ان جزئیات کا بیان انہی ایات کی تفسیر ہوسکتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ انبیاء(ع) اپنی طرف سے بیان کرتے ہوں،چنانچہ قرآن مجید گواہی دے رہا ہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَى(۱)

"اور وہ اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں کرتا ہے اس کا کلام وہی وحی ہے جو مسلسل نازل ہوتی رہتی ہے"اس طرح شیعہ عقیدے کے مطابق سنت سے مراد گفتار و رفتار و تقریر معصوم(ع) ہے

## ۳:-اجماع

اصطلاح میں اجماع سے مراد یہ ہے کہ تمام اسلامی دانشوروں کا کسی شرعی حکم پر اتفاق نظر اور وحدت عقیدہ ہولیکن اہل سنت کے نزدیک اجماع؛ قرآن و سنت سے ہٹ کر ایک مستقل اصل ہے یعنی امت کا اجماع اور اہل حلّ و عقد بھی اسلامی قانون کا سرچشمہ ہےاس لئے اگر کتاب اور سنت سے کسی حکم پر دلیل نہ ملے لیکن علماء کا اتفاق رائے معلوم ہو جائے تو اسی اجماع پر بنا رکھ کر فقیہ فتویٰ دیتا ہےلیکن شیعوں کے نزدیک اجماع،کتاب و سنت سے ہٹ کر کوئی اور مستقل اصل نہیں ہے، بلکہ معتقد ہیں کہ یہ اجماع، رائے معصوم کی شمولیت پر دلالت کرتا ہوقاعدہ لطف کا تقاضایہ ہے کہ اگر مجتہدین کسی غلط حکم پر متفّق ہو جائیں تو امام پرلازم ہے کہ وہ اس میں اختلاف ڈالدے اور اجتماع کرنے سے بچائے

## ۴:-عقل

اہل سنت کہتے ہیں کہ رائے،اجتہاد اور قیاس وہی عقلی تشخیص ہے جو قوانین اسلامی کا ایک الگ سرچشمہ ہے

--------------

(۱):- النجم ۳،۴

اخبارئین کہتے ہیں چونہ عقل ناقص اور خطاکار ہے اسلئے لوگوں کے لئے عقل حلال اور حرام کا تعین نہیں کر سکتیہاں صرف یہ کہ عقل کومدد گار کر سکتے ہیں لیکن مجتہدین فرماتے ہیں عقل اور شریعت کے درمیان ایک مستحکم اور نہ ٹوٹنے والا رابطہ ہے، اور کہا جاتا ہے:

كلّما حكم به العقل حكم به الشرع و كلّما حكم به الشرع حكم به العقل

وَ اَكْبَرُ حُقُوقِ اللهِ عَلَيْكَ مَا اوْجَبَهُ لِنَفْسِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْ حَقِّهِ- الَّذِي هُوَ اصْلُ الْحُقُوقِ وَ مِنْهُ تَفَرَّعَ- ثُمَّ مَا اوْجَبَهُ عَلَيْكَ لِنَفْسِكَ مِنْ قَرْنِكَ الَى قَدَمِكَ عَلَى اخْتِلَافِ جَوَارِحِك (۱)

امام سجاد(ع) منشاحقوق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بندوں کے تمام حقوق کا سرچشمہ وہی حقوق اللہ ہیں اور باقی حقوق اسی کی شاخیں ہیں اگر سارے حقوق کو ایک درخت شمار کرلے تو اس درخت کی جڑ حق اللہ ہے اور باقی لوگوں کے حقوق اس کی شاخیں اور پتے ہیں(۲)

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح انسانوں پر ایک دوسرے کے حقوق ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں کیونکہ خداوندانسان کا مالک حقیقی ہے جسے حق تصرف حاصل ہے جس کی اجازت کے بغیر ہم کسی دوسرے کے حقوق میں تصرف نہیں کر سکتےیہی وجہ ہے کہ تمام حقوق خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، اخلاق ہو یا فقہی، حق الٰہی کے تابع ہیں انسان کبھی بھی اپنے لئے کسی حق کا خدا سے مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ جب کسی چیز کا مالک ہی نہیں تو کس حق کا مطالبہ کرے گا ؟

-------------

(۱):- بحار الانوار ، ج۷۱،باب ۱ جوامع الحقوق ص ۲

(۲):- محمد تقی مصباح یزدی؛ نظریہ حقوقی اسلام،ص۲۱۱

یہاں تک کہ ہم اپنے اعضائے بدن پر تصرف نہیں کرسکتے مگر یہ کہ خدا نے ہمارے لئے جائز قرار دیا ہو کیونکہ یہ سب خدا کی دین اور عطا ہے اگر ہم ان حقوق خدا کو درک کرلیں گے تو اپنی ذمہ داریوں کو بھی ہر مرحلے میں پہچان سکیں گے اس بحث سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر قسم کے حقوق خواہ وہ حقوق والدین ہوں یا حقوق اولاد یا بیوی کے حقوق، سب کچھ خدا کی طرف سے عطا کردہ حقوق ہیں اور خدا ہی کا حکم ہے کہ ان حقوق کا خیال کریں تاکہ قیامت کے دن ہمیں جزا دی جائے

## خاندان کی تعریف

خاندان ایک اجتماعی گروہ کا نام ہے جس کا مقصد لوگوں کی روحی اور ذہنی سلامتی کو برقرار رکھنا ہے

تاریخ بشریت کی ابتدا سے لے کر آج تک اس روئے زمین پر مرد اور عورت دونوں نے خاندان کو تشکیل دے کر ایک دوسرے کیساتھ زندگی گزارتے ہوئے پیار و محبت کیساتھ اپنی اولاد کی پرورش کی ہے اور اس دنیا سے اپنا رخت سفر باندھ لیا ہے اور تمام مصلحین جہاں جیسے انبیاء الٰہی کی یہی کوشش رہی ہے کہ خاندان کا نظام زیادہ پائیدار اور مستحکم کریں کہ کوئی بھی اسے متلاشی اور درہم برہم نہ کرسکے

مختلف نظریوں اورزاویوں سے خاندان کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں،جن میں سے بعض سطحی ہیں اور بعض عمیق یعنی جتنی قدر ہماری معرفت اور شناخت خاندان کی نسبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اس مقدس اجتماع میں ہم رونق پیدا کر سکیں گے اور ناپائیداری کا خاتمہ کرسکیں گے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خاندانی تشکیل کا واحد سبب جنسی خواہشات ہیں کہ مرد اور عورت صرف اسی سلسلے میں پابند ہیں کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کریں اس کے علاوہ اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے حالانکہ اسلام میں اس کی بنیاد اس سے کہیں اہم چیز پر استوار ہے جس کی معرفت اور پہچان بہت ضروری ہے تاکہ مرد اور عورت دونوں اس اہم اصول سے منحرف نہ ہوں

## خاندان کی ضرورت

مرد اور عورت کی سعادت اور خوشیاں اسی میں ہے کہ الٰہی سنت کے دائرے میں رہیں اور سطحی جذبات سے متاثر نہ ہوں دونوں کو جان لینا چاہئے کہ اب ایک جان دو قالب ہوگئے ہیں اور ہونے والی اولاد دونوں کے جگر کے ٹکڑے ہیں امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے ازدواجی زندگی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا بُنِيَ بِنَاءٌ فِي الْاسْلَامِ احَبُّ الَى اللهِ تَعَالَى مِنَ التَّزْوِيجِ [۱]

یعنی اسلامی نقطہ نگاہ سے ازدواج کی بنیاد سے بڑھ کر زیادہ پسندیدہ بنیاد نہیں ڈالی گئی کیونکہ ازدواج کی بنیاد عشق و محبت کی بنیاد ہے اور اگر اسلامی معیاروں کے مطابق ہو تو یہ خاندان کبھی دربدر نہیں ہوگا

اور فرمایا: وہ بدترین شخص ہے جو غیر شادی شدہ مر جائے، اس کی پوری رات کی عبادت سے شادی شدہ کی دو رکعت نماز بہتر ہے اس لئے مقصد خاندان کی تشکیل دینے سے پہلے ضروری ہے کہ نیک و با سیرت بیوی کا انتخاب ہو کیونکہ پوری زندگی اور آنے والی نسلوں کی پرورش انہی کے ہاتھوں میں ہے اسی لئے بیوی کے انتخاب کرنے کا ایک معیار اس کی خاندان کی اصالت ہے یعنی نہ صرف بیوی کا ایمان اور اخلاق دیکھا جائے بلکہ ان کے خاندان کو بھی مد نظر رکھا جائے کیونکہ خاندان کی صفات از طریق وراثت اولاد میں منتقل ہوتی ہیں اس لئے حقیقی، با تقوی اور پسندیدہ صفات جیسے شجاعت و کرامت کے مالک خاندان میں شادی کرنا چاہئے یہی وجہ ہے کہ پیغمبر (ص) نے فرمایا:

اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ فَانَّ الْخَالَ احَدُ الضَّجِيعَيْنِ [۲]

--------------

(۱):- روضۃ المتقین ج۸، ص۱۸۲ من لا یحضرہ، ج۳، ص۳۸۳

(۲):- مستدرک الوسائل ج۱۴، ص۱۷۴

یعنی ہمسر کے انتخاب میں خاندانی اصالت کا خیال رکھنا، کیونکہ اقرباء اور رشتہ دار تمہاری اولاد کی صفات میں تیسرا شریک ہیں اسی طرح کم ذات خاندان میں شادی کرنے سے روکتے ہوئے فرمایا:

قَالَ لِلنَّاسِ اِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ قَالَ الْمَرْاَةُ الْحَسْنَاءُ فِي مَنْبِتِ السَّوْءِ [1]

لوگو! تم لوگ خضراء دمن سے بچو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خضراء دمن سے کیا مراد ہے؟! تو فرمایا: وہ خوبصورت عورت جو برے گھر اور ماحول میں پلی ہو

## تشکیل خاندان کے اداب

قران مجید نے متعدد بار خاندانی امور، ارکان، احکام، اخلاق اور اس کی حفاظت کے بارے میں ارشاد فرمایا: میاں بیوی پاکدامن ہوں ورنا محرم کیساتھ ہنسی مذاق نہ کریں کیونکہ خواتین کی کرامت، شرافت اور عزت نامحرم لوگوں کی صحبت سے دوری اختیار کرنے میں ہے اسی طرح خاندان کی چار دیواری اورمعاشرے کی عفت اور حرمت کے تجاوز کرنے والوں کو ڈرایا گیا ہے خلاصہ یہ کہ قران کریم میں انے والے بچّے کی ذہنی اور روانی صحت سے بحث کی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا لِيَسْتَاذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْايَاتِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاذِنُوا كَمَا اسْتَاذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ ايَاتِهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ [2]

--------------

(۱):- من لا یحضرہ الفقیہ ، ج۳، ۳۹۱

(۲):- سورہ نور، ۵۹ ۵۸

اس سورہ مبارکہ کے شروع میں خاندانی مسائل کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اے ایمان والو! ضروری ہے تمہاری کنیزیں اور وہ بچے جو ابھی حد بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر کمرے میں داخل ہوا کریں: فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کو جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں، اس کے بعد ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے میں نہ تم پر کوئی حرج ہے اور نہ ان پر۔ اللہ تعالیٰ اس طرح تمہارے لیئے نشانیاں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے" اور جب تمہارے بچے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اجازت لیا کریں جس طرح پہلے (ان سے بڑے) لوگ اجازت لیا کرتے تھے ان آیات سے درج ذیل نکات حاصل ہوتے ہیں:

1. جب بیوی کیساتھ خلوت میں بیٹھنے لگو تو بچوں کو بغیر اجازت اندر آنے سے منع کریں
2. کبھی بھی رات باپ نازک لباس(sleeping dress) میں بچوں کے پاس نہ جائیں باپ کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ نامناسب لباس پہن کر بچوں کے سامنے آئے اور نہ ماں۔ تاکہ معمولی سا بھی تحریک آمیز منظر اولادوں کے سامنے پیدا نہ ہو

امام صادق(ع) سے منقول ہے:

لا يجامع الرجل امرئته وفى البيت صبى فانّ ذالک يورث الزنا [۱]

یعنی کسی شخص کو حق نہیں ہے کہ وہ ایسے کمرے میں بیوی کیساتھ ہمبستری کرے جس میں بچہ بیدار ہو، کیونکہ یہ منظر بچے کے لئے فساد اور فحشاء کی طرف انحراف کا باعث بنتا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ انَّ رَجُلًا غَشِيَ امْرَاتَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ مُسْتَيْقِظٌ يَرَاهُمَا وَ يَسْمَعُ كَلَامَهُمَا وَ نَفَسَهُمَا مَا افْلَحَ ابَدا اذَا كَانَ غُلَاما كَانَ زَانِيا اوْ جَارِيَةً كَانَتْ زَانِيَةً[۲]

---------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۱۴،ص۹۴

(۲):- الکافی ، ج۵، ص۵۰۰

امام صادق (ع)پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ؛ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے اور اس کمرے میں کوئی بچہ جاگ رہا ہو اور ان دونوں کو دیکھ رہا ہو اور ان دونوں کی اواز اور سانسوں کو سن رہا ہو، تو وہ پیدا ہونے والا کبھی نیک انسان نہیں ہوگا، اگر وہ بچہ ہو تو زانی ہوگا اور اگر بچی ہو تو زانیہ ہوگی

## خاندان تشکیل دینے کے تین اصول

### شوہر اور بیوی کا باہمی عشق و محبت

یہ چیز اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں پوشیدہ رکھی ہے اور یہ ضرورت ہم دوسرے جانداروں میں بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں انسان اگر تنہائی میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوجائے تو زیادہ غمگین اورفکر مند ہوجاتا ہے اسی لئے اپنے ہم نوع کے عطوفت و محبت کے سانچے میں اپنے اپ کو ڈھالتا ہے خدا تعالیٰ نے تشکیل خاندان سے پہلے میاں بیوی کے درمیان کچھ یوں محبت اور مودت ایجاد کی ہے کہ جس کے بغیر دونوں کو سکون نہیں ملتا یہی محبت ہے جس کی وجہ سے مرد اور عورت ازدواجی زندگی میں داخل ہونے کے لئے قدم اٹھاتے ہیں

ایک شخص نے حضرت رسول خدا(ص) کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ(ص)! اس ازدواجی کام نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے کہ ایک اجنبی مرد اور اجنبی عورت ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں، جیسے ہی عقد ازدواج میں داخل ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے لئے انتہائی محبت اور پیارکرنے لگتے ہیں رسول خدا(ص)نے فرمایا: ازدواجی امور کی بنیاد کو خدا نے انسانی فطرت میں رکھاہے جس کی ضرورت کو اپنے اندرشدت سے احساس کرتے ہیں، اس کے بعد یہ ایہ شریفہ تلاوت فرمائی:

وَمِنْ ايَاتِهِ انْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ انفُسِكُمْ ازْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا الَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً انَّ فِي ذَلِكَ لَايَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اورپھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ شیخ صدوق روایت کرتے ہیں:

عَنِ النَّبِيِّ انَّهُ قَالَ مِنْ سُنَّتِي التَّزْوِيجُ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (۲)

یہ عشق و محبت خدا تعالیٰ کی عظیم عنایت ہے کہ جس پر رسول خدا(ص) نے فخر کرتے ہوئے فرمایا:نکاح میری سنت ہے جو بھی اس سنت سے منہ پھیرے گا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا قران مجید نے بھی اس کام کی طرف شوق دلاتے ہوئے فرمایا:

وَانكِحُوا الْايَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَامَائِكُمْ ان يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۳)

اور اپنے غیر شادی شدہ ازاد افراد اور اپنے غلاموں اور کنیزوں میں سے باصلاحیت افراد کے نکاح کا اہتمام کرو کہ اگر وہ فقیر بھی ہوں گے تو خدا اپنے فضل وکرم سے انہیں مالدار بنا دے گا کہ خدا بڑی وسعت والا اور صاحب علم ہے

## خاندان میں مرد کا احساس ذمہ داری

علامہ طباطبائی(رح) فرماتے ہیں: فالنساء هن الركن الاول و العامل الجوهري للاجتماع الانساني (۴)

--------------

(۱):- روم ۲۱

(۲):- مستدرک الوسائل، ج۱۴، ص۱۵۲

(۳):- نور ۳۲

(۴):- المیزان ،ج۴،ص۲۲۳

خواتین خاندانی اجتماع کی تشکیل اوراستحکام کی اصلی اور واقعی سنگ بنیاد ہیں، اس عظیم جاذبہ کو خدا نے ورت کے وجود میں قرار دیا ہے اور اسے ارام و سکون کا ! قرار دیا ہے اور اس رکن اصلی کی حفاظت اور حراست کو مردوں کے ذمہ لگایا ہے،کیونکہ خدا نے مرد میں وہ توانائی اور قدرت پیدا کی ہے جس کے ذریعے وہ اس کی حفاظت کر سکتاہےقران مجید کہہ رہاہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا انفَقُوا مِنْ امْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللهُ(1)

مرد ورتوں کے حاکم اور محافظ ہیں ان فضیلتوں کی بنا پر جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہیں اور اس بنا پر کہ انھوں نے ورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیک ورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی اور ان کی غیرموجودگی میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدا نے حفاظت چاہی ہے

اس ایہ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو ورتوں پر برتری حاصل ہےاور ازدواجی زندگی میں مادی ضرورتوں کو پورکرنا بھی مردوں کے ذمہ لگایا ناموس کی حفاظت اور دفاع بھی مرد پر واجب کردیا،جس کے لئے وہ اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا

## دوام زندگی اور اس کی حفاظت

سب جانتے ہیں کہ ایک کامیاب زندگی وہ ہے جس میں میاں بیوی دونوں ایک دوسرے پر راضی اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں اپنے اپ کو برابر کے شریک جانتےہو اور یہ رؤوف ورحیم اللہ کی انسانوں پر بہت بڑی مہربانی ہے کہ میاں بیوی کے درمیان وہ محبت ڈال دی جس کی وجہ سے دونوں میں فداکاری کا جذبہ موجود ہے، یہی وجہ ہے کہ دونوں میاں بیوی ان اسباب سے پرہیز کرتے ہیں جو ان میں جدائی کا ! ہو اور دونوں کی یہی خواہش رہتی ہے کہ اس رشتے کی بنیادیں مستحکم تر ہوں، اور ایہ شریفہ (وجعل بینکم مودة و رحمة) کا مصداق بنیں

--------------

(1):- نساء ۳۴

## ایه شریفه میں مودت سے کیا مراد ہے ؟

مفسرین نے درج ذیل احتمالات ذکر کئے ہیں:

الف: مودتؔ یعنی ازدواجی زندگی کے اغاز میں ایک دوسرے سے مرتبط ہونے کا شوق، لیکن ممکن ہے زندگی کو دوام بخشنے یا اخر تک پہنچانے میں دونوں میں سے کوئی ایک ناتواں اور ضعیف ہو جائےاور دوسرے کی خدمت کرنے پر قادر نہ ہو اس طرح رحمت بھی مودت کی جانشین بن گئیں دونوں اس قدر ایک دوسرے سے عشق و محبت رکھتے ہیں کہ اگر کوئی اور اگر اس ناتواں کی مدد کرے تو اس مدد گار کا بھی احترام کرنے لگتے ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے کی خاطر اپنے اپ کو اب و اتش میں ڈال دیتے ہیں تاکہ دوسرا ارام و راحت میں رہے جب کہ اس وقت نہ خواہشات جنسی اور شہوانی درکار ہیں اور نہ کوئی جوانی کے مسائل اس ضعف اور ناتوانی کے دور میں فقط ایک دوسرے کی حفاظت اور نگہداری ان کے لئے زیادہ اہم ہے

ب: رحمت: مودت بڑوں سے ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی خدمت کرسکے لیکن رحمت چھوٹوں کیساتھ مربوط ہے کہ جو رحمت کے سائے میں پرورش پاتے ہیں چنانچہ رسول خدا(ص) نے فرمایا:

وَ ارْحَمُوا صِغَارَكُمْ[۱]

تم اپنے چھوٹوں پر رحم کرومودت غالبا دو طرفہ ہوتی ہے لیکن رحمت یک طرفہ لیکن کسی بھی معاشرہ، اجتماع یا خاندان کی بقاء متقابل خدمات پر منحصر ہے جو مودت ہی سے ممکن ہے یعنی محبت سے[۲]

--------------

(۱):- وسائل الشیعة ،ج ۱۰ ،ص۳۱۳

(۲):- تفسیر نمونہ،ج۱۶،ص۳۹۱

# پہلی فصل

# والدین پر بچّوں کی ذمہ داریاں

## اولاد کی تعریف

قال اللہ تعالی:

وَاعْلَمُوا انَّمَا امْوَالُكُمْ وَاوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ وَانَّ اللهَ عِندَهُ اجْرٌ عَظِيمٌ(۱)

اور جان لو یہ تمہاری اولاد اور تمہارے اموال ازمائش ہیں اور خداکے پاس اجر عظیم ہے

انَّما امْوَالُكُمْ وَ اوْلَادُكُمُ فِتْنَةٌ وَ اللهُ عِندَهُ اجْرٌ عَظِيم(۲)

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد بس ازمائش ہیں اور اللہ کے اں ہی اجر عظیم ہے

کلمہ" فتنہ" کا معنی ازمایش اور امتحان میں مبتلاہونا ہے اور یہاں اموال اور اولاد جو دنیاوی زندگی کی جذاب زینتوں میں سے ہیں؛کے ذریعے انسان کو امتحان میں مبتلا کررا ہے کیونکہ انسان ان دونوں کی طرف اس قدر دلچسپي رکھتا ہے کہ ان کی خاطر اخرت کو بھی بھول جاتا ہے اسی طرح دوسری جگہ فرمایا:

"الْمالُ وَ الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَياةِ الدُّنْيا"(۳)

یعنی مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں

قال رسول الله: انهم ثمرة القلوب وقرة الاعين(۴)

--------------

(۱):- انفال۲۸

(۲):- التغابن ۱۵

(۳):- کہف ۴۶

(۴):- بحار الانوار،ج ۱۰۴،۹۷

رسول اللہ (ص)نے فرمایا: اولاد دلوں کا ثمرہ ہے اور انکھوں کی ٹھنڈکاور فرمایا: انّ لکل شجرة ثمرة وثمرةالقلب الولد[۱]

ہر درخت کا پھل ہو تا ہے اور دل کا پھل اولاد ہے

رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ انَّهُ قَالَ بِئْسَ الشَّيْءُ الْوَلَدُ انْ عَاشَ كَدَّنِي وَ انْ مَاتَ هَدَّنِي فَبَلَغَ ذَلِكَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ ع فَقَالَ كَذَبَ وَ اللهِ نِعْمَ الشَّيْءُ الْوَلَدُ انْ عَاشَ فَدَعَّاءٌ حَاضِرٌ وَ انْ مَاتَ فَشَفِيعٌ سَابِقٌ[۲]

اولاد کی اتنی فضیلت کے باوجود ایک دن حسن بصری نے کہا: اولاد کتنی بری چیز ہے!اگر وہ زندہ رہے تو مجھے زحمت میں ڈالتی ہے اور اگر مرجائے تو مجھے غمگین کرجاتی ہےامام سجاد(ع) نے یہ سنا تو فرمایا: خدا کی قسم اس نے جھوٹ بولا ہے بہترین چیز اولاد ہے اگر یہ زندہ رہے تو پلتی پھرتی دعا ہے، اور اگر مر جائے تو شفا ت کرنے والا ہےیہی وجہ ہے کہ روایت میں لکھا ہے کہ حضور (ص)نے فرمایا: سقط شدہ بچّے سے جب قیامت کے دن کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہوجاؤتو وہ کہے گا: حتی یدخل ابوای قبلی[۳]خدایا جب تک میرے والدین داخل نہیں ہونگے تب تک میں داخل نہیں ہونگا

یہی وجہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

-------------

(۱):- میزان الحکمة،۲۸۶۰۸

(۲):- مستدرک الوسائل،ج۱۵،ص۱۱۲

(۳):- ہمان،ص۹۶

عَنِ النَّبِيِّ ص قَالَ تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اطْفَالُ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَ عَرْضِ الْخَلَائِقِ لِلْحِسَابِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِجَبْرَئِيلَ ع اذْهَبْ بِهَؤُلَاءِ الَى الْجَنَّةِ فَيَقِفُونَ عَلَى ابْوَابِ الْجَنَّةِ وَ يَسْالُونَ عَنْ ابَائِهِمْ وَ امَّهَاتِهِمْ فَتَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ ابَاؤُكُمْ وَ امَّهَاتُكُمْ لَيْسُوا كَامْثَالِكُمْ لَهُمْ ذُنُوبٌ وَ سَيِّئَاتٌ يُطَالَبُونَ بِهَا فَيَصِيحُونَ صَيْحَةً بَاكِينَ فَيَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَا جَبْرَئِيلُ مَا هَذِهِ الصَّيْحَةُ فَيَقُولُ اللهُمَّ انْتَ اعْلَمُ هَؤُلَاءِ اطْفَالُ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُونَ لَا نَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى يَدْخُلَ ابَاؤُنَا وَ امَّهَاتُنَا فَيَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَا جَبْرَئِيلُ- تَخَلَّلِ الْجَمْعَ وَ خُذْ بِيَدِ ابَائِهِمْ وَ امَّهَاتِهِمْ فَادْخِلْهُمْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي (۱)

اپ نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمنین کے بچّے اہل محشر کے سامنے حساب دینے ائیں گے اللہ تعالیٰ جبرئیل سے کہے گا ان کو جنت میں لے جاؤ تو وہ بچّے جنت کے دروازے پر کہیں گے: کہاں ہیں ہمارے والدین؟ ان سے کہاجائے گا: تمہارے لئے خدا نے بہشت ہے لیکن تمہارے والدین تمہاری طرح نہیں تھے، ان کے بہت سارے گناہ تھے جن کا ان سے حساب طلب کیا جائے گاجب یہ سنیں گے تو وہ سب چیخنے اور چلانے لگیں گے اللہ تعالیٰ جبرئیل سے اس کی وجہ پوچھے گا تو جبرئیل جواب دے گا: یا اللہ! توہی بہترجانتا ہے یہ مؤمنین کے بچّے ہیں جو کہتے ہیں کہ جب تک ان کے والدین بھی جنت میں داخل نہیں ہوتے اس وقت تک یہ بچّے بھی جنت میں داخل نہیں ہونگے اس وقت اللہ تعالیٰ کہے گا: اے جبرئیل ان کے والدین کو ان اہل محشر میں سے نکالیں تاکہ میری رحمت کے طفیل میں ان کے بچّے ان کے ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہوجائیں

--------------

(۱):- مستدرك الوسائل و مستنبط المسائل ؛ ج۲ ؛ ص۳۸۹

## اولاد صالح باقیات الصالحات ہیں

عَنِ النَّبِيِّ ص انَّهُ قَالَ خَمْسَةٌ فِي قُبُورِهِمْ وَ ثَوَابُهُمْ يَجْرِي الَى دِيوَانِهِمْ مَنْ غَرَسَ نَخْلًا وَ مَنْ حفَرَ بِئْرا وَ مَنْ بَنَى لِلهِ مَسْجِدا وَ مَنْ كَتَبَ مُصْحَفا وَ مَنْ خَلَّفَ ابْنا صَالِحا[۱]

رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ پانچ ادمی ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب ان کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے: ایک وہ جس نے درخت بویا، دوسرا وہ جس نے پانی کا کنواں کھودا، تیسرا جس نے مسجد بنائی، چوتھا وہ جس نے قران لکھا، پانچواں جس نے فرزند صالح چھوڑا

## تربیت اولاد کے لئے زمینہ سازی

تربیت اولاد کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہر مکتب اور مذہب انسانی تربیت کی ضرورت کو درک کرتے ہیں اگر اختلاف ہے تو روش اور طریقے میں ہے تربیت کی اہمیت کو پیغمبر اسلام (ص) یوں فرماتے ہیں:

وَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْانْصَارِيُّ يَدُورُ فِي سِكَكِ الْانْصَارِ بِالْمَدِينَةِ وَ هُوَ يَقُولُ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ ابى فَقَدْ كَفَرَ يَا مَعَاشِرَ الْانْصَارِ ادِّبُوا اوْلَادَكُمْ عَلَى حُبِّ عَلِيٍّ فَمَنْ ابَى فَانْظُرُوا فِي شَانِ امِّهِ[۲]

جابر بن عبداللہ انصاریؓ مدینے میں انصار کے کانوں میں یہ کہتے ہوئے گھوم رہے تھے: علی(ع) سب سے بہتر اور نیک انسان ہیں جس نے بھی ان سے منہ پھیرا وہ کافر ہوگیا اے انصارو! تم لوگ اپنے بچوں کو محبت علیؑ کی تربیت دو، اگر ان میں سے کوئی قبول نہیں کرتا ہے تو اس کی ماں کو دیکھو کہ وہ کیسی عورت ہے ایک اور حدیث میں فرمایا: اپنی اولادوں کو تین چیزوں کی تربیت دو: اپنے نبی(ص) اور اس کی ال پاک(ع) کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں اور قران مجید کی تعلیم دیں

--------------

(۱):- جامع الاخبار(للشعيري) ؛ ص۱۰۵

(۲):- من لا يحضره الفقيه ،ج۳، ص ۴۹۳

رَوَى فُضَيْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْاعْوَرُ عَنْ ابِي عَبْدِ اللهِ ع انَّهُ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ الَّا عَلَى الْفِطْرَةِ فَابَوَاهُ اللَّذَانِ يُهَوِّدَانِهِ وَ يُنَصِّرَانِهِ وَ يُمَجِّسَانِهِ(۱)

امام صادق (ع) نےپیغمبر اسلام (ص)سے روایت کی ہے کہ اپ نے فرمایا:دنیا میں انے والا ہربچہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہےلیکن اس کے والدین یا اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں

## پیدائش سے پہلے

اسی لئے اسلام نے بچّے کے دنیا میں انے سے پہلے سے تربیت کرنے کا حکم دیا:

## اولاد کےلئے باایمان ماں کاانتخاب

اپ(ص)نے فرمایا: اپنے نطفوں کے لئے مناسب پاکدامن رحم تلاش کروپہلے ذکر کرچکا کہ خاندانی صفات بھی قانون وراثت کے مطابق اولادوں میں منتقل ہوتی ہیں خواہ وہ صفات اچھی ہو یا بری اسی لئے حضرت زہرا (س)کی شہادت کے بعد امیرالمؤمنین(ع) نے نئی شادی کرنا چاہی تواپنے بھائی عقیل سے کہا کہ کسی شجاع خاندان میں رشتہ تلاش کرو تاکہ ابوالفضل جیسے شجاع وبا وفا فرزند عطا ہوں

## دلہن باعث خیر و برکت

رُوِيَ عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اوْصَى رَسُولُ اللهِ ص عَلِيَّ بْنَ ابِي طَالِبٍ ع فَقَالَ يَا عَلِيُّ اذَا دَخَلَتِ الْعَرُوسُ بَيْتَكَ فَاخْلَعْ خُفَّيْهَا حِينَ تَجْلِسُ وَ اغْسِلْ رِجْلَيْهَا وَ صُبَّ الْمَاءَ مِنْ بَابِ دَارِكَ الَى اقْصَى دَارِكَ فَانَّكَ اذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ اخْرَجَ اللهُ مِنْ بَيْتِكَ سَبْعِينَ الْفَ لَوْنٍ مِنَ الْفَقْرِ وَ ادْخَلَ فِيهِ سَبْعِينَ الْفَ لَوْنٍ مِنَ الْبَرَكَةِ وَ انْزَلَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ رَحْمَةً وَ تَامَنَ الْعَرُوسُ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ انْ يُصِيبَهَا مَا دَامَتْ فِي تِلْكَ الدَّارِ(۲)

---------------

(۱):- من لایحضره الفقیہ،ج۳،ص۴۹

(۲):- من لایحضره الفقیہ ،ج۳،ص ۵۵۱

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب (ع) کو وصیت کی اور فرمایا: یا علی ! جب دلہن آپ کے گھر میں داخل ہوجائے تو اس کا جوتا اتار کر اس کے پاؤں دھلائیں اور اس پانی کو گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکائیں جب آپ ایسا کروگے تو خدا تعالیٰ ستر قسم کے فقر اور مفلسی کو آپ کے گھر سے دور کرے گا، اور ستر قسم کی برکات نازل کرے گا، اور دلہن بھی جب تک تیرے گھر میں ہوگی دیوانی، جذام اور برص کی بیماری سے محفوظ رہے گی

## دلہن کچھ چیزوں سے پرہیز کرے

وَ امْنَعِ الْعَرُوسَ فِي اسْبُوعِهَا مِنَ الْالْبَانِ وَ الْخَلِّ وَ الْكُزْبُرَةِ وَ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ مِنْ هَذِهِ الْارْبَعَةِ الْاشْيَاءِ فَقَالَ عَلِيٌّ ع يَا رَسُولَ اللهِ وَ لِايِّ شَيْءٍ امْنَعُهَا هَذِهِ الْاشْيَاءَ الْارْبَعَةَ قَالَ لِانَّ الرَّحِمَ تَعْقَمُ وَ تَبْرُدُ مِنْ هَذِهِ الْارْبَعَةِ الْاشْيَاءِ عَنِ الْوَلَدِ وَ لَحَصِيرٌ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنِ امْرَاةٍ لَا تَلِدُ فَقَالَ عَلِيٌّ ع يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَالُ الْخَلِّ تَمْنَعُ مِنْهُ قَالَ اذَا حَاضَتْ عَلَى الْخَلِّ لَمْ تَطْهُرْ ابَدا بِتَمَامٍ وَ الْكُزْبُرَةُ تُثِيرُ الْحَيْضَ فِي بَطْنِهَا وَ تُشَدِّدُ عَلَيْهَا الْوِلَادَةَ وَ التُّفَّاحُ الْحَامِضُ يَقْطَعُ حَيْضَهَا فَيَصِيرُ دَاءً عَلَيْهَا(1)

دلہن کو پہلے ہفتے میں دودھ، سرکہ،دھنیا اور ترش سیب کھانے سے منع کریں امیر المؤمنین(ع) نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس لئے ان چار چیزوں کے کھانے سے اسے منع کروں؟! تو فرمایا: ان چار چیزوں کے کھانے سے اس کی بچہ دانی ٹھنڈی اور بانجھ ہوجاتی ہے،اور گھر کے کونے میں محصور ہوکر رہنا بانجھ عورت سے بہتر ہےپھر امیرالمؤمنین(ع)نے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !سرکہ یا ترشی سے کیوں روکا جائے؟ تو فرمایا: اگر ترشی پر حیض آجائے تو کبھی حیض سے پاک نہیں ہوگی،اور پودینہ تو حیض کو عورت کے پیٹ میں پھیلاتی ہےاور بچہ جننے میں سختی پیدا کرتا ہےاور ترش سیب حیض کو بند کردیتا ہے، جو عورت کے لئے بیماری کی شکل اختیار کرلیتا ہے

--------------

(1):- من لا یحضرہ الفقیہ ،ج۳،ص ۵۵۱

## اداب مباشرت

اپ(ص)نے حضرت علی (ع) سے مخاطب ہوکر ایک طویل خطبہ دیا جس کا پہلا حصہ آپ کے دو عناوین میں بیان ہوا اور بقیہ حصہ مندرجہ ذیل عناوین میں تقسیم کر کے بیان کیا گیا ہے چنانچہ ان اداب کا خیال کا سختی سے حکم دیا گیا ہے:

## مہینے کی تاریخوں کا خیال رکھے:

یا علی !یاد کرلو مجھ سے میری وصیت کو جس طرح میں نے اسے اپنے بھائی جبرائیل سے یاد کیا ہے

ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ فِي اوَّلِ الشَّهْرِ وَ وَسَطِهِ وَ اخِرِهِ فَانَّ الْجُنُونَ وَ الْجُذَامَ وَ الْخَبَلَ لَيُسْرِعُ الَيْهَا وَ الَى وَلَدِهَا (۱)

اے علی(ع)! مہینے کی پہلی،درمیانی اور اخری تاریخ کو اپنی بیوی کیساتھ مباشرت نہ کرو کیونکہ ان ایام میں ٹھہرا ہوا بچہ پاگل، جذامی اور ناقص الاعضاء پیدا ہوگا

## بعد از ظہر مباشرت ممنوع:

يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَانَّهُ انْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ يَكُونُ احْوَلَ وَ الشَّيْطَانُ يَفْرَحُ بِالْحَوَلِ فِي الْانْسَانِ(۲)

اے علی(ع)! ظہرین کے بعد ہمبستری نہ کرو کیونکہ اس سے اگر حمل ٹھہرے تو وہ نامرد ہوگا اور شیطان انسانوں میں نامرد پیدا ہونے سے بہت خوش ہوتا ہے

---------------

(۱):- مکارم الاخلاق،ص۱۲۹

(۲):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

## مباشرت کے وقت . باتیں کرنا ممنوع

يَا عَلِيُّ لَا تَتَكَلَّمْ عِنْدَ الْجِمَاعِ فَانَّهُ انْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ لَا يُؤْمَنُ انْ يَكُونَ اخْرَسَ

اے علی(ع) ! ہمبستری کرتے وقت باتیں . کرو اگر اس دوران بیٹا پیدا ہوجائے تو وہ گونگا ہوگا

## شرم گاہ کو دیـ ـنا ممنوع:

وَ لَا يَنْظُرَنَّ احَدٌ الَى فَرْجِ امْرَاتِهِ وَ لْيَغُضَّ بَصَرَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ فَانَّ النَّظَرَ الَى الْفَرْجِ يُورِثُ الْعَمَى فِي الْوَلَدِ (۱)

اے علی ! مباشرت کرتے وقت شرم گاہ کو . دیکھو اس دوران اگر حمل ٹھہر جائے تو وہ اندھا پیدا ہوگا

## اَ نی ورت کا خیال ممنوع

يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ بِشَهْوَةِ امْرَاةِ غَيْرِكَ فَانِّي اخْشَى انْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ انْ يَكُونَ مُخَنَّثا اوْ مُؤَنَّثا مُخَبَّلًا

اے علی! اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتے وقت کسی نا محرم کا خیال . انے پائے مجھے خوف ہے کہ اگر اس موقع پر کوئی بچہ حمل ٹھہر جائے تو وہ خنثیٰ پیدا ہوگا اور اگر بچی ہو تو وہ بانجھ ہوگی

## جنا. کی حا میں قرآن پڑ نا ممنوع

يَا عَلِيُّ مَنْ كَانَ جُنُبا فِي الْفِرَاشِ مَعَ امْرَاتِهِ فَلَا يَقْرَا الْقُرْآنَ فَانِّي اخْشَى انْ تَنْزِلَ عَلَيْهِمَا نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحْرِقَهُمَا قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَعْنِي بِهِ قِرَاءَةَ الْعَزَائِمِ دُونَ غَيْرِهِنَ (۲)

--------------

(۱):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

(۲):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

اے علی! بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے کے بعد حالت جنب میں قران کی تلاوت نہ کرے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ان دونوں پر اسمان سے اگ برسے، اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں اس سے مراد صرف واجب سجدے والے سورے ہیں [1]

## میاں بیوی الگ تولیہ رکھے:

يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ الَّا وَ مَعَكَ خِرْقَةٌ وَ مَعَ اهْلِكَ خِرْقَةٌ وَ لَا تَمْسَحَا بِخِرْقَةٍ وَاحِدَةٍ فَتَقَعَ الشَّهْوَةُ عَلَى الشَّهْوَةِ فَانَّ ذَلِكَ يُعْقِبُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَكُمَا ثُمَّ يُؤَدِّيكُمَا الَى الْفُرْقَةِ وَ الطَّلَاقِ [2]

اے علی! بیوی کے ساتھ مباشرت کرتے وقت الگ الگ تولیہ رکھیں ایک ہی تولیہ سے صاف نہ کریں کیونکہ ایک شہوت دوسری شہوت پر واقع ہوجاتی ہے جو میاں بیوی کے درمیان دشمنی پیدا کرتا ہے اور بالاخر جدائی اور طلاق کا سبب بنتا ہے

## کھڑے ہوکر مباشرت ممنوع

يا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ مِن قِيَامٍ فَانَّ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِ الْحَمِيرِ فَانْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ كَانَ بَوَّالًا فِي الْفِرَاشِ كَالْحَمِيرِ الْبَوَّالَةِ فِي كُلِّ مَكَانٍ[3]

اے علی! کھڑے ہوکر مباشرت نہ کرنا کیونکہ یہ گدھے کی عادت ہے ایسی صورت میں اگر بچہ ٹھہر جائے تو وہ بستر میں پیشاب کرنے کی عادت میں مبتلا ہوجائے گا

--------------

(۱):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

(۲):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

(۳):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۳، ص۵۵۱

## شب ضحی کو مباشرت نہ کرو

يَا عَلِيُّ لَا تُجَامِعِ امْرَاتَكَ فِي لَيْلَةِ الْاضْحَى فَانَّهُ انْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ يَكُونُ لَهُ سِتُّ اصَابِعَ اوْ ارْبَعُ[۱]

اے علی ! عید الضحیٰ کی رات کو مباشرت کریں تو اگر بچہ ٹھہر جائے تو اس کی چھ یا چار انگلیاں ہوگی

## مضطرب حا میں نہ ہو

امام سن مجتبی(ع) فرماتے ہیں:اگر ارام، سکون اور اطمینان قلب وغیر مضطرب حالت میں مباشرت کرے تو پیدا ہونے والا بچہ لعا باپ کی شل میں پیدا ہوگا، لیکن اگر مضطرب حالت میں ہو تو ماموں اور ننھیال کی شل و صورت میں پیدا ہوگا[۲]

جب ایک ورت نے پیغمبر(ص)کی خدمت میں اکر عدالت الٰہی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: کہ میں خدا کو عادل نہیں مانتی کیونکہ اس نے ہمیں نابینا بیٹا دیا،میرے بیٹے اور میرے شوہر کا کیا قصور تھا؟اپ(ص)نے کچھ فکر کرنے کے بعد فرمایا: کیا تیرا شوہر تیرے پاس اتے وقت نشے کی حالت میں تو نہیں تھا؟ تو اس نے کہا: ہاں ایسا ہی تھا کہ اس نے شراب کے نشے میں تھا تو اس وقت فرمایا: پس تم اپنے اپ پر ملامت کروکیونکہ نشے کی حالت میں مباشرت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ بچہ اندھا پیداہوتا ہے یہ تو

. مانی تاثیر ہے

روحانی تاثیرکے بارے میں امام صادق(ع) فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ انَّ رَجُلًا غَشِيَ امْرَاتَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ مُسْتَيْقِظٌ يَرَاهُمَا وَ يَسْمَعُ كَلَامَهُمَا وَ نَفَسَهُمَا مَا افْلَحَ ابَدا انْ كَانَ غُلَاما كَانَ زَانِيا اوْ جَارِيَةً كَانَتْ زَانِيَة [۳]

--------------

(۱):- بحارالانوار

(۲):- وسائل الشیعہ ج۲۰، ص۱۳۳،الکافی ،ج۵، ص۵۰۰

(۳):- طبرسی، مکارم الاخلاق،ص۲۰۴

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کیساتھ مباشرت کرے اور اس کمرے میں چھوٹا بچہ جاگ رہا ہو اور انہیں دیکھ رہا ہو اور ان کی باتوں اور سانسوں کو سن رہا ہو تو کبھی بھی وہ نیک اولاد نہیں ہوگی، اگر بچہ ہو تو وہ زانی ہوگا اور اگر وہ بچی ہو تو وہ زانیہ ہوگی

## ہم فکراور ہم خیال بیوی

یعنی اعتقاد اور فکری لحاظ سے یک سو ہواور ایمان و عمل کے لحاظ سے برابر اور مساوی ہو ایک شخص نے امام حسن(ع) سے اپنی بیٹی کے رشتے کے بارے میں رائے مانگی تو آپ نے فرمایا:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ ع يَسْتَشِيرُهُ فِي تَزْوِيجِ ابْنَتِهِ فَقَالَ زَوِّجْهَا مِنْ رَجُلٍ تَقِيٍّ فَاِنَّهُ اِنْ اَحَبَّهَا اَكْرَمَهَا وَ اِنْ اَبْغَضَهَا لَمْ يَظْلِمْهَا(1)

اس کی شادی کسی پرہیز گار شخص کیساتھ کرو اگر وہ تیری بیٹی کو چاہتا ہے تو اس کا احترام کریگا، اور اگر پسند نہیں کرتا ہے تو تیری بیٹی پر ظلم نہیں کریگا

## بچّے کے لئے باایمان ماں کاانتخاب

آپ نے فرمایا: اپنے نطفوں کے لئے مناسب اور پاکدامن رحم تلاش کرو کیونکہ خاندانی صفات بھی قانون وراثت کے مطابق اولادوں میں منتقل ہوتی ہیں خواہ وہ صفات اچھی ہو یا بری خصوصا ماں کی خصوصیات کیونکہ بچّے کا پورا وجود ماں کے بدن کا حصہ ہے،حاملہ ماں جو چیز بھی کھاتی ہے اسی کا شیرہ بچّے کے لئے دودھ کی شکل میں میسر ہوتا ہے اگر ماں اچھی اور پاک غذا کھائے تو بچّے پر بھی اچھا اثر پڑے گا اور اگر ناپاک اور حرام غذا کھائے تو بچّے پر بھی اس کا برا اثر ضرور پڑے گا جس طرح مادی اثرماں سے بچّے میں منتقل ہوتی ہے اسی طرح روحانی اثرات جیسے ایمان، عمل، پرہیز گاری، اہل بیت کی محبت اور مودت، نماز اور روزہ کے پابند ہونا وغیرہ اگر یہ خوبیاں بچّے میں موجود ہوں تو اس ماں کے لئے دعائیں دینا چاہئے چنانچہ روایت میں ہے:

---

(۱):- من‌لایحضره‌الفقیه، ج۳ ،ص۴۹۳،باب تادیب الولد و امتحانه

وَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْانْصَارِيُّ يَدُورُ فِي سِكَكِ الْانْصَارِ بِالْمَدِينَةِ وَ هُوَ يَقُولُ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ ابى فَقَدْ كَفَرَ يَا مَعَاشِرَ الْانْصَارِ ادِّبُوا اوْلَادَكُمْ عَلَى حُبِّ عَلِيٍّ فَمَنْ ابى فَانْظُرُوا فِي شَانِ امِّهِ[1]

جابر بن عبداللہ انصاری مدینہ میں سارے انصار کے ٹھکانوں کا چکر لگاتے اور فرماتے تھے علی خیر البشر ہیں اور جس نے بھی ان سے روگردانی کی وہ کافر ہوا،اے انصارو! اپنی اولاد میں محبت علی(ع) پیدا کریں اور جس نے بھی اس سے انکار کیا تو اس کی ماں کا جائزہ لو

اسی لئے حضرت زہرا (س)کی شہادت کے بعد امیرالمؤمنین نے نئی شادی کرنا چاہی تو اپنے بھائی عقیل سے کہا کہ کسی شجاع خاندان میں رشتہ تلاش کرو تاکہ ابوالفضل(ع) جیسے شجاع اور باوفا فرزند عطا ہوں

# پیدائش کے بعد

## کانوں میں اذان واقامت

امام حسن(ع) جب متولد ہوئے تو پیغمبر اسلام(ص)نے ان کے کانوں میں اذان واقامت پڑھی اور علی (ع)سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ اذَا وُلِدَ لَكَ غُلَامٌ اوْ جَارِيَةٌ فَاذِّنْ فِي اذُنِهِ الْيُمْنَى وَ اقِمْ فِي الْيُسْرَى فَانَّهُ لَا يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ ابَدا[2]

اے علی ! اگر تمہیں بیٹا یا بیٹی عطا ہو تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو تاکہ اسے شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے اور فرمایا:

من ساء خلقه فاذّنوه فِي اذُنِهِ[3]

اگر بچہ روئے یا بد خلق ہوجائے تو اس کے کانوں میں اذان کہو

--------------

(۱):- تحف العقول،ص۱۶

(۲):- محاسن برقی ج۲،ص۴۲۴

(۳):- مجمع البحرین، ص ۵۹۰

اور یہ عمل سائنسی طور پرَ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ نوزائدہ بچہ نہ صرف پیدا ہوتے ہی ہماری باتوں کو سمجھ سکتا ہے بلکہ ماں کے پیٹ میںَ بھی وہ متوجہ ہوتا ہے اور اپنے ذہن میں حفظ کرلیتا ہےماں کے دل کی دھڑکن جو بچّے کےلئے اس میں انے کےلئے بعث ارام کا سبب بنتی ہےجب ماں گود میں اٹھاتی ہے اور خصوصا بائیں طرف،وتو تا بچہ خاموش ہوجاتا ہےاسی لئے اگر ماں حاملی کے دوران قران سنتا یا پڑھا کرے تو بچّے میںَ بھی وہی تاثیر پیدا ہوگی اور اگر گانے وغیرہ سنے توَ بھی اس کی بہت ساری مثالیں دی جاسکتی ہیں:

قم مقدس میں ایک قرانی جلسہ میں جب سید محمد حسین با بائی کے والد محترم سے سؤال کیا گیا کہ اپ کے خیال میں کیا سبب بنا کہ محمد حسین پانچ سال میں حافظ کلّ قران بنا؟

توکہا: جب یہ اپنی ما ں کے پیٹ میں تھا تو اس وقت وہ قران کی زیادہ تلاوت کیا کرتی تھی

گزشتہ علمائے کرام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان میںَ بھی ایسے ہی واقعات ملتے ہیں، ان میں سے ایک سید رضی اور سید مرتضی کا واقعہ ہےخود سید مرتضی (رح)فرماتے ہیں: جب اپنے استاد محترم شیخ مفید (رح) کے درس میں حاضر ہوا تو ایسا لگ را تھا کہ یہ دروسَ پہلے سے ہی پڑھے ہوئے ہیںجب اپنی مادر گرامی کے پاس اکر یہ ماجرا بیان کیا تو وہ کچھ تأمل کے بعد کہنے لگیں: درست ہے جب اپ گہوارے میں تھے اس وقت اپ کے والد گرامی یہ دروس اپنے شاگردوں کو دیا کرتے تھےَ یہی ماں تھی کہ جب ان کو بیٹے کے مجتہد ہونے کی خبر دی گئی تو کہا: اس میں تعجب کی بات نہیں کیونکہ میں نے کبھیَ بھی انہیں بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا اورَ یہی ماں جناب شیخ مفید (رح) کی خواب کی تعبیر تھی، جنہوں نے حضرت فاطمہ(س) کوخواب میں دیکھا تھاکہ اپ حسن و حسین (ع) کے اتھوں کو پکڑ کے اپکے پاس لاتی ہیں اور فرماتی ہیں: اے شیخ میرے ان دو بیٹوں کو دینی تعلیم دوجب خواب سے بیدار ہوئے تو بڑی پریشان حالت میں، کہ میں اور حسین کو تعلیم؟!!!

جب صبح ہوئی تو سید رضیؒ اور مرتضیؒ کے اتھوں کو اسی طرح سے جیسے خواب میں دیکھا تھا، ان کی مادر گرامی پکڑ کے لاتی ہیں اور کہتی ہیں: جناب شیخ ! اپ میرے ان دو بیٹوں کو فقہ کی تعلیم دیں

ایک عالم کہتا ہے کہ ایک یہودی نے مجھ سے کہاکہ مجھے اسلام کی تعلیم دو تاکہ میں مسلمان ہوجاؤںمیں نے وجہ دریافت کی تو کہنے لگا کہ مجھے بچپنے سے ہی اسلام سے بہت لگاؤ ہے اور اسلام کا بہت بڑا شیدائی ہوں اور جب بھی اذان کی آواز آتی ہے تو سکون لیتا ہے اور جب تک اذان تمام نہ ہو، اذان کے احترام میں کھڑا رہتا ہوںمیں نے اس کی ماں سے وجہ دریافت کی تو اس کی ماں نے کہا: درست ہے جب میرا بیٹا اس دنیا میں آیا تو ہمارے ہمسائے میں ایک مسلمان مولانا رہتا تھا جس نے اسکے کانوں میں اذان و اقامت پڑھی تھی(۱)

## دودھ کی تاثیر

بچّے کی شخصیت بنانے میں ماں کے دودھ کی بڑی تاثیر ہےاسی لئے امام المتقین ؑ نے فرمایا:

فانظروا من ترضع اولادکم انّ الولد یشبّ علیه (۲)

دیکھ لو کون تمہاری اولادوں کو دودھ پلارہی ہے؟ کیونکہ بچّے کی پرورش اسی پر منحصر ہے

قَالَ یَا امَّ اسْحَاقَ لَا تُرْضِعِیهِ مِنْ ثَدْيٍ وَاحِدٍ وَ ارْضِعِیهِ مِنْ کِلَیْهِمَا یَکُونُ احَدُهُمَا طَعَاما وَ الْاخَرُ شَرَابا(۳)

امام صادق(ع) فرماتے ہیں: اے ام اسحاق بچّے کو دونوں پستانوں سے دودھ دیا کرو کیونکہ ایک چھاتی کا دودھ روٹی اور دوسری چھاتی کا دودھ پانی کا کام دیتا ہے

## بچّے اور کھیل کی ضرورت

نفسیاتی ماہرین معتقد ہیں کہ بچّوں کی زندگی میں کھیل کود کا بڑا کردار ہے وہ کھیلوں کے دوران زندگی کی نشیب و فراز،احساسات اور عواطف کو سیکھتے اور تجربہ حاصل کرتے ہیں ذہنی سکون حاصل ہو تا ہے بچّے آہستہ آہستہ کھیل کی دنیا سے حقیقی دنیا کی طرف آتے ہیں:

--------------

(۱):- وسائل،ج۲۱،ص۴۵۳

(۲):- وسائل،ج۲۱،ص۴۵۳(۳):- الکافي،ج۶، باب تادیب الولد، ص : ۴۶

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ الْغُلَامُ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ الْكِتَابَ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ سَبْعَ سِنِينَ(۱)

امام صادق (ع)نے فرمایا: بچہ سات سال تک کھیل کود میں مشغول رہے،اس کے بعد سات سال اسے لکھنا پڑھنا سکھاؤ اور اس کے بعد سات سال زندگی کے قواعد و مقررات جیسے حلال و حرام سکھاؤ

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا:

دَعِ ابْنَكَ يَلْعَبْ سَبْعَ سِنِينَ وَ يُؤَدَّبْ سَبْعَ سِنِينَ وَ الْزِمْهُ نَفْسَكَ سَبْعَ سِنِينَ فَانْ افْلَحَ وَ الَّا فَانَّهُ مِمَّنْ لَا خَيْرَ فِيهِ(۲)

امام صادق (ع) فرمایا: اپنے بیٹے کو سات سال تک ازاد چھوڑدو تاکہ وہ کھیلے کودے، دوسرے سات سال اسے ادب سکھاؤ پھر تیسرے سات سال اسے اپنے ساتھ ساتھ کاموں میں لگادو اگر وہ اچھا انسان بن جائے تو ٹھیک ورنہ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن میں کوئی اچھائی موجود نہیں

قَالَ سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ ع يَقُولُ تُسْتَحَبُّ عَرَامَةُ الصَّبِيِّ فِي صِغَرِهِ لِيَكُونَ حَلِيما فِي كِبَرِهِ ثُمَّ قَالَ مَا يَنْبَغِي انْ يَكُونَ الَّا هَكَذَا(۳)

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسی کاظم (ع)کوفرماتے ہوئے سنا:اپنے بچّوں کو بچپنے میں اچھلنے کودنے کا موقع دو تاکہ بڑے ہوکر حلیم (اور خوش خلق)بن جائیں، اس کے بعد فرمایا: اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں درج ذیل روایت سے بخوبی معلوم ہو تا ہے کہ حضرت زہراء(س) کس قدر بچّوں کی نفسیاتی مہارت کے ساتھ تربیت کرتی تھی کہ حسن مجتبیٰ (ع)کو اچھالتی ہوئی ایسا شعر کہہ رہی تھی کہ جو بچّے کی انے والی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت مؤثر ہوسکتا ہے:

--------------

(۱):- من‌لایحضره‌الفقیه،ج۳،ص۴۹۲، باب تاديب الولد و امتحانه

(۲):- الكافي،ج ۶،ص ۵۱،باب التفرس في الغلام و ما يستدل به

(۳):- بحار،ج۱۰۰، ص۱۹۷

اشبه اباك يا حسن    و اخلع عن الحَقّ الرَّسَنَ

وَ اعْبُدْ الها ذالمِنَنِ            و لا تُوال ذالاحَنِ

اے میرے بیٹے حسن ! اپنے بابا علی(ع) جیسا بن کر ظلم کی رسی کو حق کی گردن سے اتار دو مہربان خدا کی عبادت کرو اور بغض و کینہ دل میں رکھنے والے افراد سے دوستی نہ کرو اس کے بعد امام حسین (ع) کو ہاتھوں میں اٹھاتی اور فرماتی:

انتَ شَبيهٌ بَابي    لَستَ شبيها بِعَليٍّ

میرے بیٹے حسین ! تو میرے بابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شباہت رکھتے ہو نہ تیرے بابا علی(ع) سے یہ باتیں علی (ع) سن کر مسکرا رہے تھے

## ۔ پاک اور حلال غذا کی تاثیر

اگر بچّوں کو لقمہ حرام کھلائیں گے تو فرزند کبھی صالح نہیں ہوگا کیونکہ حرام لقمہ کا بہت برا اثر پڑتا ہے جس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، چنانچہ امام حسین(ع) نے عاشور کے دن کئی مرتبہ فوج اشقیا کو نصیحت کی لیکن انہوں نے نہیں سنی تو امام نے فرمایا:

قد ملئت بطونكم من الحرام

تمہارے پیٹ لقمہ حرام سے بھر چکے ہیں جس کی وجہ سے تم پر حق بات اثر نہیں کرتی پس جو ماں باپ اپنے بچّوں کو لقمہ حرام کھلائیں وہ بچّوں کی اصلاح کی امید نہ رکھیں

## بچّے کی کفالت

قَالَ الصادق: انَّ رَسُولَ اللهِ ص بَلَغَهُ انَّ رَجُلًا مِنَ الْانْصَارِ تُوُفِّيَ وَ لَهُ صِبْيَةٌ صِغَارٌ وَ لَيْسَ لَهُ مَبِيتُ لَيْلَةٍ تَرَكَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَ قَدْ كَانَ لَهُ سِتَّةٌ مِنَ الرَّقِيقِ لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُمْ وَ انَّهُ اعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ مَا صَنَعْتُمْ بِهِ قَالُوا دَفَنَّاهُ فَقَالَ امَا انِّي لَوْ عَلِمْتُهُ مَا تَرَكْتُكُمْ تَدْفِنُونَهُ مَعَ اهْلِ الْاسْلَامِ تَرَكَ وُلْدَهُ صِغَارا يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ[۱]

امام صادق(ع) سے مروی ہے کہ اصحاب پیغمبر(ص) میں سے ایک نے مرتے وقت زیادہ ثواب کمانے کی نیت سے اپنا سارا مال فقراء میں تقسیم کروایااور اپنے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو بالکل خالی ہاتھ چھوڑ دیا، جو لوگوں سے بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئے جب یہ خبر رسول خدا (ص)تک پہنچی تو آپ سخت ناراض ہوگئے اور پوچھا: اس کے جنازے کیساتھ کیا کیا؟ لوگوں نے کہا قبرستان میں دفن کیا گیا.پیغمبر(ص)نےفرمایا: اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے نہ دیتا.کیونکہ اس نے اپنے بچّوں کو دوسروں کا دست نگربنا دیا

## بچّوں کا احترام

بچّوں کو جب بھی کوئی نصیحت کرنی ہو تو میرے بیٹے کہہ کر بلاؤقرآن بچّوں کی تربیت اور نصیحت پر بہت زور دیتا ہے ائمہ(ع) کی سیرت میں بھی ہمیں یہی چیز ملتی ہےایک دن امام حسین(ع) نماز کے دوران پیغمبر اسلام(ص)کے کندھوں پرسوار ہوئے تو رسول خدا(ص)نے انہیں نیچے اتاراجب دوسرے سجدے میں گئےتودوبارہ سوار ہوئےیہ منظر ایک یہودی دیکھ رہا تھا،کہنے لگا آپ اپنے بچّوں سے اتنی محبت کرتے ہیں ؟ ہم اتنی محبت نہیں کرتےتو آپ(ص)نے فرمایا: اگر تم خدا اور اسکے رسول پرایمان لے آتے تو تم بھی اپنے بچّوں سے اسی طرح محبت کرتے، اس شخص نے متأثر ہوکر اسلام قبول کیا[۲]

--------------

(۱):- بحار،ج۱۰۴، ص ۸۳

(۲):- شرح ابن ابی الحدید،ج۱۱،ص۱۹

## امام حسن مجتبیٰ (ع)اور بچّوں کا احترام

ایک مرتبہ اپ کا گز ر ایسی جگہ سے ہوا جہاں بچّے کھیل کود میں مشغول تھے اور ایک روٹی ان کے پاس تھی اسے کھانے میں مصروف تھے امام کو بھی دعوت دی، امام نے ان کی دعوت قبول کرلی اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا شروع کیا پھر سارے بچّوں کو اپنے گھر لے گئے اور ان کو کھانا کھلایا اور لباس بھی دیا پھر فرمایا:

ان بچّوں کی فضیلت مجھ سے زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے اپنا سب کچھ میرے لئے حاضر کئے،کہ ان کے پاس ایک روٹی کے علاوہ کچھ نہ تھا لیکن میں نے جو بھی کھلایا،اس کے علاوہ میرے پاس اور بھی موجود ہے (۱)

## امام زین العابدین (ع)اور بچّوں کا احترام

امام زین العابدین (ع)نے ایک بار نماز جلدی جلدی پڑھ لی لوگوں نے سوال کیا مولا ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: کیونکہ صفوں میں بچّے بھی نماز پڑھ رہے تھے جن کا خیال کرتے ہوئے نماز جلدی جلدی تمام کی

## علی (ع)اور یتیم بچّے

اس طرح ایک اور روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین (ع)نے ایک یتیم بچّے کو غمگین حالت میں دیکھا تو ان کو خوش کرنے کے لئے اس کیساتھ پیار سے باتیں کرنے لگے، لیکن یتیمی کی یتیم پر اداسی کی وجہ سے کوئی اثر نہیں ہوا تو امیر المومنین اپنے گھٹنہ ٹیک کر بھیڑ کی اوازیں نکالنے لگے تو تب جا کر یتیم بچہ مسکرانے لگا، جب کسی نے دیکھا توکہنے لگا مولا ! یہ اپ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ حکومت اسلامی کاایک سربراہ وچ پائیوں کی اوازیں نکالے! تو میرے مولا نے فرمایا: کوئی بات نہیں اس کے بدلے میں ایک یتیم کو میں نے خوش کیا

--------------

(۱):- مستدرك‌الوسائل،ج۲،ص۴۷۴، باب استحباب مسح راس اليتيم ترحم

## ایک یتیم کی کفالت کاثواب

پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: بہترین گھر وہ ہے جہاں یتیموں کی پرورش اور دیکھ بھال ہوتی ہو اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیموں کی اہانت ہوتی ہومزید فرمایا:

انَّهُ قَالَ انَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَ اشَارَ بِاصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى [1] وَ مَنْ مَسَحَ يَدَهُ بِرَاسِ يَتِيمٍ رِفْقا بِهِ جَعَلَ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ تَحْتَ يَدِهِ قَصْرا اوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا وَ فِيهَا مَا تَشْتَهِي الْانْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاعْيُنُ وَ هُمْ فِيهَا خَالِدُون[2]

اور جو بھی یتیموں کی تعلیم و تربیت اور سرپرستی کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ان دو انگلیوں کی مانند ہوگااور جو بھی کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو خدا تعالیٰ اس کے لئے ہر بال کے بدلے جو اس کے ہاتھوں سے چھوئے، بہشت میں ایک محل عطا کرے گا جو اس دنیا و مافیہا سے بھی بڑا ہوگا اور اس قصر میں وہ چیزیں ہونگی جنہیں نہ کسی نے چکھا ہوگا،نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے

اسی طرح امام حسن مجتبی (ع)ایک دن دوش نبی پر سوار تھے کوئی آکر کہنے لگا: اے حسن مجتبی (ع)!کتنی خوبصورت آپ کی سواری ہے؟ تو رسول اللہ نے فرمایا:یہ نہ کہو کہ تیری سواری کتنی اچھی ہے بلکہ مجھ سے کہو کہ تیرا شہسوار کتنا اچھا ہے؟! صرف وہ فخر نہیں کرتا کہ اس نے دوش نبوت پہ پاؤں رکھا ہے،بلکہ میں بھی فخر کرتا ہوں کہ وہ میرے دوش پر سوار ہے

## بچّوں سے محبت

اسلام اس بات پر بہت توجہ دیتا ہے کہ بچّوں کو پیار و محبت دیا کریں رسول خدا(ص) ایک دن اپنے بچّوں کو زانو پر اٹھائے پیار ومحبت کیساتھ بوسہ دے رہے تھے اتنے میں دورجاہلیت کے کسی بڑے خاندان کا آدمی وہاں پہنچا اور کہامیرے دس بیٹے ہیں

--------------

(۱):- بحارالانوار،ج ۸،ص۱۷۹، الجنۃ و نعیمھا رزقنا اللہ

(۲):- بحار،ج۱۰۱، ص ۸۴

لیکن ابھی تک میں نے کسی ایک کو بھی ایک بار بوسہ نہیں دیا ہے یہ سن کر آپ(ص) سخت ناراض ہوگئے اور غصّے سے چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا: من لایَرحَم لا یُرحَم جو دوسروں پر رحم نہیں کیا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور تیرے دل سے رحم زائل گیا ہے تو میں کیا کروں؟! ایک دفعہ جب آپ سجدے میں گئے تو حسن مجتبیٰ(ع) کندھوں پر سوار ہوئے، جب اصحاب نے سجدے کو طول دینے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: حسن میرے کندھے پر سوار ہوئے تھے اور میں انہیں اتارنا نہیں چاہتا تھا، جب تک خود اپنی مرضی سے نہ اتر آتے[(۱)]

## بچّوں کو احترام کی یقین دہانی

اگر ہم آپ بچّوں کا احترام نہ کریں تو وہ ان کے قریب نہیں جائیں گے ورنہ ان کی باتیں سنیں گے اگر ہم چاہیں کہ ہمارے بچّے ہماری بات مانیں اور ہم ترتیت کریں تو ضروری ہے کہ بچّوں کے لئے احترام کے قائل ہوں اور ان سے مشورت مانگیں، ان کی باتوں کو بھی اہمیت دیں ہمارے لئے قرآن مجید میں نمونہ عمل موجود ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) جو سو سالہ بزرگ ہوتے ہوئے بھی تیرہ سالہ بچّے سے مشورہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بیٹا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے خدا کی راہ میں قربان کر رہا ہوں، اس میں تیری کیا رائے ہے؟!

## بچّوں سے مہرومحبت کا اظہار

تمام ماہر نفسیات معتقد ہیں کہ بچّے ماں باپ کی مہر و محبت کا شدید مشتاق ہیں والدین کو چاہئے کہ ان کے ساتھ ارتباط پیدا کریں اور ان کی ضروریات پوری کریں روحانی سکون پہنچائیں اور گود میں اٹھا کر، کبھی زانو پر بٹھا کر، کبھی ہدیہ دے کر، کچھ اوقات ان کے ساتھ گزار کر، سینہ پر سوار کرکے، اور کبھی مہر و محبت سے باتیں کرکے ان کے ساتھ محبت کا اظہار کریں، جس سے ان کی سوچ اور فکر کی تربیت ہوتی ہے

-------------

(۱):- میزان الحکمۃ،ج۱۰،ص۷۰

جناب فاطمہ (س) بھی اپنی اولاد کے ساتھ زیادہ اظہار محبت کیا کرتی تھی، یہاں تک کہ اپ کی رحلت نزدیک تھی تو حضرت علیؑ کے لئے وصیت فرماتی ہیں کہ میرے بچّوں کے لئے کوئی ایسی ماں تلاش کرو جو ان سے محبت کرتی ہوتاکہ میری اولاد ماں کی محبت سے محروم نہ ہوں (۱)

فاطمہ(س) نے اپنی اولاد کی محبت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کیا جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپ کو امام حسین (ع) کی شہادت کی خبر دی اور واقعہ کربلا کی تشریح کی تو جناب فاطمہ (س) نے کلمہ استرجاع کا ورد کیا اور روتے ہوئے فرمایا: « یا ابه ! سلّمت و رضیت و توکلت علي الله » !! جان مجھے قبول ہے اور میں اس پر راضی ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتی ہوں اور یہ مسلمات میں سے ہے کہ جو اپنی ساری محبت کو اللہ تعالیٰ کی رضایت کی خاطر نذر کرے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دے گا چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

ان الله یغضب لغضبها

## فاطمہ(س) کا بچّوں سے اظہار محبت

تَقُولُ لِوَلَدَيْهَا ايْنَ ابُوكُمَا الَّذِي كَانَ يُكْرِمُكُمَا وَ يَحْمِلُكُمَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ايْنَ ابُوكُمَا الَّذِي كَانَ اشَدَّ النَّاسِ شَفَقَةً عَلَيْكُمَا فَلَا يَدَعُكُمَا تَمْشِيَانِ عَلَى الْارْضِ وَ لَا ارَاهُ يَفْتَحُ هَذَا الْبَابَ ابَدا وَ لَا يَحْمِلُكُمَا عَلَى عَاتِقِهِ كَمَا لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ بِكُمَا (۲)

رسول گرامی کی رحلت کے بعد ، حضرت زہرا (س) اپنے بچّوں کو نانا کا پیار و محبت سے محروم ہونے پر کبھی کبھی حزن اور اندوہ کیساتھ یوں مخاطب کرتی تھیں: کہاں گئے اپ کے نانا جو تم لوگوں سے بہت پیار کرتے،اپنے دوش پر سوار کراتے،اور ہمیشہ اپنے گود میں اٹھاتے تھے؟ ائے افسوس میں انہیں تم لوگوں کواپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے کبھی نہیں دیکھ پاؤں گی

--------------

(۱):- مناقب ابن شهر اشوب ، ص۳۶۲

(۲):- بحارالانوار ، ج ۴۳ ، ص۱۸۱

## بچّوں سے اظہار محبت کا ثواب

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص اذَا نَظَرَ الْوَالِدُ الَى وَلَدِهِ فَسَرَّهُ كَانَ لِلْوَالِدِ عِتْقُ نَسَمَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ انْ نَظَرَ سِتِّينَ وَ ثَلَاثَمِائَةَ نَظْرَةٍ قَالَ اللهُ اكْبَرُ(۱)

رسول اکرم (ص) نے فرمایاکہ وہ باپ جو اپنی اولاد کو مہر و محبت کی نگاہ سے دیکھے اور اسے محبت کیساتھ نصیحت کرے اور اسے خوش کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک غلام ازاد کرنے کا ثواب عطاکرتا ہے

اغلب کسان کہ پردہ حرمت دریدہ اند در کوکی محبت مادر ندیدہ اند

زیادہ تر وہی بچے گھریلو حالات کا خیال نہیں رکھتے جنہیں بچپنے میں ماں کی محبت نصیب نہیں ہوئی ہو

## بچّوں کی تحقیر، منشیات بازی کا سبب

ایک جوان کہتا ہے کہ میرے والدین گھر میں مجھے کوئی اہمیت نہیں دیتے تھےاگر میں کوئی بات کرتا تو ٹوک دیتے تھے مجھے کسی بھی گھریلو کام میں شامل نہیں کرتے تھےاگر کوئی کام کروں تو اسے اہمیت نہیں دیتے تھے اور دوسروں کے سامنے حتیٰ میرے دوستوں کے سامنے میری تحقیر اور توہین کرتے تھے اس وجہ سے میں احساس کمتری کا شکار ہوگیا اور حقارت اور ذلّت کا احساس کرنے لگا،اور اپنے آپ کو گھر میں فالتو فرد سمجھنے لگا،اب جبکہ میں بڑا ہوگیا ہوں پھر بھی دوستوں میں کوئی بات کرنے کی جرأت نہیں،اگر کوئی بات کروں تو بھی گھنٹوں بیٹھ کر اس پر سوچتا ہوں کہ جو کچھ کہا تھا کیا غلط تو نہیں تھا؟ اس میں میرے والدین کی تقصیر ہے کہ انہوں نے یوں میری تربیت کی:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ دَعِ ابْنَكَ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ الْزِمْهُ نَفْسَكَ سَبْعا فَانْ افْلَحَ وَ الَّا فَانَّهُ مِمَّنْ لَا خَيْرَ فِيهِ (۲)

--------------

(۱):- مستدرك‌الوسائل،ج۱۵ ،ص۱۶۹ ، باب جملة من حقوق الاولاد

(۲):- وسائل الشیعہ ج ۱۵ ، ص ۱۹۴، الکافی ،ج۶، ص۴۶

اسی لئے امام باقرؑ نے فرمایا: بچّے کو پہلے سات سال بادشاہوں کی طرح، دوسرے سات سال غلاموں کی طرح اور تیسرے سات سال وزیروں کی طرح اپنے کاموں میں اسے بھی شامل کرو اور ان سے بھی مشورہ لیا کرو اگر بچّے احساس حقارت کرنے لگیں تو نہ وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ دوسرے ترقیاتی کاموں میں

ایک بچی کہتی ہے کہ: میری ماں ہمیشہ مجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھی ایک دفعہ امتحانات میں کم نمبر آنے کی وجہ سے میری خالہ کے سامنے توہین کرنا شروع کیا تو انہوں نے میری ماں سے کہا: بہن! اس کی توہین نہ کرو مزید خراب ہوجائے گی اس نے کہا یہ ایسی ہی ہے میری خالہ نے ماں سے اجازت لے کر مجھے امتحانات تک اپنے گھر لے گئی میری خالہ زاد بہن میری میری ہمکلاس تھی اس کے ساتھ امتحان کی تیاری شروع کی تو میری سب سابق first اور میں third آئی جبکہ پر مجھے خود یقین نہیں آرہا تھا

## بچّوں کی مختلف استعدادوں پر توجہ

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچّے کے اندر کیا صلاحیت اور استعداد موجود ہے، اس پر توجہ دیں اگر وہ تعلیم میں کمزور ہے تو آپ اسے مجبور نہ کریں، بلکہ دیکھ لیں کہ کس شعبے میں وہ مہارت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے

بہزاد نامی ایک شخص تھا جو ایران کا بہت بڑا نامور نقّاش تھا یہ کلاس میں نہ خود پڑھتا تھا اور نہ دوسروں کو پڑھنے دیتا تھا لیکن شوق سے پڑھا لکھا اور ہنر مند بننا چاہتا تھا ایک دن ایک ماہر نفسیات نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے نصیحت کرنا چاہا بہزاد نے خاموشی کے ساتھ اس کی نصیحت سننے کیساتھ ساتھ زمین پر ایک مرغے کی تصویر بنائی جو درخت پر بیٹھا ہے جب اس ماہر نفسیات نے یہ دیکھا تو سمجھ گیا کہ اس لڑکے میں بہت بڑی صلاحیت موجود ہے اس کے والد کو بلایا اور کہا یہ نقاشی میں بہت مہارت رکھتا ہے اس شعبے سے ان کو لگاؤ اور دلچسپی ہے اسے نقاشی کی کلاس میں بھیج دو انہوں نے ایسا ہی کیا جو بعد میں بڑا نامور اور معروف نقاش ایران کے نام سے پوری دنیا میں مشہور ہوا (۱)

--------------

(۱):- جعفر سبحانی؛ رمز پیروزی مردان : رگ، ص۱۱

## تشویق کرنے کا حیرت انگیز نتیجہ

اگر اپ کا بچہ تعلیمی میدان میں کمزور ہو تو اپ اس کی تحقیر نہ کریں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہر کسی کو ایک جیسا ذہن عطا نہیں کیا ہے ممکن ہے ایک شخص کند ذہن ہو یا تند ذہن ایسی صورت میں تشویق کریں تاکہ بیشتر اپنے فیلڈ میں مزید ترقی کر سکے

ایک شخص کہتا ہے کہ میرا ایک دوست مداری تھا کہ جو مختلف شہروں میں لوگوں کو مختلف کرتب دکھاتا پھرتا تھا میں اس پر حیران تھا کہ کس طرح وحشی حیوانات (شیر،ببر، ہاتھی، ریچھ وغیرہ) اس کے تابع ہوتے ہیں؟ ایک دن میں نے اس پر تحقیق شروع کی تو معلوم ہوا کہ وہ ہر حیوان کو معمولی سا کرتب دکھانے پر اسے گوشت کی چند بوٹیاں کھلاتا ہے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اس کی تشویق کرتا ہے اسی تشویق کا نتیجہ تھا کہ جنگلی اور وحشی جانوریں بھی اپنے مالک کی ہر بات ماننے کے لئے تیار دکھائی دیتے ہیں

## بچّوں کے درمیان عادلانہ قضاوت

انَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ کَانَا یَکْتُبَانِ فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْحُسَیْنِ خَطِّي احْسَنُ مِنْ خَطِّكَ وَ قَالَ الْحُسَیْنُ لَا بَلْ خَطِّي احْسَنُ مِنْ خَطِّكَ فَقَالَا لِفَاطِمَةَ احْکُمِي بَیْنَنَا فَکَرِهَتْ فَاطِمَةُ انْ تُؤْذِيَ احَدَهُمَا فَقَالَتْ لَهُمَا سَلَا ابَاکُمَا فَسَالَاهُ فَکَرِهَ انْ یُؤْذِيَ احَدَهُمَا فَقَالَ سَلَا جَدَّکُمَا رَسُولَ اللهِ ص فَقَالَ ص لَا احْکُمُ بَیْنَکُمَا حَتَّی اسْالَ جَبْرَئِیلَ فَلَمَّا جَاءَ جَبْرَئِیلُ قَالَ لَا احْکُمُ بَیْنَهُمَا وَ لَکِنَّ اسْرَافِیلَ یَحْکُمُ بَیْنَهُمَا فَقَالَ اسْرَافِیلُ لَا احْکُمُ بَیْنَهُمَا وَ لَکِنَّ اسْالُ اللهَ انْ یَحْکُمَ بَیْنَهُمَا فَسَالَ اللهَ تَعَالَی ذَلِكَ فَقَالَ تَعَالَی لَا احْکُمُ بَیْنَهُمَا وَ لَکِنَّ امَّهُمَا فَاطِمَةَ تَحْکُمُ بَیْنَهُمَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ احْکُمُ [احْکُمْ] بَیْنَهُمَا یَا رَبِّ وَ کَانَتْ لَهَا قِلَادَةٌ فَقَالَتْ لَهُمَا انَا انْثُرُ بَیْنَکُمَا جَوَاهِرَ هَذِهِ الْقِلَادَةِ فَمَنْ

اخَذَ منهما [مِنْهَا] اكْثَرَ فَخَطُّهُ احْسَنُ فَنَثَرَتْهَا وَ كَانَ جَبْرَئِيلُ وَقْتَئِذٍ عِنْدَ قَائِمَةِ الْعَرْشِ فَامَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى انْ يَهْبِطَ الَى الْارْضِ وَ يُنَصِّفَ الْجَوَاهِرَ بَيْنَهُمَا كَيْلَا يَتَاذَّى احَدُهُمَا فَفَعَلَ ذَلِكَ جَبْرَئِيلُ اكْرَاما لَهُمَا وَ تَعْظِيما(۱)

امام حسن اور امام حسین(ع) بچپنے میں اکثر علوم وفنون اور معارف اسلامی میں مقابلہ کرتے تھےایک دن دونوں نے خوشخطی کا مقابلہ کیا اورمادر گرامی سے عرض کیا آپؑ بتائیں کہ ہم دونوں میں سے کس کی لکھائی اچھی ہے؟

جناب فاطمہؑ نہیں چاہتی تھیں کہ کسی ایک کا دل دکھائے، فرمایا:آپ دونوں اپنے بابا کو دکھائیںجب دونوں نے عرض کیا: بابا! آپ فیصلہ کریں تو امیرالمؤمنینؑ بھی نہیں چاہتے تھے کہ کسی ایک کا دل دکھائے فرمایا:اپنے نانا جان کو دکھائیں پیغمبر(ص)کے پاس تشریف لائے اور کہا:نانا جان! یہ بتائیں ہم دونوں میں سے کس کی لکھائی اچھی ہے؟

فرمایا: میرے پیارو ! میں جبرئیل سے کہوں گا کہ وہ فیصلہ کرےجبرئیل نے کہا:میں فیصلہ نہیں کروں گا بلکہ میں اسرافیل سے کہوں گا کہ وہ فیصلہ کرے انہوں نے فرمایا:میں فیصلہ نہیں کروں گا میں اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہوں گا

اسرافیل نے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ میں فیصلہ نہیں کروں گا بلکہ ان کی مادر گرامی فاطمہؑ اس کا فیصلہ کریں گی

جناب فاطمہؑ نے عرض کیا : اے پروردگار تو ہی فیصلہ کر یہ کہہ کر اپناگردن بند جس میں سات موتیاں پروئی ہوئی تھیں کھولا اور فرمایا:بیٹے!میں ان موتیوں کو فرش پر بکھیر دیتی ہوں اور آپ دونوں میں سے جو بھی زیادہ دانے اٹھائیں گے ،انہی کی لکھائی اچھی ہوگیاس وقت جبرئیل امینؑ عرش الٰہی کے زیر سایہ کھڑے تھے ،اللہ تعالیٰ نے حکم دیا :فورا روئے زمین پر جائیں اور ایک موتی کو دو حصہ کریں تاکہ ان دونوں شہزادوں میں سے کوئی بھی ناراض نہ ہوں اور جبرئیل امینؑ نے بھی ان کی تعظیم اور تکریم کی خاطر ایسا ہی کیا اور جب فاطمہؑ نے دانے فرش پر گرادیں تو دونوں نے ساڑھے تین ساڑھے تین دانے اٹھالئے

-------------

(۱):- بحار الانوار،ج۴۳،ص۳۰۹

نتیجہ مساوی نکلا،دونوں راضی ہوگئےاخر جواب تو وہی نکلاوج ابورا ا!ا• نے دیا تھااور ہم نہیں چاہتے تھے کہ اپ کا یہ ںدا۔ توڑ دینتو مادر گرامی نے فرمایا: اسے تم نے نہیں توڑا بلہ ۔ خدا کے کم سے جبرئیل امین ؑ نے دوبرابر حصہ کیااور جسے خدا نے تےوڑا ہےو وہ اس جیسے لاکھ دانے سےٗ بہتر ہے

## بچّوں کے درمیان مساوات

نعمان بن بشیر کہتا ہے کہ ایک دن میرے والد نے مجھے ایک تحنہ دیا،لیکن دوسرےٗ بھائیوں کو نہیں دیا تو میری ماں(عمرہ بنت رواحہ )نے میرے باپ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: میں اس رویہ پر راضی نہیں ہوں جب یک تیرے اس عمل کی رسول خدا (ص) تائید نہ کرے میرے باپ نے عاجزانہ طور پر ماجرابیان کیا:تو اپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: کیا سب کو دیدیے؟ کہا نہیںتو اپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: پس خدا سے ڈرواور اولادوں کیساتھ مساوات و برابری سے پیش اؤمیں اس ظالمانہ رفتار پر گواہی نہیں دیتا[1]

## والدین نظم و حقوق کا خیال رکھیں

امیر المؤمنین(ع) فرماتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر اسلام(ص)میرے گھر پر ارام فرمارہے تھے، امام حسن (ع)نے پانی مانگا اپ اٹھے اور کچھ دودھ لے کر ائے اور امام حسن (ع)کو پیش کیا،امام حسین (ع)نے اپنا اتھ بڑھایا اور کاسہ خود لے کر پینا چاا پیغمبر اسلام (ص)نے امام حسن(ع) کی حمایت کی اور امام حسین(ع) کو نہیں دیا،یہ منظر حضرت زہرا(س) دیکھ رہی تھیں،کہنے لگیں: یا رسول اللہ(ص)!کیا حسن(ع)سے زیادہ محبت ہے؟تو فرمایا:نہیں بلہ ۔ اس لئے حسن(ع) کا دفاع کررا ہوں کہ اس نےٗ پہلے پانی مانگا تھامیں نے اس کی نوبت کا خیال کیا ہے

--------------

(۱):- بحار الانوار ،ج۲۳،ص۲۷۳

ایک شخص رسول خداﷺ کی خدمت میں اپنے دو بچوں کیساتھ حاضر ہوا،ایک بچے کو پیار کیا دوسرے سے کوئی محبت کا اظہار نہیں کیا تو آپ نے فرمایا: یوں اپنے بچوں میں غیر عادلانہ رفتار نہ کرو،بلکہ ان کے ساتھ اسی طرح مساوات اوربرابری کا رویہ اختیار کرو جس طرح دوسرے تمہارے ساتھ رویہ اختیارکرنا چاہتے ہیں[1]

## بچّے کو خدا شناسی کا درس دیں

بیٹے کے حقوق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

وَ امَّا حَقُّ وَلَدِكَ فَانْ تَعْلَمَ انَّهُ مِنْكَ وَ مُضَافٌ الَيْكَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا بِخَيْرِهِ وَ شَرِّهِ وَ انَّكَ مَسْئُولٌ عَمَّا وَلِيتَهُ مِنْ حُسْنِ الْادَبِ وَ الدَّلَالَةِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمَعُونَةِ عَلَى طَاعَتِهِ فَاعْمَلْ فِي امْرِهِ عَمَلَ مَنْ يَعْلَمُ انَّهُ مُثَابٌ عَلَى الْاحْسَانِ الَيْهِ مُعَاقَبٌ عَلَى الْاسَاءَةِ الَيْهِ[2]

یعنی بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ وہ اسے اپنی اولاد سمجھے اور اس دنیا میں اس کی نیکی اور بدی کو تمہاری طرف نسبت دی جائے گی،اور تم ہی اس کا ولی ہوگا، اور تم پر لازم ہے کہ اسے با ادب بناؤ اسے اصول دین کا سبق سکھاؤ اور خدا کی اطاعت اور بندگی کی راہ پر لگاؤ اور اس سلسلے میں اس کی مدد کرو تاکہ خدا کے نزدیک تم سرخ رو ہو سکے اور اجر پا سکو، اگر ان امور میں سستی کی تو تم نے عذاب الٰہی کو اپنے لئے اماده کیا ہے، پس ضروری ہے کہ اسے کچھ اس طرح تربیت دو کہ تیرے مرنے کے بعد جب لوگ اسے دیکھیں تو تمہیں اچھے نام سے یاد کریں، اور تم بھی خداکے سامنے جواب دہ ہو اور اجر وثواب پا سکو

شیخ شوشتری(رض) جو اپنے زمانےکے نامور عرفاء میں سے تھے ۸۰ سال کی عمر میں ۲۸۳ھ میں وفات پاچکے ہیں، کہتے ہیں:
میں تین سال کا تھا کہ دیکھا میرے ماموں محمد بن سواد رات کے وقت نماز شب میں مصروف ہیں مجھ سے کہا بیٹا کیا اپنے خدا کو یاد نہیں کروگے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے؟ میں نے کہا: کیسے اسے یاد کروں؟ تو جواب دیا جب سونے کا وقت آئے تو ۳ بار دل سے کہو:

-------------

(۱):- بحار الانوار ،ج۲۳،ص۱۱۳

(۲):- من‌لایحضره‌الفقیه ج ۲ ، ص ۶۲۱ ، حقوق اسلامی،ص ۱۵۶

(خدا میرے ساتھ ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں ہوں)

کچھ راتیں گزر گئیں پھر مجھ سے کہا اس جملے کو سوتے وقت ۷ مرتبہ پڑھ لیا کرو میں نے ایسا کیا تو اس ذکر کی لذت اور مٹھاس کو میں محسوس کرنے لگاایک سال کے بعد مجھ سے کہا اسے اپنی پوری زندگی پڑھا کرو یہی ذکر تمہیں دنیا و اخرت دونوں میں سرخ رو کریگااس طرح میرے پورے وجود میں بچپنے میں ہی خدا پر ایمان مضبوط ہوگیا تھا(۱)

## کاشف الغطا اور بیٹے کی تربیت

حضرت ایۃاللہ شیخ جعفر کاشف الغطاء(رح) اپنے بچے کی تربیت کرنے کے لئے ایک مؤثر طریقہ اپناتے ہیں، وہ یہ ہے: اپ چاہتے ہیں کہ اپ کا بیٹا بھی سحر خیزی اور نماز شب کا عادی ہوجائےاور اخر عمر تک اس عمل کو انجام دیتا رہےایک رات اذان صبح سے پہلے بیٹے کے بستر کے قریب ائےاور بالکل ارام سے اسے بیدار کرنے لگے اور کہا عزیزم !اٹھو حرم مولا علی (ع) چلیں

بیٹے نے کہا: ابا اپ جائیں میں بعد میں اؤں گا کہا نہیں بیٹا میں منتظر رہوں گابیٹا اٹھا اور حرم کی طرف وضو کرکے روانہ ہوئےایک فقیر حرم مطہر کے سامنے بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا تھا

اس وقت ایۃاللہ کاشف الغطاء (رح) نے کہا: بیٹا ! یہ شخص کس لئے یہاں بیٹھا ہے؟

کہا: بھیک مانگنے کے لئے

کہا:اسے کتنے درہم ملتے ہونگے؟

بیٹا:شاید کچھ رقم ملتی ہوگی اور واپس جاتا ہو گا

کیا یقینا اسے پیسہ ملتا ہوگا؟

بیٹا:البتہ یقینا تو پیش بینی نہیں کرسکتا لیکن کچھ نہ کچھ تو ضرور ملتا ہو گا یا ممکن ہے خالی ہاتھ بھی جاتا ہو گا

--------------

(۱):- الگوای تربیت کودکان ونوجوانان،ص۴۹

یہاں جس نکتے کی طرف آپ بچّے کو متوجہ کرانا چاہتے تھے ٹھیک اسی جگہ پر آگئے اور اپنا مطلب کے لئے زمینہ فراہم ہوگیا اور فرمایا: بیٹا دیکھ یہ گداگر کمانے کے لئے سویرے سویرے یہاں آتا ہے جبکہ اسے سوفیصد یقین تو نہیں پھر بھی اتنی جلدی نیند سے بیدار ہوکر آتا ہے؛ لیکن تم تو اس ثواب پر پورا پورا یقین ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے سحر خیزی کے لئے معین کیا ہے اور ائمہ طاہرین (ع) کے فرامین پر بھی یقین رکھتے ہو، پھر کیوں سستی کرتے ہو؟!!

اس خوبصورت تمثیل نے اتنا اثر کیا کہ بیٹے نے زندگی کے آخری لمحات تک نماز شب کو ترک نہیں کیا(1)

ہمیں بھی یہی درس لینا ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچّے بھی سحر خیز ہوں تو پہلے ہم خود اس پر عمل پیرا ہوجائیں۔ رسول اللہ(ص) کے پاس ایک ماں اپنے بیٹے کو لے آئی کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ خرما نہ کھائے کیونکہ حکیموں نے اس کے لئے منع کیا ہے۔ یا رسول اللہ (ص) اسے نبوت کی مبارک زبان سے سمجھائیں ممکن ہے وہ باز آجائے آپ نے فرمایا: بہت اچھا آج اسے لے جائیں کل لے آئیں۔ دوسرے دن جب آئی تو بڑی نرمی سے نصیحت کی: بیٹا ماں کی باتوں کو سنا کرو اور کھجور کھانے سے پرہیز کرو تاکہ تمہاری بیماری ٹھیک ہوجائے اور بعد میں تم زیادہ کھجور کھا سکو اور زیادہ کھیل کود کر سکو اور خوش وخرم زندگی بسر کر سکو اور تمہاری ماں بھی تم پر راضی ہوسکے بچّے نے آپ(ص) کی باتوں کو قبول کرلیا اور کہا: اب بات سمجھ میں آئی کہ کیوں کھجور نہ کھاؤں۔ اب میں دلیل سمجھ گیا جب باتیں ختم ہوئیں تو ماں نے تشکّر بھرے لہجے میں کہا: یا رسول اللہ (ص) یہی باتیں کل بھی تو آپ بتا سکتے تھے فرمایا: کیونکہ کل میں خود کھجور کھا چکا تھا اچھی بات اس وقت مؤثر ہوتی ہے جب خود اس پر عمل کرو (2)

--------------

(1):- الگوای تربیت کودکان ونوجوانان ،ص۲۰۸

(2):- الگوای تربیت کودکان ونوجوانان ،ص۳۱۶

## امام خمینی اور بچّوں کی تربیت

امام خمینیؒ کی بیٹی نقل کرتی ہے کہ امام خمینی(رح) بچّوں پر بہت مہربان تھےہم گھر میں بڑے مہر ومحبت کیساتھ رہتے تھے لیکن ہم جب کوئی برا کام کرتے تو سختی سے منع کرتے تھےعملی طور پر ہمیں سمجھادیا گیا تھا کہ کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف نہیں کریں گےہم بھی فروعی کاموں میں ازاد لیکن اصولی کاموں میں سخت پابند تھےہم میں سے کسی کی مجال نہیں تھی کہ مخالفت کرےہمیشہ ہمیں پابند رکھتے تھے کہ کوئی گناہ نہ کریں اورادابِ اسلامی کی پابندی کریں۔اس کے علاوہ ہم جتنا شوروغل مچائیں کچھ نہیں کہتے تھےورانہ کوئی اعتراض کرتے اں اگر کسی پڑوسی کی طرف سے کوئی شکایت اتی تو سختی سے اعتراض کرتے تھےہم گھر کے صحن میں کھیل کود میں مصروف ہوتے تھےنماز کے وقت بھی اگر کھیلتے تو کبھی نہیں کہتے:بچو اذان کا وقت ہوگیا ہے اؤ وضو کریں نماز پڑھیںبلکہ خود اذان سے ادھا گھنٹہ پہلے مصلّی پر کھڑے ہو جاتے تھے اوراپ کو دیکھ کر ہم بھی نماز کے لئے تیار ہوجاتےاور جب بھی ہمیں کسی کام سے روکتے تھے زندگی بھر میں وہ کام انہیں انجام دیتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا،حجاب اور پردےکے بارے میں سخت ساس تھے، اور گھر میں کوئی بھی غیر اخلاقی باتیں جیسے غیبت،جھوٹ،کسی بڑے کی بے احترامی یا کسی مسلمان کی توہین نہیں کرنے دیتے تھے اپ معتقد تھے کہ بچّے ازادانہ کھیل کود کریںفرماتے تھے اگر بچّے شرارت نہ کریں تو وہ بیمار ہیں ان کا علاج کرنا چاہئے

اپ کےبیٹے سید احمد خمینی(رح) سے جب انٹرویو لیا گیا تو فرمایا: میری بیوی گھریلو عادت کے مطابق بچی کو میٹھی اور گہری نیند سے نماز صبح کے لئے اٹھایا کرتی تھیجب امام خمینیؒ کو یہ معلوم ہوا تو پیغام بھیجا کہ: اسلام کی مٹھاس کو بچّے کے لئے تلخ نہ کرو! یہ بات اس قدر مؤثر تھی کہ میری بیٹی اس دن کے بعد خود تاکید کرتی تھی کہ انہیں نماز صبح کے لئے ضرور جگایا کریں اس وقت میں نے لااکراہ فی الدین کو سمجھا(۱)

-------------

(۱):- خاطرات فریدہ خانم مصطفوی ،پابہ پای افتاب،۱۰۰

## بچّوں کو مستحبات پر مجبور نہ کریں

والدین کو چاہئے کہ ان پر سختی نہ کریں اور مستحبات پر مجبور نہ کریں، کیونکہ اس کا نتیجہ منفی ہوگا جیسا کہ اس مسیحی کا قصہ مشہور ہے کہ مسلمان بھائی نے اسے صبح سے لے کر رات تک مسجد میں قید رکھا،دوسرے دن جب اسے جگانے گیا تو اس نے کہا: بھائی مجھے بال بچے بھی پالنا ہے تم کسی اور بے کار ادمی کو تلاش کرو اس طرح وہ دوبارہ مسیحیت کی طرف چلاگیا

ایک جوان کہتا ہے کہ ہمارے والد صاحب ہم تمام بہن بھائیوں کو نماز شب کے لئے جگایا کرتے تھے میں بہت چھوٹا تھا نیند سے اٹھنا میرے لئے سخت ہوتا تھا، جب مجھے اواز دیتے تھے، سن اٹھوتو میں بستر میں لیٹ کر ہی زور سے ولا الضالین کہتا تھا [۱]

## بچّوں کی تربیت اور والدین کی رفتار

یہ بھی واضح ہے کہ بچّوں کے لئے سب سے نزدیک ترین عملی نمونہ اس کے والدین ہیں، بچّوں کو زبان سے نصیحت کرنے، زبانی تعلیم دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اپنے والدین کی رفتار سے وہ ادب سیکھتے ہیں اور یہی بہترین روش تعلیم بھی ہے:

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع اَنَّهُ قَالَ كُونُوا دُعَاةَ النَّاسِ بِاَعْمَالِكُمْ وَ لَا تَكُونُوا دُعَاةً بِاَلْسِنَتِكُم [۲]

امام صادق نے فرمایا:لوگو! تم ،لوگوں کو اپنے کردار کے ذریعے نیکی کی طرف دعوت دو نہ کہ زبانی

شاعر کہتا ہے:اولاد بداخلاق ہو یا خوش اخلاق،یہ استاد اور معلم کے سکھانے اور تربیت دینے کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ماں کی تربیت گاہ سے اسے ورثے میں ملا ہےاور یہ بھی معلوم ہے کہ اچھی اولاد کی تربیت نادان ماں کے لئے ممکن نہیں اسی طرح عورت اگر پاک دامن اور خوش خلق ہو تو یہ تاریک راتوں میں چمکنے والے درخشان ستاروں کی مانند ہے فرزندان ملت کی خوش بختی اور سعادت ایسی باشعور ماؤں کے ہاتھ میں ہے

--------------

(۱):- قصص العلماء،ص۱۸۵

(۲):- بحارالانوار ۵ ،ص۱۹۸ باب ۷- الهداية و الاضلال و التوفيق

کودک ہر انچہ دارد از اغوش مادر است | زشتخوی باشد و گر نیک محضر است
در دفتر معلم و اموزگار نیست | ان تربیت کہ زادہ دامان مادر است
فرزند خوب،دیا ،ادان نپرورد | این نکتہ ز د مردم دانا مقرر است
زن چون عفیف باشد و دانا و نیکخوی | در تیرگی جہل چو تابندہ اختر است
در دست مادرانِ خردمندو باہنر | خوشبختی و سعادت ابناء کشور

## بچّوں کے حضور میں دعا مانگیں

والدین کا بچّوں کے لئے ونمہ بننے کے لئے صرف برے کاموں سے بچنا کافی نہیں ہے بلہ اچھے اور نیک کاموں کو انجام دینا بھی ضروری ہے کیونہ نیک کاموں کے بہت سارے نمونے اور مصداق ہیں،جیسے نماز پڑھنا کہ اگر ہم جلدی جلدی پڑھیں تو ہمارے بچّے بھی جلدی جلدی پڑھیں گےاور اگر ہم اہستہ اہستہ پڑھیں تو وہ بھی اہستہ پڑھیں گے اسی طرح ہم صرف اپنی مشکلات کی دوری کے لئے دعا کرتے ہیں یا دوسروں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں اس میں بھی ونمہ بن سکتے ہیں چنانچہ روایت ہے:

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اخِيهِ الْحَسَنِ قَالَ رَايْتُ امِّي فَاطِمَةَ ع قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا لَيْلَةَ جُمُعَتِهَا فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتَّى اتَّضَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ وَ سَمِعْتُهَا تَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ تُسَمِّيهِمْ وَ تُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَ لَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا امَّاهْ لِمَ لَا تَدْعُونَّ لِنَفْسِكِ كَمَا تَدْعُونَّ لِغَيْرِكِ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ الْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ [۱]

امام حسن(ع) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شب جمعہ کو میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا کہ محراب عبادت میں اپ کھڑی ہیں مسلسل نمازیں پڑھی جارہی ہیں یہاں تک کہ صبح کا وقت اگیا اپ مؤمنین مردوں اور عورتوں کے حق میں نام لے کر دعا مانگتی رہیں لیکن اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگا میں نے عرض کیا مادر گرامی !اپ نے کیوں اپنے لئے دعا نہیں مانگی؟ تو میری ماں نے کہا: بیٹا پہلے پڑوسی پھر اہل خانہ

--------------

(۱):- وسائل الشیعۃ، ۷،ص۱۱۲، باب استحباب اختیار الانسان الدع

یہ ایک درس اور نمونہ ہے ہمارے لئے جو امام حسن مجتبیٰ (ع) کے ذریعے جناب فاطمہ(س) ہمیں دے رہی ہیں اور ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا درس دیں جو اپنی دعاؤں میں دوسرے مؤمنین کو بھی یاد کریں تاکہ لاکھوں گنازیادہ ثواب زیادہ ملے چنانچہ روایت میں ہے کہ اگر کوئی اپنے کسی مؤمن بہن ولا بھائی کے لئے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرے، اس کے لئے پہلے اسمان سے ندا ائے گی کہ اے بندہ خدا اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک لاکھ کے برابر اجر عطا کیا، دوسرے اسمان سے اواز ائے گی دو برابر اجر عطا کیا ، تیسرے اسمان سے ندا ائے گی تین لاکھ کے برابر اسی طرح ساتویں اسمان سے ندا ائے گی سات لاکھ کے برابر اجر عطا کیا

## بچّوں کی تربیت میں معلم کا کردار

ابوسفیان کا بیٹا معاویہ نے ۴۱ھ میں مسند خلافت پر انے کے بعد یہ ٹھان لی کہ علی (ع) کو لوگوں کے سامنے منفورترین ادمی کے طور پر تعارف کرائے اس مکروہ ہدف کے حصول کے لئے علی (ع) کے دوستوں کو تلوار اور نیزوں کے ذریعے فضائل علی (ع) بیان کرنے سے منع کیا گیا، دوسری طرف علی (ع) کے دشمنوں کو بیت المال میں سے بھر بھر کے مال و زر دیا گیا تاکہ اپ کے خلاف پیغمبر(ص) کی طرف سے احادیث گڑھ لیں اس کے علاوہ پورے عالم اسلام میں یہ حکم جاری کردیا گیاکہ نمازجمعہ کے بعد ہر مسجد سے ان پر لعن کیا جائے یہ عملی بھی ہوا اور بچے وقت باتوں میں اپ پر لعن کرنے لگے عمر بن عبد العزیز جو اموی خلفاء میں سے ہے، بچپن میں دوسرے بچّوں کے ساتھ علی(ع) پر لعن کر رہا تھا اس وقت وہاں سے اس کے استاد جو ایک مؤمن اور صالح انسان تھے کا گزر ہوا اس سے تو خاموش نکل گیا، لیکن جب مدرسہ کا وقت ہوا اور عمر ایا تو استاد نماز میں مشغول ہوا نماز کو طول دینا شروع کیا، عمر سمجھ گیا کہ نماز تو صرف بہانہ ہے

عمر نے پوچھا: حضرت استاد کیا میں ناراضگی کی علت دریافت کر سکتا ہوں؟

تو استاد نے کہا: بیٹا کیا اج تم نے علی پر لعن کیا؟

کہا: ہاں

کب سے تمہیں معلوم ہوا کی اہل بدر پر خدا غضبناک ہوا ہے؟ جبکہ ان پر خدا راضی ہے کیا علی اہل بدر میں سے نہیں تھے؟

کہا: کیا بدر اور اہل بدر کے لئے ان کے صالح اعمال کے سوا کوئی اور چیز باعث افتخار ہے؟

عمر نے کہا: میں اپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اج کے بعد زندگی بھر ان پر لعن نہیں کرونگا کئی سال اسی طرح گذر گئے ایک دن اس کا والد جو حاکم مدینہ تھا نماز جمعہ کا خطبہ فصیح وبلیغ انداز میں دے رہا تھالیکن جب علی پر لعن کرنے کا وقت آیا تو اس کی زبان میں لکنت پیدا ہوئی جس سے عمر کو بہت تعجب ہوا

کہا: بابا جان! میں نہیں جانتا کہ کیوں کر اپ کی فصاحت وبلاغت ادھر اکر ماند پڑ گئی اور زبان بند ہوگئی؟!

کہا: میرے بیٹے! اس پر تم متوجہ ہوا؟!

بیٹے نے کہا: ہاں

باپ نے کہا: میرے بیٹے صرف تمہیں بتادوں کہ اگر اس مرد الٰہی (علی(ع)) کے فضائل میں سے جتنا میں جانتا ہوں ان لوگوں کو پتہ چل جائے تو یہ سب ان کی اولادوں کے پروانے بن جائیں گے اور ہمارے پیچھے کوئی نہیں ائیں گے

جب عمر بن عبدالعزیز نے یہ سنا تو اپنے استاد کی نصیحت پر بھی یقین ہوگیااس وقت اس نے یہ عدں کرلیا کہ اگر کبھی برسر اقتدار آیا تو ضرور اس ناذیبا عمل کو روک دوں گا اور جب ۹۹ھ میں یہ برسر اقتدار آیا تو سب سے پہلا کام یہی کیا کہ علیؑ پر لعن طعن کو ممنوع قرار دیا اس لعن کے بدلے انّ اللہ یأمر بالعدل والاحسان کی تلاوت کرنے کا حکم دیا

## دینی تعلیم دینا واجب

روایت میں ہے کہ رسول اکرم(ص) نے فرمایا: افسوس ہواخری زمانے کی اولادوں پر کہ ان کے والدین انہیں دینی تعلیم نہیں دیں گے، کسی نے سوال کیا اپ کی مراد مشرک والدین ہے ؟ فرمایا: نہیں، بلکہ میری مراد مؤمن والدین ہیں جو اپنے بچّوں کو دینی تعلیم نہیں دلائیں گے اور اگر بچّے کوئی چیز سیکھنا چاہیں تو منع کریں گے اور دنیا کی معمولی چیز انہیں دے کر اپنے اوپر راضی رہیں گے، میں ایسے والدین سے بیزار ہوں

## بچّوں کو تعلیم دینے کا ثواب

پیغمبر اسلامصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب استاد بچّے کو تعلیم دیتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہلاتا ہے تو اس وقت خدا وند اس بچّے اور اس کے والدین اور معلّم کو اتش جہنم سے رہائی کا پروانہ عطاکرتا ہے[۱]امام صادق (ع)نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے: ایک دن حضرت عیسیٰ (ع) ایک قبر کے قریب سے گزرے اس صاحب قبر پر عذاب ہورا تھا دوسرے سال جب وہاں سے گزرے تو عذاب ٹل چکا تھا

## سوال کیا پروردگارا!کیا ماجرا ہے؟

وحی ائی اس کے بیٹے نے ایک راستے کی مرمت کی اور ایک یتیم کوپناہ دی، اس نیک عمل کی وجہ سے اسے عذاب سے نجات مل گئی

## امام حسین(ع) اور معلم کی قدردانی

عبد الرحمن سلمی نے امام حسین(ع) کے بیٹے کو سورہ حمد یاد کرایا تو امام نے معلم کی قدر دانی کرتے ہوئے اسے کچھ جواہرات ، اورکپڑے دیے تو وہاں پر موجود لوگوں نے تعجب کیساتھ کہا:اتنا زیادہ انعام؟!تو امامؑ نے فرمایا: کہاں یہ مالی انعام اس معلم کی عطا (تعلیم)کے برابر ہوسکتا ہے؟ [۲]

## والدین سے زیادہ استاد کا حق

سکندر اپنے استاد کا بہت زیادہ احترام کرتا تھا، جب اس سے وجہ پوچھی تو کہا: میرے باپ نے مجھے عالم ملکوت سے زمین پر لایا اور استاد نے زمین سے اٹھا کراسمان پر لے گیا[۳]

--------------

(۱):- جامع احادیث شیعہ،ج۱۵،ص۹ (۲):- مستدرک الوسائل،ج۱،ص۲۹۰

(۳):- کشکول شیخ بہائی،ص۲۷

امام سجاد (ع)فرماتے ہیں: تیرے استاد کا تجھ پر یہ حق ہے کی تو اسے محترم سمجھے اور مجالس میں اس کا احترام کرے اس کی باتیں غور سے سنے اور ان پر توجہ دے اپنی اواز ان کی اواز سے زیادہ اونچی نہ کرے اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ پوچھے تو تم جواب نہ دے اور لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے دے اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرے اور جب کوئی تیرے سامنے اس کی برائی کرے توتم اس کا دفاع کرے، تم ان کے عیوب پر پردہ ڈالے اور ان کی اچھائیاں ظاہر کرے ان کے دشمنوں کے ساتھ میل نہ کرے بیٹھے اور ان کے دوستوں سے دشمنی کا اغاز نہ کرے اگر تو ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے گواہی دینگے کہ تم نے ان کی جانب توجہ دی ہے اور تم نے علم لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے حاصل کیا ہےاور شاگردوں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تم یہ جان لے کہ خدا تعالیٰ نے تجھے جو علم بخشا ہے اور اس کی جو راہیں تجھ پر کھولی ہیں اس کے سلسلے میں تجھے ان کا سرپرست قرار دیا ہے لہذا اگر تو انہیں اچھی طرح پڑھائےاور نہ انہیں ڈرائےاور نہ ہی ان پر غضبناک ہو تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تیرا علم بڑھائے گا اور اگر تو لوگوں کو اپنے علم سے دور رکھے اور جب وہ تجھ سے اس کی خواہش کریں تو انہیں ڈرائے اور ان پر غضبناک ہو تو عین مناسب ہوگا کہ خدا تعالیٰ تجھ سے علم کی روشنی چھین لے اور لوگوں کے دلوں میں تیری حیثیت گھٹادے (۱)

## والدین کی ظلم وستم اور فراری بچّے

یہ ایک ستم رسیدہ بچی کا خط ہے جواس نے اپنے باپ کے ظلم وستم سے دل برداشتہ ہوکر گھر سے فرار ہونے سے پہلے لکھا تھا:!! یہ پہلا اور اخری خط ہے جسے غور سے پڑھ لو تو شاید اپ کا ضمیر جو مردہ ہوچکا ہے بیدار ہوجائے اور سمجھ لو کہ تم قدر خود خواہ اور پست فطرت انسان ہو!!! میں تم سے متنفر ہوں دوبارہ تیرا منحوس چہرہ نہیں دیکھوں گی، تم اس قابل نہیں کہ تمہیں باپ کہہ کر پکاروں بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ تو باپ ہونے کے لئے کبھی پیدا نہیں ہواتم ایک پلید اور کثیف بلا ہو تم نے مجھے بچپن سے لے کر اب تک ساری چیزوں سے محروم رکھا،

--------------

(۱):- مکارم الاخلاق،ص۴۸۴

میری پیاری ماں کو طلاق دیکر خوشی اور نشاط کا دروازہ مجھ پر بند کردیاجب ، میرے لئے میری ماں کے علاوہ کوئی ۔ تھا ایک بیٹی کے لئے ماں سے بڑھ کر اور کون دل سوز ہوسکتا ہے؟ میں کبھی بھی اس دن کو فراموش نہیں کروں گی جس دن تم نے میری ماں کو طلاق دی اور وہ مجھے اخری بار اپنی اغوش میں لے کرگرم انسؤں سے میرے چہرے کو تر کرکے چلی گئی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں چلی گئی وہ زندہ ہے یا مردہ؟لیکن اس دن جب تم نے مجھے اواز دی بیٹی میں تیرے لئے خوش خبری لایا ہوں، کہ تیری ماں مر گئی ہےیہ کہ کر قہقہ لگانا شروع کیا اس دن ماں سے ملنے کی امید بالکل ختم ہوگئی اور جب میں اپنی ماں کی جدائی میں رونے لگی تو تم نے مجھے ٹھوکر ماری اور میں بیہوش ہوگئی اور میں نہ جان سکی کہ میں کہاں کھڑی ہوں؟!! کیا مجھے ماں کی جدائی میں رونے کا بھی حق نہ تھا؟ ارے بابا! اب میں وہ نو سالہ نہیں رہی اب میں تمہارا اس وحشی رویے کو برداشت اور تحمل نہیں کرسکتی یہ رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے ہیں جب کہ تم اور تمہاری بیوی ابھی تک فلم ال سے گھر واپس نہیں لوٹے کل صبح میں اس جہنم سے ہمیشہ کے لئے نکل جاؤں گیاور دنیا والوں کو بتادوں گی کہ ایسے ظالم،بے رحم اور سنگدل باپ بھی دنیا میں موجود ہیں مگر لوگوں کو یقین نہیں ائے گا(۱)

## اولاد صالح خدا کی بہترین نعمت

حسن بن سعید کہتاہے کہ خدا نے ہمارے دوستوں میں سے ایک دوست کو بیٹی عطا کی تو وہ بہت افسردہ حالت میں امام صادق (ع) کی خدمت میں ایاامام(ع) نے فرمایا:کیوں غمگین ہو؟اگر خداتعالیٰ تجھ پر وحی نازل کرے اور کہے کہ میں تمہارے بارے میں فیصلہ کروں یا تم فیصلہ کروگے؟ تو تم کیا جواب دوگے؟اس نے عرض کیا: میں کہوں گا بار خدایا! جو تو انتخاب کرے وہی میرے لئے ٹھیک ہےامامؑ نے قران کی اس ایہ کی تلاوت فرمائی جس میں حضرت خضر(ع) کی داستان ذکر ہوئی ہے، کہ حضرت خضر (ع) نے ایک لڑکے کو پکڑ کر مارڈالا جس پر حضرت موسی (ع)نے سخت اعتراض کیا تھا،جس کی علت یوں بتائی: فَارَدْنَا ان يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَاقْرَبَ رُحْمًا(۲)

--------------

(۱):- الگوئی تربیت کودکان و نوجوان،ص۲۴۸

(۲):- الکہف،۸۱

"تو میں نے چاہا کہ ان کا پروردگار انہیں اس کے بدلے ایسا فرزند دیدے وجو پاکیزگی اور صلئہ رحم میں بھی اس سے بہتر ہو"

خدا تعالیٰ نے اس بیٹے کے بدلے میں انہیں ایک بیٹی عطا کی جس کی نسل سے (۷۰)ستّر پیغمبران الٰہی وجود میں ائے[۱]

دوران جاہلیت میں بچیوں کی ولادت پر ماں باپ بہت غمگین ہوجاتے تھےایک دن امیر اسحاق بن محمد کو خبر ملی کہ ان کے ہاں بیٹی ہوئی ہے،تو وہ بہت غمگین ہوگیا اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیا.بہلول عاقل نے جب یہ خبر سنی تو کہا: اے امیر! کیا خدا نے سالم اور بے عیب ونقص بیٹی عطا کی اس لئے تم غمگین ہوگئے ہو؟!کیا تمہارا دل چاہتا تھا کہ مجھ جیسا ایک پاگل بچہ تجھے عطا ہوجاتا؟!اسحاق بے اختیار ان کی ان باتوں کو سن کر مسکرانے لگا اور خواب غفلت سے بیدار ہوا[۲]

## بیٹی کی عظمت

رسول خدا(ص)نے فرمایا:جو بھی بازار جائے اور کوئی تحفہ اپنے گھر والوں کے لئے خریدے تو ایسا ہے کہ مستحق افراد میں صدقہ دیا ہواس تحفہ کو تقسیم کرتے وقت بیٹیوں کو بیٹوں پر مقدم رکھے کیونکہ جو بھی اپنی بیٹی کو خوش کرے تو ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل(ع) میں سے ایک غلام ازاد کیا ہواور اگر بچّے کو خوش کیا تو خوف خدا میں گریہ کرنے کا ثواب ہےاور جو بھی خوف خدا میں روئے وہ بہشتی ہے [۳]

--------------

(۱):- سفینۃ البحار،ج۱،ص۱۰۸

(۲):- مجموعہ قصص و حکایات بہلول عاقل

(۳):- ارشاد الصادقین،ج۱۵،ص۳۱۰

اسی لئے بیٹے سے زیادہ بیٹی کو اسلام نے توجہ کا مرکز قرار دیا ہے: شاعر کہتا ہے:

بیٹا ہوسکتا نہیں بیٹی سے خدمت میں سوا ہے یہ تاریخ کے صفحات پہ بے شک لکھا

بیٹوں نے زر کے لئے باپ کا کاٹا ہے گلا ہاتھ سے بیٹی کے چھوٹا نہیں دامان وفا

چھوڑدیں بیٹوں نے جب شاہجہاں کی آنکھیں بیٹی ہی بن گئی اس سوختہ جاں کی آنکھیں

ہوئی سو بار جہاں میں یہ حقیقت روشن بیٹی کردیتی ہے اماں باپ کی تربت روشن

کون کہتا ہے کہ بے وزن سوبہا ہے بیٹی آدمیت کے لئے حق کی عطا ہے بیٹی

کیا خبر کتنے نبیوں کی دعا ہے بیٹی شمع آغوش رسول دوسرا ہے بیٹی

جس کے دامن میں یہ غنچہ ہو اسی سے پوچھو

قیمت اس گل کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو

بیٹی کیا چیز ہے یہ قلب نبی سے پوچھو جذبہء الفت شاہ مدنی سے پوچھو

فاطمہ ورا ۔ ۔ خاتون جہان کہتے تھے اپنی بیٹی کو نبی پیار سے ماں کہتے تھے[1]

## بچوں پر والدین کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے انسانوں بلکہ ہر ذی روح کے لئے دنیا میں ماں باپ سے زیادہ مہربان اور دلسوز موللق کو وجود نہیں بخشا۔ خصوصا بنی نوع انسان کے لئے ماں باپ کی محبت اور شفقت جو خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈالی ہے، ناقابل بیان ہے، یعنی اسے بیان کرنے سے زبان قاصر ہے اب چونکہ یہ اپنی اولاد کے لئے اپنا آرام وسکون کھو بیٹھتے ہیں؛ تو اس کے مقابلے میں اولاد پر بھی (هل جزاء الاحسان الّا الاحسان) کے مطابق خداوند کریم نے ان کا احترام واجب قرار دیا ہے بلکہ اپنی عبادت اور بندگی کا حکم دینے کے فوراً بعد والدین پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے

--------------

(۱):۔کتاب والفجر، ص۱۴۰

## والدین کا چہرہ دیکھنا عبادت

اس بارے میں رسول گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْظُرُ الَى وَالِدَيْهِ نَظَرَ رَحْمَةٍ الَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ انْ نَظَرَ الَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ وَ انْ نَظَرَ الَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ الْفِ مَرَّةٍ[1]

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کے چہرے پر مہربانی اور احسان کے ساتھ نظر رحمت کرے گا، اس کے لئے خدا تعالیٰ ہر ایک نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج لکھ دیتا ہے کسی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر دن میں سو مرتبہ نظر کرے تب بھی؟! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک لاکھ مرتبہ دیکھے تو بھی ایک لاکھ حج مقبول اس کے لئے لکھ دیگا

## بچوں پر باپ کے حقوق

وَ امَّا حَقُّ ابِيكَ فَانْ تَعْلَمَ انَّهُ اصْلُكَ فَانَّكَ لَوْلَاهُ لَمْ تَكُنْ فَمَهْمَا رَايْتَ مِنْ نَفْسِكَ مَا يُعْجِبُكَ فَاعْلَمْ انَّ ابَاكَ اصْلُ النِّعْمَةِ عَلَيْكَ فِيهِ فَاحْمَدِ اللهَ وَ اشْكُرْهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَ لَا قُوَّةَ الَّا بِاللهِ[2]

اولاد پر باپ کا حق یہ ہے کہ جان لو وہ تمہاری اصل اور جڑ ہے اور تم اس کی فرع اور شاخ ہو اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی نہ ہوتے اور خدا کی تم پر نعمتوں کے موجب وہ تھے، اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرو

-------------

(۱):- مستدرك‌الوسائل،ج ۱۵ ، ص ۲۰۴ جملة من حقوق الوالدين

(۲):- من‌لايحضره‌الفقيه،ج۲ ، ص۶۲۱باب الحقوق ،ص ۶۱۸

اور کوئیَ ھی اقت خدا کی اقت سے زیادہ نہیں ہے اور یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہر انسان یہ شعور رکھتا ہے کہ اس کے محسن باپ نے اسے بہت ساری مشکلات اور سختیوں سے نجات دلائی ہے اور محفوظ رکھا ہے، ہمارے بچپنے کا زمانہ لیجئے کہ ہماری جسمانی طور پر پرورش کرنے کے لئے ہمارے والدین دن رات زحمتیں اٹھاتے ہیں اور اپنا سکون اور چین کھو دیتے ہیں اسی لئے ہمیں چاہئے کہ خدا کی عبادت اور شکر گزاری کے بعد والدین کی شکر گزاری ھی ضرور کریں لیکن حدیث شریف کی روشنی میں پھر ھی کما حقّہ ان کا شکر ادا نہیں کرسکتے:

عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ ابِيهِ قَالَ قُلْتُ لِابِي جَعْفَرٍ ع هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ الَّا فِي خَصْلَتَيْنِ انْ يَكُونَ الْوَالِدُ مَمْلُوكا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ اوْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ[1]

حنان بن سدیر نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر (ع) سے سوال کیا کہ کیا بیٹا اپنے باپ کا حق ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟! تو فرمایا: صرف دو صورتوں میں ممکن ہے؛ پہلا یہ کہ اگر باپ کسی کا غلام ہو اور اسے بیٹا خرید کر ازاد کردے، یا اگر باپ کسی کا مقروض ہو اور بیٹا اس کا قرض ادا کرے

## ۔ باپ کا احترام واجب

قران مجید کی ایتوں کے علاوہ روایات اسلامی میں بھی باپ کے حقوق اور احترام کا تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے، اور ساتھ ہی احترام کرنے کا ثواب اور اثر اور احترام نہ کرنے کا گناہ اور برا اثر بھی بتایا گیا ہے:

عَنْ ابِي عَبْدِ اللهِ قَالَ انَّ يُوسُفَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ دَخَلَهُ عِزُّ الْمُلْكِ فَلَمْ يَنْزِلْ الَيْهِ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا يُوسُفُ ابْسُطْ رَاحَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ فَصَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ فَقَالَ يُوسُفُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَاحَتِي فَقَالَ نُزِعَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ عَقِبِكَ عُقُوبَةً لِمَا لَمْ تَنْزِلْ الَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَقِبِكَ نَبِيٌّ[2]

--------------

(۱):- بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۶۶

(۲):- الكافي، ج ۲، ص ۳۱۱

چنانچہ امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ جب حضرت یعقوب (ع) مصر میں وارد ہوئے تو حضرت یوسف (ع) بھی بہت سارے لوگوں کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے نکلے جب نزدیک ہوئے تو مرتبہ و جلالت شہنشاہی سبب بنی کہ اپ سواری سے نیچے نہیں اترے(اگرچہ یہ بعید نظر اتا ہے کہ خدا کا نبی ایسا کرے! بہرحال روایت کے صحیح ہونے یا نہ ہونے میں تحقیق کرنے کی ضرورت ہے) تو جبرئیل امین (ع)نے کہا: اے یوسف! ہاتھ کھولیے اور جب یوسف نے اپنی مٹھی کھولی تو اس میں سے ایک نور اسمان کی طرف روانہ ہونے لگا تو حضرت یوسف(ع)نے سوال کیا :جبرئیل یہ کیا ہے؟! جبرئیل نے کہا: یہ نبوت کا نور تھا کہ تیری نسل سے خارج ہوگیا اور یہ اس لئے تیری نسل سے خارج ہوگیا کہ تم اپنے باپ کے احترام میں سواری سے نیچے نہیں اترے اسی لئے سلسلہ نبوت اپ کے بھائی کے صلب سے جاری ہوا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک قریبی رشتہ دار نے سوال کیا: میرے ماں باپ فوت ہوچکے ہیں اور ان کا میرے اوپر حق ہے کیسے اسے ادا کروں؟ تو فرمایا: ان کے لئے نماز پڑھو، مغفرت طلب کرو، اور ان کی وصیت پر عمل کرو، اور ان کے دوستوں کا احترام کرو، اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک رکھو، اور فرمایا: ماں کا حق باپ کے حقوق سے دوگنا زیادہ ہے (۱)

| | |
|---|---|
| فریضہ است زحق بر تو احترام پدر | کہ از خداو پیمبر بود مقام پدر |
| اگر چہ حرمت مادر نگاہ باید داشت | بحکم شرع بود واجب احترام پدر |

## بچوں پر ماں کے حقوق

وَ امَّا حَقُّ امِّكَ فَانْ تَعْلَمَ انَّهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لَا يَحْتَمِلُ احَدٌ احَدا وَ اعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَا لَا يُعْطِي احَدٌ احَدا وَ وَقَتْكَ بِجَمِيعِ جَوَارِحِهَا وَ لَمْ تُبَالِ انْ تَجُوعَ وَ تُطْعِمَكَ وَ تَعْطَشَ وَ تَسْقِيَكَ وَ تَعْرَى وَ تَكْسُوكَ وَ تَضْحَى وَ تُظِلَّكَ وَ تَهْجُرَ النَّوْمَ لِاجْلِكَ وَ وَقَتْكَ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ لِتَكُونَ لَهَا فَانَّكَ لَا تُطِيقُ شُكْرَهَا الَّا بِعَوْنِ اللهِ وَ تَوْفِيقِه(۲)

--------------

(۱):- ترجمہ رسالۃ الحقوق،ص۱۳۹

(۲):- من‌لایحضرہ‌الفقیہ ، ج۲ ، باب الحقوق ص۶۲۱

تیری ماں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جان لے کہ وہ تجھے اٹھاتی رہی کہ کوئی بھی کسی کو اس طرح نہیں اٹھاتا اور اپنے دل کا پھل کھلاتی رہی کہ آج تک کسی نے کسی کو نہیں کھلایا اور وہ اپنی پوری طاقت اور پورے وجود کے ساتھ تمہاری حفاظت کرتی رہی اور اپنی بھوک اور پیاس کی پروا نہیں کی لیکن تجھے وہ سیر اور سیراب کرتی رہی اور خود برہنہ رہی لیکن تیرے لباس کا بندوبست کرتی رہی اور خود کو دھوپ میں اور تجھے اپنی محبت کے سایہ میں رکھتی رہی، اور خود اپنی رات کی نیند اور آرام کی پروا نہیں لیکن تمہاری نیند اور آرام وسکون کا خیال اور تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتی رہی، تاکہ تو اس کا بن کے رہے، پس تم کسی بھی صورت میں اس کی شکرگزاری نہیں کرسکتے ہو مگر یہ کہ خدا تجھے اس کی توفیق دے

امام سجاد(ع) کے کلام میں باپ کے حقوق پر ماں کے حقوق کو مقدم کیا گیا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ بیٹے کی شخصیت سازی میں ماں کا زیادہ کردار ہوتا ہے اور وہ زیادہ زحمتیں اور مشقتیں برداشت کرتی ہے اور یہ دین مبین اسلام کا طرہ امتیاز ہے ورنہ دوسرے مکاتب فکر اور ادیان والے اتنی عظمت اور احترام کے قائل نہیں ہیں

عورت کو ماں کی حیثیت سے جو حقوق اسلام نے دیا ہے وہ مغربی دنیا میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا وہاں جب بچہ قانونی طور پر حد بلوغ کو پہنچتا ہے تو گھر چھوڑ جاتا ہے اور ماں باپ سے بالکل الگ زندگی گذارنے کی فکر میں رہتا ہے اور ایسا رویہ گھریلو ماحول کو بالکل بے مہر و محبت ماحول میں تبدیل کر دیتا ہے کئی کئی سال گذر جاتے ہیں لیکن اولاد اپنے والدین کو دیکھنے اور ملنے بھی نہیں آتی اور حکومت بھی مجبور ہو جاتی ہے کہ ایسے والدین کو بوڑھوں کے گھر (old house) منتقل کریں

افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بیگانوں کی اندھی تقلید نے اسلامی معاشرے میں بھی یہ حالت وکیفیت پیدا کردی ہے جہاں والدین گھر کے چشم و چراغ ہیں وہاں آہستہ آہستہ انہیں گھر سے دور اور الگ کرتے جارہے ہیں اور بوڑھوں کے گھر بھیجنا شروع کر دیا ہے

قرآن مجید نے اس غلط ثقافت پر مہر بطلان لگادی ہے اور ماں باپ کے حقوق کے بارے میں سختی سے تاکید کی ہے یہاں تک کہ اپنی عبادت کا حکم دینے کیساتھ ساتھ ماں باپ پر احسان اور نیکی کرنے کا حکم دیا ہے یعنی اللہ کی عبادت کے فورا بعد والدین کے حقوق کا خیال کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان حقوق کو ہم چند قسموں میں بیان کریں گے

## حق احسان

متعدد ایات میں یکتا پرستی کی طرف د وت کیساتھ ساتھ ماں باپ پر ا سان کرنے کا بھی کم دیا ہے:

وَاعْبُدُوا اللہَ وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ احْسَانًا [1]

خدا کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھرھاؤ اور والدین کیساتھ ا سان کرودوسری جگہ فرمایا:

قُلْ تَعَالَوْا اتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ الا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ احْسَانًا[2]

کہہ دیجئے کہ اؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے خبردار کسی کو اس کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

وَاذْ اخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي اسْرَائِيلَ لا تَعْبُدُونَ الا اللہَ وَبِالْوَالِدَيْنِ احْسَانا وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ[3]

"اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خبردار خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا"

اور ا سان سے مراد کچھ محدود چیزیں نہیں بلکہ سب نیک اور شائستہ کام مراد ہیں جو انسان کسی دوسرے کے لئے انجام دیتا ہے اولاد پر والدین کا بہت بڑا حق ہے

## احسان کرنا بہترین عبادت

قَالَ قُلْتُ لِابِي عَبْدِ اللہِ ع ايُّ الْاعْمَالِ افْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللہِ [4]

--------------

(۱):- نساء ۳۶

(۲):- انعام ۱۵۱

(۳):- بقرہ ۸۳

(۴):- وسائل الشیعة، ج ۱۵، ص ۱۹

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام صادق (ع) سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے ؟ تو امام نے فرمایا: نماز کا اول وقت پر پڑھنا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا

## کافر والدین پر بھی احسان!

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا ع فِي كِتَابِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ قَالَ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ وَ إِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ وَ لَا طَاعَةَ لَهُمَا فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَ لَا لِغَيْرِهِمَا فَإِنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ [۱]

فضل بن شاذانؒ امام رضا (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مامون کو خط لکھا جس میں والدین کی اطاعت کو واجب قرار دیا، اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہو ؛ سوائے معصیت خدا کے کیونکہ معصیت الٰہی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ [۲]

امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں خدا نے کسی کے لئے بھی رخصت نہیں دی ہے:

1. امانت کا واپس کرنا اگرچہ انسان فاسق ہو یا نیک ہو 2. وعدہ وفا کرنا خواہ اچھا انسان ہو یا برا
3. والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، خواہ اچھے ہوں یا برے ہوں

خصوصا ماں کا حق اولاد کے اوپر زیادہ ہے جیسا کہ امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ایک شخص رسول خدا (ص) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک ایسا جوان ہوں جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن میری ماں اس کام کی طرف ہرگز مائل نہیں رسول اکرم(ص) نے فرمایا: واپس جاؤ اور اپنی ماں کے پاس رہو اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق پر مبعوث فرمایا ہے ایک رات ماں کی خدمت کرنا خدا کی راہ میں ایک سال جہاد کرنے سے بہتر ہے[۳]

-------------

(۱):- وسائل‌الشیعة ، ج ۱۶ ، ص ۱۵۵

(۲):- وسائل‌الشیعة ، ج ۲۱ ، ص۴۹۰

(۳):- جامع السعادات،ج۲،ص۲۶۱

## اسلام ماں باپ سے نیکی کو فضیلت اور برتری کا معیار قرار دیتا ہے

امام صادق(ع)فرماتے ہیں: ایک دن رسول اکرم(ص) ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کی اپ کی رضاعی بہن وارد ہوئیں۔انحضرت (ص) نے ان کی شایان شان عزت کی اور انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور ان کے لئے کپڑا بچھا دیا تاکہ اس پر بیٹھیں اور پھر ان سے گفتگو میں مشغول ہوگئے کچھ دیر بعد وہ چلی گئیں اور تھوڑی ہی دیر بعد ان کا بھائی جو انحضرت کا رضاعی بھائی تھا حاضر خدمت ہوا لیکن انحضرت (ص)نے اس کے لئے ویسی تعظیم انجام نہ دی،حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ(ص) ! اس فرق کی کیا وجہ تھی حالانکہ یہ شخص مرد ہےاپ (ص)نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑکی اپنے باپ اور ماں کا زیادہ احترام کرتی ہے(۱)

قَالَ ص اذا كُنْتَ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فَانْ دَعَاكَ وَالِدُكَ فَلَا تَقْطَعْهَا وَ انْ دَعَتْكَ وَالِدَتُكَ فَاقْطَعْهَا (۲)

اگر ماں اواز دے اورتم مستحب نماز پڑھ رہے ہو تونماز توڑ کر ان کا جواب دو لیکن اگر والد اواز دے تو نماز کسی حالت میں جواب نہیں دے سکتے

ایک اور روایت میں فرمایا:

عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ ابِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَ سَالَ النَّبِيَّ ص عَنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ ابْرَرْ امَّكَ ابْرَرْ امَّكَ ابْرَرْ امَّكَ ابْرَرْ ابَاكَ ابْرَرْ ابَاكَ ابْرَرْ ابَاكَ وَ بَدَا بِالْامِّ قَبْلَ الْابِ(۳)

-------------

(۱):- جامع السعادات، ج۲،ص۲۶۰

(۲):- مستدرك‌الوسائل ۱۵،ص ۱۸۱،باب استحباب الزيادة في بر الام

(۳):- وسائل‌الشيعة ، ج۲۱ ، ص۴۹۱

معلی بن خنیس ؒ امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ماں کے ساتھ نیکی کرو ؛ چوتھی مرتبہ کہا : باپ کے ساتھ نیکی کرو:

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ ابَرُّ قَالَ امَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ امَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ امَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ابَاكَ [۱]

چنانچہ ایک جوان پیغمبر اسلام(ص) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (ص)میری ضعیفہ ماں ہے جو حرکت نہیں کر سکتیمیں اسے اپنے دوش پر اٹھا کر ادھر ادھر لے جاتا ہوں، اسے خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہوں اور جو بھی میری ماں مجھ سے تقاضا کرے اسے پورا کرتا ہوں اسے خوش رکھتا ہوں کیا میں نے میرے لئے ان کی اٹھائی ہوئی زحمتوں کا ازالہ اور حق ادا کیا یا نہیں؟ رسول خدا(ص) اس جوان کے حسن سلوک پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: آفرین ہو تجھ پر، لیکن پھر بھی ماں کی زحمتوں کا ازالہ نہیں کرسکتے، کیونکہ وہ تجھے نو ماہ بڑی مشقتوں کیساتھ پیٹ میں اٹھائی رہی اور جب تم دنیا میں آئے تو ان کے پستانوں سے خوراک حاصل کرتے رہےاور وہ تجھے اپنی آغوش میں لے کر ادھر ادھر پھراتی رہی اور ہمیشہ تیری مدد کرتی رہی اور ہر قسم کی اذیت و آزار سے تجھے بچاتی رہی، اس کا دامن تیری آرام گاہ تھی اور وہ تیری رکھوالیماں دن رات اس شوق اور آرزو کیساتھ تیری پرورش کرتی رہی کہ تو پلے بڑے اور قدرت مند ہو تاکہ تو اچھی زندگی گزارسکے، لیکن تو! اگرچہ ماں کی اس قدر خوش اسلوبی کیساتھ خدمت کرتے رہے ہو لیکن اس امید اور آرزو کے بغیر! اسلئے تم ماں کی زحمتوں کا ازالہ اور حق ادا نہیں کرسکتے[۲]

اس طرح کائنات میں اللہ تعالیٰ نےانسانوں کے لئے ایک مہربان اور دلسوز ہستی کو خلق کیا ہے وہ ماں کی ذات ہے، جن کی توصیف کرنے سے ہماری زبان قاصرہےلہذا میں صرف شاعر اہلبیب ؑ جناب رضا سرسوی کےان اشعار کو [پیار کہتے ہیں کسے اور ماں کیا چیز ہے] کے عنوان سےنقل کروں گا، جنہیں امام زین العابدین ؑ کے کلام مبارک سے لئے گئے ہیں:

--------------

(۱):- الكافي ج۲، ص ۱۵۹ باب البر بالوالدين ،ص۱۵۷

(۲):- الگوای تربیت کودکان،ص۶۷

## پیار کہتے ہیں ے اور ماں ممتا کیا چیز ہے؟

موت کی آغوش میں جب تھک کے سوجاتی ہے ماں

تب کہیں جا کر سکون تھوڑا سا پا جاتی ہے ماں

فکر میں بچّوں کی کچھ اس طرح گھل جاتی ماں

نوجوان ہوتے ہوئے بوڑھی نظر آتی ہے ماں

اوڑھتی ہے غربتوں کا خود تو بوسیدہ کفن چاہتوں کا پیرہن بچّوں کو پہناتی ہے ماں

روح کے رشتوں کی یہ گہرائیاں تو دیکھئے چوٹ لگتی ہے ہمارے اور چلاتی ہے ماں

جانے کتنی برف سی راتوں میں ایسا بھی ہوا

بچہ تو چھاتی پہ ہے، گیلے پہ سوجاتی ہے ماں

اپنے پہلو میں لٹا کر اور طوطے کی طرح 14,5,12,1, ہم کو رٹواتی ہے ماں

گھر سے جب بھی دور جاتا ہے کوئی نور نظر

ہاتھ میں قران لے کر در پہ اجاتی ہے ماں

دے کے بچّوں کو ضمانت میں رضائے پاک کی

پیچھے پیچھے سر جھکائے دور تک جاتی ہے ماں

کانپتی آواز سے کہتی ہے بیٹا الوداع سامنے جب تک رہے ہاتھوں کو لہراتی ہے ماں

لوٹ کے جب بھی سفر سے گھر میں اجاتے ہیں ہم

ڈال کے بانہیں گلے میں سر کو سہلاتی ہے ماں

وقت اخر ہے اگر پردیس میں نور نظر اپنی دونوں پُتلیاں چوکھٹ پہ رکھ جاتی ہے ماں

پیار کہتے ہیں کسے اور ماممتا کیا چیز ہے؟

کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مر جاتی ہے ماں

شکریہ ہو ہی نہیں سکتا کبھی اس کا ادا

مرتے مرتے بھی دعا جینے کی دے جاتی ہے ماں

سال بھر میں یا کبھی ہفتے میں جمعرات کو زندگی بھر کا صلہ ایک فاتحہ پاتی ہے ماں

بعد مرنے کے بھی بیٹے کی خدمت کے لئے روپ بیٹی کا بدل کر گھر میں اجاتی ہے ماں

گر جوان بیٹی ہو گھر میں اور کوئی رشتہ نہ ہو

ایک نئے احساس کی سولی پہ چڑھ جاتی ہے ماں

شمر کے خنجر سے یا سوکھے گلے سے پوچھ لو

ماں ادھر منہ سے نکلتا ہے ادھر اتی ہے ماں

## ماں کی دعا اور اس کی رمز

مادر! ہستی ام بہ امید دعای توست فردا کلید باغ بہشتم رضای توست

فارسی ادب کے بڑے نامورشاعر شہریار لکھتے ہیں : اے میری ماں !میرا وجوداج تیری دعاؤں کا امید وار ہے اور کل جنت کی چابی میرے لئے تیری رضاہے

## ماں اولاد کی خوشبختی کی ضامن

اولاد اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہےجیسے والدین کا کردار ہوگا وہی اولاد میں بھی منتقل ہوگا اس مطلب کو شاعر نے اپنے اشعار میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے

ای پدر، ای مادر، من بہ رفتارِ شما می نگرم عمل و کارِ شما، الگوی رفتارِ من است

من چنان می شوم اخر، که شما می خواهید        وضعِ من، بسته به رفتارِ شماست

ای پدر، ای مادر، من در ائینه ی سیمای شما        انچه اندر دلتان می گذرد می خوانم

بهتر انست که با هم، همه صادق باشیم        تا نگیرد دلِ من رنگ و ریا

من هم انسانم و لغزش دارم        با زبان خوشِ خود ذہنِ من اگاه کنید

تا که دیگر نکنم کارِ خطا        ای پدر، ای مادر، با کسی ہیچ قیاسم نکنید

وضع من، وضعیتِ ایمان نیست        ای پدر، ای مادر، احتیاجم ہمہ پوشاک و غذا تنہا نیست

من بہ امنیت خاطر، زِغذاحتیاجم        دلِ پاکِ من، از این عاطفہ لبریز کنید

شاعر کہتا ہے کہ اے میرے بابا اے میری ماں! تمھاری رفتار پر میری نظر ہے تمھارا کام اور عمل میرے لئے نمونہ عمل ہے میں ویسا بنوں گا جیسے تم چاہتے ہو،لیکن میرا پورا وجود تم سے وابستہ ہےاے میرے بابا اے میری ماں!میں ہمیشہ تمھارے ائینے میں دیکھتا ہوں، وہ باتیں تمھارے دلوں میں اتی ہیں،میں اسے پڑھتا ہوں،اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ صداقت زندگی گزاریں تاکہ میرے دل میں ریا کاری رنگ نہ پکڑے؛کیونکہ میں بھی انسان ہوں اور خطا کا پتلہ ہوں،اپنی میٹھی زبان سے مجھے کچھ نصیحت کیجئےتاکہ میں پھر سے خطا نہ کروںمیری ضرورت صرف کھانا پینا نہیں بلکہ میرے روح اور دل کو عطوفت اور مہربانی کی غذاسے لبریز کریں

## ماں کا مقام اور ان کا احترام

## ماں کے قدموں تلے جنّت ہے

این حدیث از مصطفی اندر مقام مادر است        ای پسر جنّت نہان در زیر گامِ مادر است

تا توانی از پی تکریم او کن جدّ و جہد        احترام ہر کسی از احترام مادر است

مادر دانا کند فرزند دانا تربیت        ہر کہ بر ہر جا رسد از اہتمام مادر است

افکند کی در خطر ہر کسی جانرا کسی              این گذشت و این فداکاری، مرامِ مادر است

او نہال ارزو را باغبانی می کند              ہستی ما حاصل رنجُ مدامِ مادر است

شاعر کہتا ہے کہ حدیث رسول میں ماں کا مقام یہ ہے کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے لہٰذا جتنا ہو سکے ان کا احترام اور ان کی عزت کرنے کی کوشش کرو اگر تم نے ماں کا احترام کیا تو سمجھ لو پوری انسانیت کا احترام کیا ہے ماہر ماں ہی ۔ہر اولاد کی تربیت کر سکتی ہے یہی وجہ ہے جو بھی کسی خاص مقام تک اگر پہنچا ہے تو یہ اس کی ماں کی تربیت کی مرہون منت ہے

کون کسی کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالتا ہے ؟یہ فداکاری اور جان نثاری صرف اور صرف ماں ہی دکھا سکتی ہے۔ماں ہے جو اپنی نہال ارزو کی نشونما کے لئے باغبانی کرتی ہے اسی لئے ہماری ہستی اور ہمارا وجود ماں کے رنج و غم کا نتیجہ ہے

# دوسری فصل

## میاں بیوی کے حقوق اور ذمہ داریاں

### نیک سیرت ورت

راحت مرد از وجود زن است　　　خاصہ ان زن کہ مہربان باشد

ہر خوب و مہربان و عفیف　　　بہترین نعمت جہان باشد

انسان کا سکون اورراحت ورت کے وجود سے ہے خصوصا اگر ورت مہربان وبا وفا ہو،کونکہ نیک،مہربان وبا پاکدامن بیوی دنیا کی تمام نعمتوں میں سے بہترین نعمت ہے

اسلام حجاب اور پردہ کو کلی سے تشبیہ دیتا ہے کہ جب تک کلی کلی ہے اس وقت تک کوئی اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا، لیکن جب کلی کھل کر پھول بن جاتی ہے تو اسے فوری طور پر توڑدیتا ہے ممکن ہے کچھ دن اسے احترام کے ساتھ سنبھال کر رکھے لیکن کچھ دیر کے بعد جب مرجھا جائے تو اسے کچرے میں ڈال دیتا ہے یہی مثال ہے کہ جب تک ورت پردے میں ہے اس کی طرف کوئی بری نگاہ بھی نہیں کرتا اور ہاتھ نہیں بڑھاتا لیکن جب وہ بےپردہ یا حجاب اتاردیتی ہے اور پردےسے باہر اتی ہے تو مختلف ہاتھ اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں،اور اپنا ہوس پورا ہونے تک اسے جھوٹی عشق و محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں اس کے بعد اسے ردی کاغذ کی طرح کچرے میں ڈال دیتے ہیں

یہی وجہ ہے اسلام حجاب اور پردہ کو ورت کی زیبائی ،عفت پاکدامنی کا محافظ جانتا ہے اس پھل کی طرح جب تک وہ اپنے چھلکے کے اندر ہے بہت دیر تک تر و تازہ رہتا ہے لیکن جب چھلکا اتاردے تو اس کی طراوت وتازگی ختم ہوجاتی ہے ،بلکہ چھلکا اتار کر پھل میہمان کے سامنے رکھنا میہمان کی توہین سمجھی جاتی ہے ،جیسے سیب کا چھلکا اتار کر میہمان کے سامنے رکھنا اس سے معلوم ہوا جس طرح چھلکا پھل کی سلامتی کا ضامن ہے اسی طرح حجاب اور پردہ بھی ورت کی سلامتی کا ضامن ہے

## شوہر کے حقوق اوربیوی کی ذمہ داریاں

میاں بیوی کے درمیان حسن ارتباط کی برقراری کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کریں

اس سلسلے میں پیغمبر اکرم(ص)نے فرمایا:
فَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقٌّ وَ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقٌّ وَ مِنْ حَقِّكُمْ عَلَيْهِنَّ انْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ وَ لَا يَعْصِينَكُمْ فِي مَعْرُوفٍ فَاذَا فَعَلْنَ ذَلِكَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا تَضْرِبُوهُن(1)

لوگو! ورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور تمہارے اوپر ان کے کچھ حقوق ہمینتمہارے حقوق یہ ہےیں: وہ بیگانہ ورنامحرموں کیساتھ ناجائز تعلقات پیدا نہ کریں،اور جہاں تمہاری اطاعت ان پر واجب ہے اس سے گریز نہ کریں تو اس کے بدلے میں انہیں ان کی شاان کے مطابق لباس،نان ونفقہ اور دیگر اخراجات فراہم کرنا تمہارے ذمہ ہیں

مذکورہ حدیث میں بعض حقوق کی طرف اشارہ ہوا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ خود کو یک طرفہ حقوق کا طلبگار اور بیوی کو مقروض سمجھ بیٹھیں،بلکہ دونوں کے حقوق متبادل اور متقابل ہیں،اور متقابل حقوق کے لحاظ ہو نا ہی مہر و محبت بھری زندگی کے لئے مناسب مواقع فراہم کرتا ہے

## شوہر کی اطاعت باعث مغفرت

خداوند عالم ان نے اطاعت گزار عورتوں کو نہ صرف دنیا میں پر سکون زندگی کی شکل میں اجر اور ثواب کا مستحق قرار دیاہے بلکہ قیامت کے دن اس کے بدلے میں عورت کی مغفرت اور بخشش کا بھی بندوبست کیا ہے

--------------

(1):- شیخ صدوق؛ الخصال ، ج۲،ص۴۸۷

قَالَ الصادق: انَّ رَجُلًا مِنَ الْانْصَارِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ص خَرَجَ فِي بَعْضِ حَوَائِجِهِ فَعَهِدَ الَى امْرَاتِهِ عَهْدا انْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى يَقْدَمَ وَ انَّ ابَاهَا مَرِضَ فَبَعَثَتِ الْمَرْاةُ الَى رَسُولِ اللهِ ص فَقَالَتْ انَّ زَوْجِي خَرَجَ وَ عَهِدَ الَيَّ انْ لَا اخْرُجَ مِنْ بَيْتِي حَتَّى يَقْدَمَ وَ انَّ ابِي مَرِضَ ا فَتَامُرُنِي انْ اعُودَهُ فَقَالَ لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ اطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَمَاتَ فَبَعَثَتْ الَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انَّ ابِي قَدْ مَاتَ ا فَتَامُرُنِي انْ اصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ اطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَدُفِنَ الرَّجُلُ فَبَعَثَ الَيْهَا رَسُولُ اللهِ ص انَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكِ وَ لِابِيكِ بِطَاعَتِكِ لِزَوْجِكِ[1]

چنانچہ امام صادق(ع) سے روایت ہے: ایک صحابی کسی کام سے سفر میں نکلتے وقت اپنی بیوی سے کہہ کر گیا کہ جب تک میں واپس نہ لوٹوں تو گھر سے باہر قدم نہ رکھنا اس فرمانبردار بیوی نے بھی اس کی اطاعت میں کوتاہی نہیں کی اتفاقا انہی ایام میں اس عورت کا باپ بیمار ہوگیا، تو اس خاتون نے گھر میں سے کسی کو پیغمبر(ص) کی خدمت میں بھیجا اگر اجازت ہو تو اپنے بیمار باپ کی عیادت کے لئے چلی جاؤں، پیغمبر اسلام(ص)نے فرمایا:اپنے گھر سے نہ نکلو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرو کچھ دنوں بعد اس کا باپ اس دار فانی سے چل بسا اس خاتون نے پھر آپ سے باپ کی تشییع جنازے میں شرکت کی اجازت مانگی،تو پھر فرمایا:نہیں گھر سے نہ نکلو اپنے شوہر کی اطاعت کرواور جب اس کا باپ دفن ہوا تو خود پیغمبر(ص)نے اس مؤمنہ کی طرف پیغام بیجا : خدا نے تمہاری اس اطاعت کے بدلے میں تمہیں اور تمہارے باپ دونوں کو بخش دیا ہے

## آرام و سکون فراہم کرنا

رسول اسلام(ص) نے بیوی کے لئے چاردیواری کے اندر والا کام انتخاب کرتے ہوئے فرمایا:

حَقُّ الرَّجُلِ عَلَى الْمَرْاةِ انَارَةُ السِّرَاجِ وَ اصْلَاحُ الطَّعَامِ وَ انْ تَسْتَقْبِلَهُ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهَا فَتُرَحِّبَ وَ انْ تُقَدِّمَ الَيْهِ الطَّسْتَ وَ الْمِنْدِيلَ وَ انْ تُوَضِّئَهُ وَ انْ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا الَّا مِنْ عِلَّةٍ[2]

--------------

(۱):- مستدرک الوسائل،ج۱۴، ص۲۵۸

(۲):- مكارم‌الاخلاق، ص ۲۱۴ ، في حق الزوج على المراة

شوہر کے لئے ارام و سکونَ پہنچانے کے ساتھ ساتھ گھریلو کاموں مثلا صفائی، کھانا پکانا، کپڑے اور برتن دھونا، اچھی غذا تیار کرنا،اور جب شوہر گھر میں داخل ہو تو سب سےَ پہلے تمہارا اس کے استقبال کے لئے دروازے پر جانا اور خوش امدید کہنا،بیوی کی ذمہ داریوں میں سے ہے جنہیں ادا کرنے سے دونوں کی زندگی پر لطف وپائیدار ہوسکے گیاور اپس میں پیار و محبت بڑھ جائے گااور اپس کی محبت کو قران نے خدا تعالیٰ کا عظیم معجزہ کہا ہے:

وَمِنْ ايَاتِهِ انْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ انفُسِكُمْ ازْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا الَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً انَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [1]

اور اس کی نشانیوں میں سے یہَ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیاہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اورَپھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں اپ کی اس محبت امیز رفتار سے شوہر پر بڑا اثر پڑیگا اور وہ کبھیَ بھی اپ کی یہ محبت امیز باتیں اور ادائیں نہیںَ بھولے گا

## شوہر کی رضایت کا خیال رکھنا

رسول اللہ (ص)نے فرمایا:

ايُّمَا امْرَاةٍ اذَتْ زَوْجَهَا بِلِسَانِهَا لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهَا صَرْفا وَ لَا عَدْلًا وَ لَا حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا حَتَّى تُرْضِيَه [2]

--------------

(۱):- روم ۲۱

(۲):- وسائل الشیعہ ،ج ۲۰، ص ۲۱۱، من لا یحضرہ ج۴، ص ۱۳

ہر وہ ورت جو زبان کے ذریعے اپنے شوہر کو اذیت و ازار ٰ پہنچاتی ہے تو خدا اس سے ۔ ٰ کوئی صدقہ ٰ کوئی سنوا ۔ ٰ کوئی کفارہ قبول کر ا ہے، یہاں تک کہ اس کا شوہر راضی ہوجائےاس حدیث سے معلم ہو ا ہے کہ اگر شوہر راضی ٰ ہوتو اس ورت کا صدقہ خیرات ٰ بھی قبول نہیں ہےامام محمد باقر(ع) نے اپنے جد گرامی امیرالمؤمنین (ع) سے نقل کیا ہے:اپ نے فرمایا: میں اور جناب فاطمہ(س) ایک دن اپ کے حضور(ص) پہنچے تو دیکھا اپ سخت گریہ کررہے تھے،میں نے وجہ پوچھی، تو فرمایا: یا علی(ع) ج رات معراج پر گیا تو اپنی امت کی ورتوں پر مختلف قسم کے سخت عذاب کا مشاہدہ کیا جسے دیکھ کر سخت پریشان ہوں اور رو را ہوںپھر فرمایا:

وَ امَّا الْمُعَلَّقَةُ بِلِسَانِهَا فَانَّهَا كَانَتْ تُؤْذِي زَوْجَهَا وَ امَّا الْمُعَلَّقَةُ بِرِجْلَيْهَا فَانَّهَا كَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ اذْنِ زَوْجِهَا[۱]

دیکھا کہ ورتوں کے ایک گروہ کو زبانوں کیساتھ لٹکایا ہوا ہے جو اپنے شوہر کو زبان درازی کے ذریعے تنگ کیا کرتی تھیں دوسرے گروہ کو دیکھا کہ جنہیں پیروں کیساتھ لٹکایا ہوا تھا، وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھیں

ایک اور روایت میں فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ايُّمَا امْرَاةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ اذْنِ زَوْجِهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى تَرْجِعَ[۲]

اگر کوئی ورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو واپس پلٹنے تک اس کا نان ونفقہ شوہر پر واجب نہیں ہےان روایات سے جو سبق لیتا ہے وہ یہ ہے کہ خواتین اپنے شوہر کی اجازت اور رضایت کو ہر کام سے پہلے معلوم کریںاور شوہر کا حق ہے کہ اگر مصلحت جانتا ہو اجازت دیدے ورٰ اجازت ۔ ٰ دے،یہی وجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام حقوق سے زیادہ شوہر کے حقوق اہم ہیںاور ج نے اپنے شوہر کے حقوق ادا ٰ کیے اس نے خدا کی صحیح بندگی اور ا ا ت نہیں کی[۳]

-------------

(۱):- وسائل الشیعہ ، ج۲۰، ص ۲۱۳

(۲):- کافی ،ج۵، ص۵۱۴

(۳):- کافی ،ج۵،ص۵۰۸ ، مکارم اخلاق،ص۲۱۵

پھر فرمایا:

وَ لَوْ امَرْتُ احَدا انْ يَسْجُدَ لِاحَدٍ لَامَرْتُ الْمَرْاۃَ انْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا(۱)

غیر خدا کو اگر سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے

## بدترین عورت

شارع اقدس نے اس عورت کو بدترین عورت قرار دیا ہے جو اپنے شوہر پر مسلط ہو، بغض و کینہ رکھتی ہو، برے اعمال کی پرواہ نہ کرتی ہو، شوہر کی غیر موجودگی میں بناؤ سنگھار کرکے دوسروں کے سامنے آتی ہو، اور جب شوہر آتا ہے تو پردہ دار بن جاتی ہو اور شوہر کی بات نہ مانتی ہو(۲)

## جنسی خواہشات پوری کرنا

چونکہ مرد طبیعتاً تنوّع جنسی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے تو عورت کو بھی چاہئے کہ جتنا ہوسکے مرد کی اس خواہش کو پوری کرے اور یہ اس کا اہم ترین وظیفہ ہے متعدد روایات اس بات کی طرف ہماری توجّہ دلاتی ہیں رسول اللہ (ص) نے فرمایا:

الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ الطَّبْرِسِيُّ عن النَّبِيِّ ص قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاۃٍ انْ تَنَامَ حَتَّى تَعْرِضَ نَفْسَهَا عَلَى زَوْجِهَا تَخْلَعَ ثِيَابَهَا وَ تَدْخُلَ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ فَتُلْزِقَ جِلْدَهَا بِجِلْدِهِ فَاذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ فَقَدْ عَرَضَتْ(۳)

یعنی عورت کو چاہئے کہ جب وہ سونے لگے تو اپنے شوہر کے ساتھ لباس اتار کر سوئے، اور اپنے جسم کو شوہر کے جسم سے مس کرکے سوئے

امام باقر (ع) نے فرمایا:

--------------

(۱):- مستدرک الوسائل، ج۱۴، ص۲۴۶

(۲):- نقش دین در خانوادہ، ج۱، ص۳۵۵

(۳):- وسائل الشیعہ، ج ۲۰، ص۱۷۶

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ جَاءَتِ امْرَاةٌ الَى رَسُولِ اللهِ ص فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَ لَهَا تُطِيعُهُ وَ لَا تَعْصِيهِ وَ لَا تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِهَا شَيْئا الَّا بِاذْنِهِ وَ لَا تَصُومُ تَطَوُّعا الَّا بِاذْنِهِ وَ لَا تَمْنَعُهُ نَفْسَهَا وَ انْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ وَ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا الَّا بِاذْنِهِ فَانْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ اذْنِهِ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ مَلَائِكَةُ الْاَرْضِ وَ مَلَائِكَةُ الْغَضَبِ وَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَتَّى تَرْجِعَ الَى بَيْتِه (۱)

ایک ورت رسول خدا (ص) کی خدمت میں ائی اور عرض کی شوہر کے متعلق ہماری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ تو رسول خدا(ص)نے جواب دیا کہ خود کو ان کے لئے ہمیشہ تیار رکھو خواہ سواری پر بھی کیوں نہ ہویہ وہ دستورات ہیں جن پر عمل پیراہونا مرد اور ورت دونوں پر لازم ہے

## بہترین ورت

اسلامی نقطہ نگاہ سے بہترین ورت وہ ہے جو سب سے زیادہ شوہر کی اطاعت کرے اور اس سے عشق و محبت اور اماگی کا اظہار کرے لیکن اس کے مقابلے میں وہ ورت جو اپنے شوہر کی جنسی خواہشات کو پورا کرنے سے انکار کرے تو اسے بدترین ورت سمجھا گیا ہےاسی لئے رسول خدا(ص)نے فرمایا: خير نسائكم العفيفة و الغليمة بہترین ورت وہ ہے جو اپنے شوہر کی نسبت زیادہ شہوت پرست ہو لیکن نامحرموں کی نسبت عفیفہ اور پاکدامن (۲)

عن اَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ ع خَيْرُ النِّسَاءِ مَنِ الَّتِي اذَا دَخَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا فَخَلَعَتِ الدِّرْعَ خَلَعَتْ مَعَهُ الْحَيَاءَ وَ اذَا لَبِسَتِ الدِّرْعَ لَبِسَتْ مَعَهُ الْحَيَاءَ(۳)

امام باقر(ع) نے فرمایا: بہترین اور شائستہ ترین ورت وہ ہے جو خلوت میں شوہر کیساتھ ملے تو لباس کے ساتھ ساتھ شرم و حیا کو بھی دور پھینکے اور پوری محبت اور پیار کیساتھ اپنے شوہر کی جنسی خواہشات کو پورا کرے اور جب لباس پہن لے تو شرم و حیا کا لباس بھی زیب تن کرےاور اپنے شوہر کے سامنے جرات اور جسارت سے باز ائے

-------------

(۱):- من لا يحضره الفقيه ج۳ ، باب حق الزوج على المراة، ص : ۴۳۸ (۲):- وسائل ،ج۱۴،ص ۱۵

(۳):- تہذیب الاحکام،ج۷،ص۳۹۹

امام صادق(ع) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ص)نے فرمایا:

الْمَرْاَةُ يَدْعُوهَا زَوْجُهَا لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَلَا تَزَالُ تُسَوِّفُهُ حَتَّى يَنْعُسَ زَوْجُهَا فَيَنَامَ فَتِلْكَ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهَا حَتَّى يَسْتَيْقِظَ زَوْجُهَا[۱]

یعنی وہ ورت جسے اس کا شوہر جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کہے اور وہ بہانے بناتی رہے یہاں تک کہ اس کا شوہر سو جائے تو صبح اس کے جاگنے تک فرشتے اس ورت پر لعنت بھیجتے رہیں گے

## خوشیاں لانے والی

رسول خدا(ص)نے اس ورت کو بہترین اور شائستہ ترین ورت قرار دیا ہے جسے دیکھ کر اس کا شوہر خوش ہوجائے۔ مسکراہٹ کے ساتھ شوہر کا استقبال کیا کرو، جو زندگی میں محبت کے پھول اگانے کا سبب بنتا ہےاور پھول کو دیکھ کر ہر کوئی خوش ہوتا ہے:

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ فِي رِسَالَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع اِلَى الْحَسَنِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ رَيْحَانَةٌ

امام صادق رماتے ہیں کہ حضرت علی(ع) نے فرمایا: ورت پھول کی مانند ہے[۲]، اسے چاہئے کہ ہمیشہ پھول کی طرح کھلتی رہےاور خاندانی گلستان میں خوشیوں کا باعث بنےدینی اور دنیاوی کاموں میں شوہر کی معاون بنےامام صادق (ع)نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لِلْمُؤْمِنِ فِيهِنَّ رَاحَةٌ دَارٌ وَاسِعَةٌ تُوَارِي عَوْرَتَهُ وَ سُوءَ حَالِهِ مِنَ النَّاسِ وَ امْرَاَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُهُ عَلَى اَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ ابْنَةٌ اَوْ اُخْتٌ يُخْرِجُهَا مِنْ مَنْزِلِهِ بِمَوْتٍ اَوْ بِتَزْوِيجٍ[۳]

یعنی تین چیزوں میں مؤمن کے لئے سکون اور راحت ہے ان میں سے ایک وہ شائستہ ورت ہے جو اس کے دینی اور دنیاوی امور میں مددگار ثابت ہو کیونکہ ورت اگر چاہے تو مرد کے لئے دینی اور دنیاوی امور میں بہترین شوق دلانے والی بن سکتی ہے یہاں تک کہ مستحبات کی انجام دہی اور مکروات کے ترک کرنے میں بھی۔چنانچہ روایت ہے:

-------------

(۱):- روضة المتقين،ج۸،ص۳۷۶ من لا يحضره،ج۳،ص۴۴۲(۲):- من لا يحضره الفقيه،ج۳،ص۵۵۶ كافی ج۵، ص۵۱۰

(۳):- كافی ،ج۵،ص۳۲۸ الخصال،ج۱،ثلاثة للمؤمن فيهن راحة،ص : ۱۵۹

سَالَ عَلِيّا کَيفَ وَجَدْتَ اهْلَكَ قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَ سَالَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ خَيْرُ بَعْلٍ فَقَالَ اللهُمَّ اجْمَعْ شَمْلَهُمَا وَ الِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمَا وَ اجْعَلْهُمَا وَ ذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَ ارْزُقْهُمَا ذُرِّيَّةً طَاهِرَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً وَ اجْعَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِمَا الْبَرَكَةَ وَ اجْعَلْهُمْ ائِمَّةً يَهْدُونَ بِامْرِكَ الَى طَاعَتِكَ وَ يَامُرُونَ بِمَا يُرْضِيكَوَ قَالَ جَزَاكِ اللهُ خَيْرا(1)

حضرت زہرا(س)کی شادی کے بعد پیغمبر (ص)نے علی(ع)سے پوچھا: یا علی؛ فاطمہ(س) کو کیسا پایا؟ تو جواب دیا: فاطمہ(س) کو خدا کی فرمان برداری میں بہترین مددگا پایا، اسی طرح فاطمہ(س) نے بھی یہی جواب دیا کہ علی کو بہترین شوہر پایا-اس کے بعد رسول گرامی نے دعا کی، اے اللہ !ان دونوں کے امور کو ایک دوسرے کے موافق قرار دے، ان دونوں کے دلوں میں الفت پیدا کر، ان کو اور ان کی اولادوں کو جنت النعیم کا وارث قرار دے،اور ان دونوں کو پاک اور نیک اولاد عطا کر، اور ان کی ذریت پاک میں برکت نازل کرے، اور ان کو ایسا امام قرار دے جو تیرے حکم کے مطابق تیری بندگی کی طرف ہدایت پائیں اور یہ لوگ تیری رضایت کے مطابق حکم کریں پھر فرمایا: اے فاطمہ(س) اللہ تعالی تجھے جزائے خیر دے،اور جب بیوی ایسی ہو تو اولاد بھی حسنین اور زینب و کلثوم (ع)جیسی ہوتی ہے،ہم اور اپ علی(ع) اور فاطمہ(س) جیسے تو نہیں بن سکتے لیکن ان کی پیروی کرنے کی کوشش کرکے معاشرے کو اچھی اور صالح اولاد تو دے سکتے ہیں،اس عظیم مقصدکے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی اولاد کو اصول وفروع دین کی تعلیم دیں،اور مذہبی عبادات ورسوم جیسے نماز، روزہ، انفاق، تلاوت، نماز جماعت اور مذہبی مراسم، جلسے جلوس میں شرکت کرنے پر تاکید کریں

## امانت داری

یہ بھی عورتوں کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال و دولت اور اسرار کی امین ہو،پیغمبر اسلام(ص)نے فرمایا: خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جب بھی کسی مسلمان کو دنیا اور اخرت کی خوبیاں عطاکرنا چاہتا ہوں تو اسے چار چیزیں عطاکرتا ہوں:

-------------

(1):- بحار، ج۴۳،ص۱۱۷

1. ایسی زبان جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتی ہو

2. قلب خاشع جو ہمیشہ متوجہ ہو

3. صبور بدن جو مصیبت کے موقع پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرے

4. باایمان بیوی اس بارے میں فرمایا:

مَا اعْطِيَ احَدٌ شَيْئا خَيْرٌ لَهُ مِنِ امْرَاةٍ صَالِحَةٍ اذَا رَاهَا سَرَّتْهُ وَ اذَا اقْسَمَ عَلَيْهَا ابَرَّتْهُ وَ اذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَ مَالِه

اورایسی باایمان وبا عفت بیوی جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو اور جب وہ کہیں چلاجائے تو اس کی مال و دولت کی حفاظت کرے[1]

اسی طرح خاندانی خامیوں پر بھی امانت کے طور پر پردہ ڈالےایسی خاتون کبھی بیجا اور بے مورد اور فضول خرچ نہیں کرتیبلکہ وہ زندگی کے وسائل کو بڑی دقت سے خرچ کرتی ہےکھانا پکانے اور کھلانے میں بھی فضول خرچی سے پرہیزکرتی ہےایک امانت دار خاتون کی کہانی ہے جس نے امانت داری کی مثال قائم کی:

اصمعی نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے بیابان میں ایک خیمہ دیکھا جس سے ایک بہت ہی خوبصورت خاتون نکلی گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا تھا، مہمانی کی رسم ادا کرتے ہوئے مجھے خوش امدید کہا، میں گھوڑے سے اترا اور ایک گلاس پانی مانگا تو اس نے مجھ سے کہا: میں اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر پانی نہیں پلا سکتیاں کی اجازت کے بغیر ان کی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتی، اور ان سے اجازت بھی نہیں مانی ہے کہ مہمان کے لئے مہمان نوازی کرونہاں اپنے لئے بقدر ضرورت پانی پینے کی اجازت مانی تھی کہ میں خود پیاسی تھی تو اپنا حصہ پی چکی ہو ںاور ابھی میں پیاسی نہیں ہوں ورنہ اپنا حصہ تمہیں ضرور پلاتییہاں دودھ کا شربت ہے جو میری غذا ہے وہ تمہیں دوں گییہ کہہ کر دودھ والا برتن میرے سامنے رکھ دیا

-------------

(۱):- کافی ،ج ۵ ،ص ۳۲۷ ارشاد القلوب الی الصواب ،ج۱،ص۱۸۳

اصمعی کہتا ہے کہ میں اس خاتون کی عقل مند، پیاری اور مدلل باتوں کو سن کر حیران رہ گیااسی دوران ایک عربی سیاہ چہرے والا وہاں پہنچا اور مجھے خوش امدید کہا یہ عورت اس کی طرف دوڑی اور اس کی پیشانی سے پسینہ پونچھا ، اور اس طرح اپنے شوہر کی خدمت کرنے لگی کہ کوئی لونڈی بھی اپنے اقا کی یوں خدمت نہیں کرتی دوسرے دن جب میں وہاں سے نکلنے لگا تو میں نے اس عورت سے کہا: بڑی تعجب کی بات ہے کہ تیری جیسی حسین و جمیل عورت اپنے بد شکل شوہر جیسے کی خدمت گزاری کرے تو اس خاتون نے کہا: میں نے پیغمبر اسلام (ص) کی ایک حدیث سنی ہے جس میں پیغمبر(ص)نے فرمایا: ایمان کے دو حصہ ہیں جن میں سے ایک حصہ صبر ہے دوسرا حصہ شکر ہے، اور خدا نے مجھے خوبصورتی دی ہے اس پر میں شکر کرتی ہوں اور میرا شوہر جو بدشکل ہے اس پر میں صبر کرتی ہوں یہاں تک کہ میرا ایمان سالم اور محفوظ رہےاصمعی کہتا ہے اس خاتون کی مدلل باتوں سے بہت متاثر ہوا اور عفت و پارسائی میں اس سے بڑھ کر کسی عورت کو نہیں دیکھا[1]

## قناعت پسندی

عَنِ الصَّادِقِ عَنْ ابائِهِ ع قَالَ حُسْنُ الْبِشْرِ لِلنَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ- وَ التَّقْدِيرُ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ- وَ المرْاةُ الصَّالِحَةُ احَدُ الْكَاسِبَيْن [2]

امام صادق (ع)اپنے اباء و اجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ خوش اخلاقی اور چہرے پر مسکراہٹ نصف عقل ہے امدنی اور خرچ میں مطابقت ادھی معیشت ہے اور نیک اور شائستہ بیوی بھی کمانے والوں میں سے ایک ہےیعنی عورتوں کے وظائف اور ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری اپنی خواہشات اور فرمائشات میں تعدیل پیداکرنا ہےیعنی جتنی شوہر کی امدنی ہوگی اس سے زیادہ خرچ کرنے سے گریز کرے

قَالَ النَّبِيُّ ايُّمَا امْرَاةٍ لَمْ تَرْفُقْ بِزَوْجِهَا وَ حَمَلَتْهُ عَلَى مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَ مَا لَا يُطِيقُ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا حَسَنَةٌ وَ تَلْقَى اللهَ وَ هُوَ عَلَيْهَا غَضْبَان[3]

--------------

(۱):- ریاحین الشریعہ،ج۴(۲):- بحار الانوار ،ج۷۳ ،ص : ۵۸

(۳):- مکارم اخلاق،ص۲۱۴

اس بارے میں پیغمبر اسلام(ص)نے فرمایا: اگر کوئی ورت اپنے شوہر کیساتھ محبت۔ نہ کرے اور زندگی گ ارنے میں شوہر پر ستم کرے اور اس سے بہت سخت کاموں کا مطالبہ کرے اور اسے سختی میں ڈال دے اور اس کی زندگی اجیرن بنا دے تو ایسی عورتیں اگرچہ نیک کام بھی انجام دیں تو خداوند ان کی نیکیاں قبول نہیں کریگااور قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے ناراضی کی حالت میں ملاقات کریگاایک عقل مندو لا سلیقہ ورت خاندان کی خوش بختی کا باعث بنتی ہےحفاظت کرنے والے کی اہمیت کمانے والے سے کم نہیں ہےکیونکہ درامد کی حفاظت، درامد کی تلاش کی طرح ہےحضرت زہرا(س)نے امیرالمؤمنین (ع)سے کہا: میرے بابا نے مجھ سے کہا: کبھی علی (ع)سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر نا اں اگر خود لے ائیں تو کوئی بات نہیں[1]

## ۔ بابرکت بیوی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ مِنْ بَرَكَةِ الْمَرْاَةِ خِفَّةُ مَئُونَتِهَا (وَ تَيْسِيرُ وَلَدِهَا ) وَ مِنْ شُؤْمِهَا شِدَّةُ مَئُونَتِهَا وَ تَعْسِيرُ وَلَدِهَا [2]

امام صادق (ع)نے فرمایا: (بابرکت بیوی وہ ہے جو کم خرچ ہو اور بچہ اسانی سے جنم دیتی ہواس کے مقابلے میں اگر پر خرچ ہو اور بچہ سختی سے جنم دیتی ہو تو یہ اس کی بد قسمتی ہو گیپس خواتین کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو سکے زیادہ با برکت بننے کی کوشش کریں البتہ بیجا تنگ نظری اور احمقانہ کم خرچی ابرو ریزی، بے عزتی اور بیماری کا موجب بنتی ہےگویا تنگ نظری اور قناعت میں فرق ہے بات امدنی اور خرچ کا تناسب ہے۔ نہ کنجوسی کیکنجوس شخص بخل کی وجہ سے خاندان والوں اور اپنے لئے بھی خرچ نہیں کرتا اور خود کو سختی میں ڈالتا ہے

--------------

(۱):- بحار،ج۴۳،ص۳۱

(۲):- وسائل الشيعة ، ج۲۰، ص۱۱۲

## بیوی کے حقوق اورشوہر کی ذمہ داریاں

امَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِمِلْكِ النِّكَاحِ فَانْ تَعْلَمَ انَّ اللهَ جَعَلَهَا سَكَنا وَ مُسْتَرَاحا وَ انْسا وَ وَاقِيَةً وَ كَذَلِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا يَجِبُ انْ يَحْمَدَ اللهَ عَلَى صَاحِبِهِ وَ يَعْلَمَ انَّ ذَلِكَ نِعْمَةٌ مِنْهُ عَلَيْهِ وَ وَجَبَ انْ يُحْسِنَ صُحْبَةَ نِعْمَةِ اللهِ وَ يُكْرِمَهَا وَ يَرْفَقَ بِهَا وَ انْ كَانَ حَقُّكَ عَلَيْهَا اغْلَظَ وَ طَاعَتُكَ بِهَا الْزَمَ فِيمَا احَبَّتْ وَ كَرِهَتْ (مَا لَمْ تَكُنْ) مَعْصِيَةً فَانَّ لَهَا حَقَّ الرَّحْمَةِ وَ الْمُؤَانَسَةِ وَ مَوْضِعَ السُّكُونِ الَيْهَا قَضَاءَ اللَّذَّةِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْ قَضَائِهَا وَ ذَلِكَ عَظِيمٌ وَ لَا قُوَّةَ الَّا بِاللَّه (۱)

امام سجاد (ع)نے فرمایا: وہ رعیت جو نکاح کے ذریعے تیرے اختیار میں ائی ہے جو تیری بیوی ہے، جان لو اس کا حق تجھ پر یہ ہے کہ خداتعالیٰ نےاسےتمہارے لئے ارام و سکون کا سبب بنایا اور غمخوار اور محافظ بنایا اور اسی وجہ سے دونوں پر ضروری قرار دیا ہے کہ ایک دوسرے کے شکر گزار بنیں اور یہ بھی جان لے کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لئےایک بہت بڑی نعمت ہےاور انسان پر لازم ہے کہ وہ خدا کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرے اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرےاور اس کا احترام کرے، اگرچہ مرد کا حق بیوی پر زیادہ اور مرد کی فرمانبرداری بھی واجب تر ہے، کہ بیوی شوہر کی رضایت کا ہر حالت میں خیال رکھےمگر یہ کہ جہاںشوہر اسے گناہ کی طرف مجبور کرے، وہاں اس کی اطاعت واجب نہیں ہےبلکہ وہاں اس کی مخالفت کرنی چاہئے اس لئے کہ بیوی رحم، پیار، محبت اور حق سکونت کی زیادہ حقدار ہےکہ تم ان کے وسیلے سےلذت اٹھانے پرمجبور ہواور یہ خدا کا بہت بڑا کرم ہے

## امانت الٰہی کی حفاظت

اسلامی روایات کے مطابق عورت خدا کی امانت ہے جسے مردوں کے سپرد کیا گیا ہے اس کیساتھ معمولی بے توجہی اور خطا امانت الٰہی میں خیانت شمار ہوگیلہٰذا خدا کی امانت اورنعمت عظمی کی حفاظت کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مورد عذاب قرار نہ پائیں:

-------------

(۱):- حقوق اسلامی، ص۱۲۹ مستدرك‌الوسائل، ج۱۱ ، ص۱۶۰

وَ امَّا حَقُّ الزَّوْجَةِ فَانْ تَعْلَمَ انَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا لَكَ سَكَنا وَ انْسا فَتَعْلَمَ انَّ ذَلِكَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْكَ فَتُكْرِمَهَا وَ تَرْفُقَ بِهَا وَ انْ كَانَ حَقُّكَ عَلَيْهَا اوْجَبَ فَانَّ لَهَا عَلَيْكَ انْ تَرْحَمَهَا لِانَّهَا اسِيرُكَ وَ تُطْعِمَهَا وَ تَكْسُوَهَا وَ اذَا جَهِلَتْ عَفَوْتَ عَنْهَا (۱)

رسول گرامی(ص)نے جب اپنی اکلوتی بیٹی فاطمہ(س) کو علی(ع) کے گھر بھیجا تو اپنے داماد علی ابن ابیطالب (ع)کو نصیحت کی:

یا علی! میری بیٹی تیرے پاس امانت ہےیہ بات تاریخ میں بھی ثابت ہےاس کے علاوہ خود علی(ع) کے بیانات سے بھی ثابت ہےجیسا کہ جب اپ فاطمہ(س)کو دفن کررہے تھے تو رسول خدا(ص)کے ہاتھوں میں اس ستم دیدہ امانت کو تحویل دیتے ہوئے فریاد کررہے تھے:

انَّا لِلهِ وَ انَّا الَيْهِ راجِعُونَ- لَقَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَ اخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَ اخْتُلِسَتِ الزَّهْرَاءُ فَمَا اقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَ الْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللهِ امَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ(۲)

اے پیغمبر اعظم(ص)! فاطمہ ؛ خدا کی امانت تھی، جسے اپ نے میرے حوالے کردیا تھا واپس لوٹا رہاہوں، فاطمہ زہراء کو لے جایا گیا، یا رسول اللہ! یہ نیلا اسمان اور زمین میری نظر میں غبار الود ور تاریک ہوگئے!! میرا غم اور اندوہ ابدی ہوگیا! میں اج کے بعد ہمیشہ غمگین رہوں گااور یہ انکھیں کبھی نہیں سوئیں گیرسول خدا(ص)نے فرمایا: ہر عورت اپنے شوہر کے نفع اور نقصان کی برابر مالک تو نہیں لیکن یہ بات جان لو کہ یہ اپنے شوہروں کے پاس خدا کی امانت ہیں اس لئے مرد حق نہیں رکھتا کہ انہیں کوئی ضرر یا نقصان پہنچائے اور ان کے حقوق کو پامال کرے(۳)

## عورت کے حقوق اورخدا کی سفارش

جب رسول خدا(ص) سے عورت کے حقوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو اپ (ص)نے فرمایا:

--------------

(۱):- من‌لایحضره‌الفقیه ،ج ۲،ص ۶۲۱

(۲):- نهج البلاغة،خ۱۹۳ امالي المفيد،ص۲۸۲، المجلس الثالث و الثلاثون

(۳):- مستدرک الوسائل،ج۲،ص ۵۵۱

فَمَا لِلنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص اخْبَرَنِي اخِي جَبْرَئِيلُ وَ لَمْ يَزَلْ يُوصِينِي بِالنِّسَاءِ حَتَّى ظَنَنْتُ انْ لَا يَحِلَّ لِزَوْجِهَا انْ يَقُولَ لَهَا افٍّ يَا مُحَمَّدُ اتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي النِّسَاءِ فَانَّهُنَّ عَوَانٍ بَيْنَ ايْدِيكُمْ اخَذْتُمُوهُنَّ عَلَى امَانَاتِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ[۱]

میرے بھائی جبرئیل(ع) نے خدا کی طرف سے اس قدر ورتوں کے حقوق کے بارے میں سفارش کی کہ میں گمان کرنے لگا کہ ان کے لئے اف کہنا بھی جائز نہ ہو اور مجھ سے کہا اے محمدصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا سے ڈرو اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آو، کیونکہ ورتیں ہمارے حکم کی تابع ہیں اور ہم نے امانت الٰہی کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہےاور ان کی جان وناموس پر مسلط ہوئے پس ان کے حق میں نیکی کے علاوہ کوئی کام نہ کرو پیغمبر اسلام (ص)کا یہ فرمان خواتین عالم کے حقوق کی حمایت کا اعلان ہےاور انہیں وائے کہنے سے بھی منع کیاایسا ہے جس کی مثال اور کسی انسانی معاشرے میں نہیں پائی جاتی

## عفو در گزر بیوی کا حق

اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ میں نےامام صادق(ع) کی خدمت میں عرض کیا کہ ورتوں کاحق مردوں کے ذمہ کیا ہے؟ تو فرمایا: انہیں کھانا دو، لباس پہناؤ اور اگر کوئی جرم کی مرتکب ہوجائے تو انہیں معاف کردو[۲]

کیونکہ اگر بیوی نہ ہو تو انسان کی زندگی بھی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے، بیوی کی محبت ہے جو شوہر کو اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے تلاش کرنے پر امادہ کرتی ہے انہی مطالب کو شاعر نے بہترین انداز میں بیان کیا ہے:

پھول کو رنگ تو سبزے کو مہک دی اس نے گوش احساس کو پائل کی کھنک دی اس نے

روشنی شمع کو تاروں کو چمک دی اس نے دامن فکر کو صندل کی مہک دی اس نے

بڑھ گئی اور بھی انسان کے چمن کی خوشبو جب سے تہذیب میں ائی ہے دولہن کی خوشبو [۳]

--------------

(۱):- مستدرک الوسائل،ج۱۴، ص۲۵۲

(۲):- وسائل الشیعہ ج۱۵،ص۲۲۳

(۳):- ڈاکٹر پیام اعظمی؛ والفجر،ص۱۲۴

## بداخلاق بیوی اور صبور شوہر

حضرت ہود پیغمبر (ع) کی بیوی بہت بداخلاق تھی اور اپ کو بہت تنگ کرتی تھی پھر بھی اپ اس کے لیے دعائیں کرتے تھےوجہ پوچھی تو فرمایا: خدا تعالیٰ کسی بھی مؤمن کو خلق نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا کوئی نہ کوئی دشمن ضرور ہوتا ہے جو اسے ہمیشہ اذیت اور ازار پہنچاتا رہتا ہے، اور میری دشمن میری اپنی بیوی ہےاور اپنا دشمن اپنے کنٹرول میں رکھنا بہتر ہے اس سے کہ میں اس کے کنٹرول اور اختیار میں گرفتار ہوجاؤں[1]رسول اللہ (ص)نے فرمایا:

الَا وَ مَنْ صَبَرَ عَلَى خُلُقِ امْرَاةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ وَ احْتَسَبَ فِي ذَلِكَ الْاجْرَ اعْطَاهُ اللہُ ثَوَابَ الشَّاكِرِين[2]

یعنی جو بھی مرد اپنی بداخلاق بیوی کی بداخلاقی رضایت خدا کی خاطر برداشت کرے تو اسے خداوند شاکرین کا ثواب عنایت کرتا ہے

قال الامام الباقر: مَنِ احْتَمَلَ مِنِ امْرَاتِهِ وَ لَوْ كَلِمَةً وَاحِدَةً اعْتَقَ اللہُ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ وَ اوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ وَ كَتَبَ لَهُ مِائَتَيْ الْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ مِائَتَيْ الْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَتَيْ الْفِ دَرَجَةٍ وَ كَتَبَ اللہُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى بَدَنِهِ عِبَادَةَ سَنَة[3]

امام باقر(ع)فرماتے ہیں کہ جو بھی اپنی بد اخلاق بیوی کی اذیت اور ازار کو برداشت کرے اور صبر کا مظاہرہ کرے تو قیامت کے دن اسے خداوند عالم جہنم کی اگ سے نجات دلائے گا اور بہشت اس پر واجب کردے گااور اس کے نامہ اعمال میں دولاکھ نیکیاں لکھ دیگا اور دولاکھ برائیوں کو مٹادے گااور دولاکھ درجے اس کےبلند کرے گا اور اس کے بدن پر موجود ہر بال کے برابر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھ دے گا

-------------

(۱):- سفینۃ البحار، باب زوج

(۲):- من لا یحضرہ الفقیہ،ج۴، ص۱۵

(۳):- مکارم الاخلاق،في حق المراة على الزوج، ص ۲۱۶

## یہ مرد جہنمی ہے

امام صادق(ع) نے فرمایا: حرّمت الجنّة علی الدیّوث[۱]

دیّوث پرَ بہشت حرام ہےدیّوث اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی یا ناموس کی دوسروں کیساتھ امیزش پر راضی ہو یاکہ اس ناجائ طریقے سےدولت کمائے امام باقر (ع)نے فرمایا: کچھ اسیروں کو پیغمبر(ص) کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو اپ نے سوائے ایک کے باقی سب کو قتل کرنے کا حکم دیااس مرد نے کہا: صرف مجھے کیوں ازاد کیا؟

اپ نے فرمایا:جبرئیل امین نے مجھے خدا کی طرف سے خبر دی ہے کہ تمہارے اندر پانچ خصوصیات موجود ہیں جو خدا اور رسول کو پسند ہے: تم غیرتمند،سخاوت مند,خوش اخلاق،سچے اور شجاع انسان ہوجب اس شخص نے یہ فرمان سنا تو مسلمان ہوا اور اسلام کو پسندیدہ دین چن لیا اور حضور(ص) کے ساتھ ساتھ لڑتے ہوئے بدرجہ شہادت فائز ہوا

## خاندانی صمیمیت میں محبت کا کردار

والدین کو چاہئے کہ بچوں کے درمیان عدالت اور مساوات کے ساتھ اپنا رویہ اختیار کرے ہر ایک سے برابر محبت کا اظہار کرے ورنہ ان کے درمیان سوء ظن اور بدگمانی پیدا ہونگے،جو دوسرے کے ساتھ بغض ،کینہ ، حسد اور دشمنی کا سبب بنے گا جس طرح حضرت یوسف کے ساتھ ان کے بھائیوں نے کیااور اپنے والد گرامی پر سوء ظن کرنے اور کہنے لگے:

قالوا لَیُوسُفُ وَ اخُوہُ احَبُّ الی ابینا مِنّا انَّ ابانَا لَفی ضَلالٍ مُّبین[۲]

" یوسف اور ان کا بھائی باپ کے نزدیک ہم سے زیادہ محبوب ہیں جبکہ ہم زیادہ محنت اور زحمت اٹھاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے والد(یعقوب نبي" گمراہ ہوگئے ہیں"کہ اپ حضرت یوسف سے ان کاکردار اورایمان اور اخلاقیات کی وجہ سے زیادہ محبت کرتے تھے جس کے نتیجے میں حضرت یوسف کنویں میں ڈالے گئے

-------------

(۱):- مکارم الاخلاق،في حق المراة علی الزوج، ص ۲۱۶

(۲):- یوسف، ایہ ۸

## دنیااوراخرت کی بھلائی چار چیزوں میں

امام حسین(ع)نےاپنےباباعلی(ع)سےانھوں نے رسول خدا(ص)سےروایت کی ہے کہ اپ نے فرمایا: جس شخص کو بھی اس دنیا میں چار چیزیں عطا ہوئیں سمجھ لینا کہ دنیا اور اخرت کی ساری نیکیاں اسے عطا ہو ئی ہیں:

1. تقو ی اور پرہیز گاری جو اسے حرا م چیز وں سے بچائے
2. اچھا اخلاق کہ اس کے ساتھ لوگوں میں پر سکون وبا عزت زندگی گزارے
3. صبر اوربردباری جسکے ذریعے لوگوں کی نادانی کو دور کرلے
4. نیک اور شائستہ بیوی جواس کے لئے دین اور دنیا دونوں میں مددگار ثابت ہو

شوہر پر بیوی کےحقوق بہت زیادہ ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

## اچھے اخلاق اور کردار سے پیش انا

اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کے ذمے کچھ حقوق واجب کردیے ہیں جنہیں اسلام کے علا وہ کسی دین یا مذہب نے نہیں بتایاگذشتہ مذاہب میں عورتوں کے ساتھ بہت برا سلوک ہوتا رہاگذشتہ مذاہب میں جہاں عورت کو انسان نہیں سمجھتے تھے وہاں اسلا م نے انکی عزت اور احترام کو واجب قرار دیتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا[1]

اے ایمان والو تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جبرا عورتوں کے وارث بن جاؤ اور خبردار انہیں منع بھی نہ کرو کہ جو کچھ ان کو دے دیا ہے اس کا کچھ حصّہ لے لو مگر یہ کہ وہ واضح طور پر بدکاری کریں اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اب اگر تم انہیں ناپسند بھی کرتے ہو تو ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور خدا اسی میں خیر کثیر قرار دے

--------------

(۱):- سورہ نساء ۱۹

عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قُلْتُ لِابِي عَبْدِ اللهِ ع مَا حَقُّ الْمَرْاةِ عَلَى زَوْجِهَا قَالَ يَسُدُّ جَوْعَتَهَا وَ يَسْتُرُ عَوْرَتَهَا وَ لَا يُقَبِّحُ لَهَا وَجْها فَاذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَ اللهِ ادَّى الَيْهَا حَقَّهَا(۱)

شاسب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق(ع) سے جب پوچھا کہ مردوں پر عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ان کی بھوک کو دور کرو لباس پہناؤ اور بکھرے ہوئے چہرے کیساتھ پیش نہ آئے، جب ایسا کیا تو خدا کی قسم ان کا حق ادا ہوگیا یعنی روٹی کپڑا اور مکان کے علاوہ خوش روئی اور اخلاق سے پیش آنا بھی عورتوں کے حقوق میں سے ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ محبت و مہربانی سے پیش آنا بھی ان کا حق ہے ورنہ اذیت وازار اور گالی گلوچ تو سب پر حرام ہے رسول اللہ(ص) نے فرمایا:
المسلم من سلم الناس من لسانه و يده

یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں اور فرمایا:
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ ابِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص اوْصَانِي جَبْرَئِيلُ ع بِالْمَرْاةِ حَتَّى ظَنَنْتُ انَّهُ لَا يَنْبَغِي طَلَاقُهَا الَّا مِنْ فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ(۲)

عورتوں کے حقوق کے بارے میں مجھے جبرائیل نے اس قدر تاکید کی کہ میں گمان کرنے لگا کہ طلاق دینا حرام ہے مگر یہ کہ وہ فاشہ ہو

## حق سکونت یا مکان

قرآن نے ان کی رہائش کا مسئلہ بھی حل کرتے ہوئے فرمایا:
اسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَان كُنَّ اولَاتِ حَمْلٍ فَانفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَانْ ارْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُوهُنَّ اجُورَهُنَّ وَاتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَان تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ اخْرَى (۳)

--------------

(۱):- کافی ،ج۵،ص۵۱۱، وسائل‌الشیعة، ج۲۱، ص۵۱۳، ۲- باب مقدار نفقة الزوجة

(۲):- الكافي،ج ۵،ص ۵۱۲، باب حق المراة على الزوج

(۳):- سورہ طلاق ۶

اور ان مطلقات کو سکونت دو جیسی طاقت تم رکھتے ہو اور انہیں اذیت مت دو کہ اس طرح ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک انفاق کرو جب تک وضع حمل نہ ہوجائے پھر اگر وہ تمہارے بچّوں کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور اسے آپس میں نیکی کے ساتھ طے کرو اور اگر آپس میں کشمکش ہوجائے تو دوسری عورت کو دودھ پلانے کا موقع دو

## حق نفقہ

قران مجید اعراب جاہلیت کے بر خلاف کہ جو نہ صرف خواتین کو ان و نفقہ نہیں دیتے تھے بلکہ بھوک اور پیاس کے خوف سے انہیں زندہ درگور کیا کرتے تھے، حکم دیتا ہے کہ عورتوں کو نان و نفقہ دیا کرو:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا انفَقُوا مِنْ امْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّهُ وَاللاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَانْ اطَعْنَكُمْ فَلا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلا انَّ اللّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا(۱)

مرد عورتوں کے حاکم اور نگران ہیں ان فضیلتوں کی بنا پر جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہیں اور اس بنا پر کہ انھوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیک عورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی اور ان کی غیبت میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدا نے حفاظت چاہی ہے اور جن عورتوں کی نافرمانی کا خطرہ ہے انہیں نصیحت کرو، انہیں خواب گاہ میں الگ کرو اور مارو اور پھر اطاعت کرنے لگیں تو کوئی زیادتی کی راہ تلاش نہ کرو کہ خدا بہت بلند تر اور بزرگ ہے

## نفقہ دینے کا ثواب

وَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ص مَا مِنْ عَبْدٍ يَكْسِبُ ثُمَّ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ الَّا اعْطَاهُ اللّهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ سَبْعُمِائَةِ ضِعْف (۲)

-------------

(۱):- نساء ۳۴

(۲):- مكارم الاخلاق، في حق المراة على الزوج،ص ۲۱۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی مشقت برداشت کرکے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے والا مگر یہ کہ خداوند متعال ایک ایک درہم یا روپے کے بدلے میں اسے سات سو گنا زیادہ عطا کرتا ہے

## حق مہر

قران مجید کہتا ہے: وَ اٰتُوا النِّساءَ صَدُقاتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسا فَكُلُوهُ هَنيئا مَرِيئا [۱] عورتوں کو ان کا مہر عطا کردو، پھر اگر وہ خوشی خوشی تمہیں دینا چاہیں تو شوق سے کھالو

## مہر دینا واجب

ابَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ امْرَاةً وَ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقا قَالَ لَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا مَهْرُ نِسَائِهَا[۲]

راوی نے امام صادق (ع) سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے لیکن اس کے لئے کوئی مہر معین نہیں کرتا، تو فرمایا: اس کے لئے کوئی مہر دینا واجب نہیں ہے اگر دخول کیا ہے تو مہر مثل دینا واجب ہے

## مرد کو دو عورت کے برابر میراث کیوں ؟

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع لِاَيِّ عِلَّةٍ صَارَ الْمِيرَاثُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ قَالَ لِمَا يُجْعَلُ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ [۳]

امام ششم سے سوال کیا گیا: کیوں مرد کو ارث عورتوں کی نسبت زیادہ ملتا ہے ؟ تو امام نے فرمایا: کیونکہ مردوں پر عورت کے لئے مہر واجب قرار دیا ہے

--------------

(۱):- نساء ۴

(۲):- وسائل الشیعة ، ج ۲۱، ص ۲۶۹

(۳):- تهذيب الاحكام، ج۹، ص ۳۹۸

## مہر کب اور کتنا دینا واجب ہے ؟

سَالْتُ ابَا عَبْدِ اللہِ ع عَنِ الصَّدَاقِ هَلْ لَهُ وَقْتٌ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ص اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اوقِيَّةً وَ نَشّا وَ النَّشُّ نِصْفُ الْاوقِيَّةِ وَ الْاوقِيَّةُ ارْبَعُونَ دِرْهَما فَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ[1] امام صادق(ع) سے مہر کے بارے میں سوال کیا۔ اس کے ادا کرنے کا وقت معین ہے؟فرمایا: نہیں پھر فرمایا: رسول پاک(ص) کی زوجہ کا مہر بارہ اوقیہ(تیل وزن کرنے کا ایک پیمانہ) اور ایک نش ہے اور ایک نش(ہر چیز کا ادھا حصہ) ایک اوقیہ کا نصف ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم ہے، کل پانچ سو درہم بنتا ہے

## مہر مرد پر کیوں؟

انَّ الصَّادِقَ ع قَالَ انَّمَا صَارَ الصَّدَاقُ عَلَى الرَّجُلِ دُونَ الْمَرْاةِ وَ انْ كَانَ فِعْلُهُمَا وَاحِدا فَانَّ الرَّجُلَ اذَا قَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا قَامَ عَنْهَا وَلَمْ يَنْتَظِرْ فَرَاغَهَا فَصَارَالصَّدَاقُ عَلَيْهِ دُونَهَا لِذَلِكَ[2] امام صادق(ع) نے فرمایا: مہر مرد کے اوپر واجب کیا گیا جبکہ میاں اور بیوی دونوں کا کام بھی ایک اور لذت بھی دونوں اٹھاتے ہیں؛اس کی وجہ یہ ہے کہ شوہر اپنی خواہش پوری کرنے کے بعد الگ فارغ ہوجاتا ہے لیکن عورت بچے کی ذمہ داری میں مصروف ہوجاتی ہےاس لئے مرد پرمہر واجب کیا ہے

## خطبہ نکاح

فَقَالَ ابُو جَعْفَرٍ الجواد : الْحَمْدُ لِلَّهِ اقْرَارا بِنِعْمَتِهِ وَ لَا الَهَ الَّا اللہُ اخْلَاصا لِوَحْدَانِيَّتِهِ وَ صَلَّى اللہُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهِ وَ الْاصْفِيَاءِ مِنْ عِتْرَتِهِ امَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللہِ عَلَى الْانَامِ انْ اغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَ قَالَ سُبْحَانَهُ وَ انْكِحُوا الْايامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ امائِكُمْ انْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللہُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللہُ واسِعٌ عَلِيمٌ ثُمَّ انَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى يَخْطُبُ امَّ الْفَضْلِ بِنْتَ عَبْدِ اللہِ الْمَامُونِ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَهْرَ جَدَّتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ع وَ هُوَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ جِيَادا [3]

-------------

(۱):- بحارالانوار،ج ۲۲ ، ص ۲۰۵

(۲):- بحارالانوار ، ج ۱۰۰ ص ۳۵۰

(۳):- بحارالانوار، ج ۵۰، ص ۷۶

پورا خطبے کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ تمام مطالب دوسری روایات میں بیان ہوچکے ہیں۔امام جواد (ع) نے عبد اللہ مامون کی بیٹی ام الفضل کے ساتھ نکاح کیا اور اس کے لئے وہی مہر معین کیا جو رسول خداﷺ کی بیٹی فاطمہ زہرا (س) کیلئے معین کیاگیا تھا ؛ یعنی پانچ سو درہم

## اگرمہر ادا نہ کرے تو

قَالَ عَلِيٌّ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ اتُوا النِّساءَ صَدُقاتِهِنَّ نِحْلَةً اعْطُوهُنَّ الصَّدَاقَ الَّذِي اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ فُرُوجَهُنَّ فَمَنْ ظَلَمَ الْمَرْاَةَ صَدَاقَهَا الَّذِي اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا فَقَدِ اسْتَبَاحَ فَرْجَهَا زِنًا[1]

امیر المؤمنین(ع) نے اس آیہ شریفہ کے ذیل میں فرمایا: عورتوں کو ان کا مہر دیا کرو، کیونکہ اس مہر کے ذریعے تمہارے لئے لذت حاصل کرنے کی اجازت ملی ہے اور جس نے بھی عورتوں پر ظلم کرکے ان کا مہر ادا نہیں کیا کہ جس کی وجہ سے ان کی شرم گاہیں اس کے لئے حلال ہوگئی تھیں ؛ اگر ان کے ساتھ ہمبستری کرے تو وہ زنا شمار ہوگا

--------------

(۱):- بحارالانوار، ج ۱۰۰ ، ص۳۵۲

# تیسری فصل

## خاندان میں اخلاق کا کردار

یہ دین مقدّس اسلام کی خصوصیات میں سے ہے کہ خاندانی نظام پر زیادہ توجہ دی جاتی ہےاج باپ بیٹے کے درمیان اور میاں بیوی کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کرنے کے لئے شادی اور خاندان کا تشکیل دینا کس قدر اہم ہے،اس کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہےاور جس خاندان میں بھی اچھے روابط اور تعلقات ہوں وہ خاندان ہی پائیدار اور مستحکم رہتا ہے، اور خاندان ہر شخص کی کامیابی اور سعادت کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے یہاں سے ہی انسان کی کامیابی اور اندرونی استعدادوں کا پھلنا پھولنا شروع ہوجاتا ہےاگر میاں بیوی کے درمیان محبت اور دوستی پائی جائے تو وہ معاشرے کے لئے مفید اور لائق فرزند دے سکتے ہیں بلکہ سب سے زیادہ ماں باپ اس فرزند صالح کی استعداد سے بہرہ مند ہوتے ہیں

## گھریلو کاموں میں مدد کرنے کا ثواب

### الف:بدن کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی عبادت

اگر میاں بیوی گھریلو معاملات میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں تو آپس میں مہربانی اور احسان کا جذبہ پیدا ہوگا اور خدا تعالیٰ نے بھی ایسا کرنے والوں پر احسان کرتے ہوئے اتنا ثواب لکھ دیا ہے کہ جسے سن کر انسان کو اپنی عاقبت بخیری کی امید پیدا ہوجاتی ہے

جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ص وَ فَاطِمَةُ جَالِسَةٌ عِنْدَ الْقِدْرِ وَ انَا انَقِّي الْعَدَسَ قَالَ يَا ابَا الْحَسَنِ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اسْمَعْ مِنِّي وَ مَا اقُولُ الَّا مِنْ امْرِ رَبِّي مَا مِنْ رَجُلٍ يُعِينُ امْرَاتَهُ فِي بَيْتِهَا الَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى بَدَنِهِ عِبَادَةُ سَنَةٍ صِيَامِ نَهَارُهَا وَ قِيَامٍ لَيْلُهَا وَ اعْطَاهُ اللهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلَ مَا اعْطَاهُ الصَّابِرِينَ دَاوُدَ النَّبِيِّ وَ يَعْقُوبَ وَ عِيسَى

چنانچہ جامع الاخبار سے ایک روایت نقل ہوئی ہے جو امیرالمؤمنین (ع)سے مروی ہے کہ ایک دن میں گھر میں فاطمہ زہرا(س) کے ساتھ بیٹھ کر عدس (دال)صاف کررہا تھا، اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے اباالحسن، میں نے جواب دیا:

لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! تو اپ نے فرمایا: اے علی مجھ سے وہ باتیں سن لو، میں خدا کی اجازت کے بغیر بات نہیں کرتا: جو شخص اپنی بیوی کا اس کے گھر میں ہاتھ بٹائے اور مدد کرے تو خدا تعالیٰ اسے بدن پر موجود ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عبادت جو دن کو روزہ اور رات کو نماز میں مشغول رہنے اور اسے صابرین جیسے حضرت داود، یعقوب، اور عیسیٰ (ع) کا ثواب عطا کرے گا

## ب: ہزار شہید کا ثواب

يَا عَلِيُّ مَنْ كَانَ فِي خِدْمَةِ الْعِيَالِ فِي الْبَيْتِ وَ لَمْ يَانَفْ كَتَبَ اللهُ اسْمَهُ فِي دِيوَانِ الشُّهَدَاءِ وَ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ثَوَابَ الْفِ شَهِيدٍ وَ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ حِجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ وَ اعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي جَسَدِهِ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ

یا علی !جو گھر میں اپنے عیال کی خدمت کرتے ہوئے کراہت محسوس نہیں کرتا خدااس کا نام شہدائے اسلام کے دفتر میں لکھ دیگا اور اسے ہر دن اور ہر رات ہزار شہید کا ثواب دیا جائے گا،اور ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب بھی لکھ دیا جائے گا، اور جسم پر موجود ہر ہر جوڑ کے بدلے میں ایک ایک شہر جنت میں عطا کرے گا

## ج:ایک گھنٹہ کی مدد ہزاروں حج، عمرہ، جہاد سے بہتر

يَا عَلِيُّ سَاعَةٌ فِي خِدْمَةِ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الْفِ سَنَةٍ وَ الْفِ حِجَّةٍ وَ الْفِ عُمْرَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ الْفِ رَقَبَةٍ وَ الْفِ غَزْوَةٍ وَ الْفِ مَرِيضٍ عَادَهُ وَ الْفِ جُمُعَةٍ وَ الْفِ جَنَازَةٍ وَ الْفِ جَائِعٍ يُشْبِعُهُمْ وَ الْفِ عَارٍ يَكْسُوهُمْ وَ الْفِ فَرَسٍ يُوَجِّهُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ الْفِ دِينَارٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ وَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ انْ يَقْرَا التَّوْرَاةَ وَ الْانْجِيلَ وَ الزَّبُورَ وَ الْفُرْقَانَ وَ مِنْ الْفِ اسِيرٍ اسَرَ فَاعْتَقَهُمْ وَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْفِ بَدَنَةٍ يُعْطِي لِلْمَسَاكِينِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَرَى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

اے علی! ایک گھنٹہ گھر میں خدمت کرنا ہزار سال عبادت، ہزار حج،ہزار عمرہ اور ہزار غلام کو ازاد اور ہزار بیماروں کی عیادت،ہزار جنازے میں شرکت، ہزار بھوکے افراد کو سیر،ہزار ننگے لوگوں کو لباس پہنانے ، ہزار گھوڑے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے دیے، ہزار درہم سونا راہ خدا میں غریبوں کو صدقہ دیے، قران و انجیل اور تورات کی تلاوت کرنے ، ہزار اسیروں کو

ازاد کرنے، ہزار بھیڑ بکریاں مساکین پر خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اس شخص کو اس وقت تک موت نہیں ائے گی جب تک وہ اس دنیا میں ہی جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے

## گھر میں مدد، گناہ کبیرہ کا کفارہ

يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَانَفْ مِنْ خِدْمَةِ الْعِيَالِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِلْكَبَائِرِ وَ يُطْفِي غَضَبَ الرَّبِّ وَ مُهُورُ الْحُورِ الْعِينِ وَ تَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ وَ الدَّرَجَاتِ يَا عَلِيُّ لَا يَخْدُمُ الْعِيَالَ الَّا صِدِّيقٌ اوْ شَهِيدٌ اوْ رَجُلٌ يُرِيدُ اللهُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاخِرَةِ(۱)

یا علی! جو بھی اپنے عیال کی خدمت کرتے ہوئے شرم محسوس نہ کرے تو یہ اس کی گناہوں کے لئے کفارہ ہے ، اور خدا کے غیظ وغضب کو ٹال دیتا ہے، اور یہ جنت کی حوروں کا مہر ہےدرجات اور حسنات میں اضافہ کرتا ہے، یا علی ! اہل وعیال کی خدمت کوئی نہیں کرتا، سوائے سچے، شہید یا وہ شخص جس کے لئے خدا نے دنیا اور اخرت دونوں میں خیر کا ارادہ کیا ہو

## شوہر کی خدمت کرنے کاثواب

جس طرح شوہر کو اپنی بیوی کا ہاتھ بٹانے کا بڑا ثواب ہے اسی طرح بیوی کو بھی اپنے شوہر کی خدمت کے متعلق بڑا ثواب ذکر ہوا ہے اس بارے میں امام کا فرمان ہے:

قَالَ ع الِامْرَاةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ مِنْ الْفِ رَجُلٍ غَيْرِ صَالِحٍ وَ ايُّمَا امْرَاةٍ خَدَمَتْ زَوْجَهَا سَبْعَةَ ايَّامٍ اغْلَقَ اللهُ عَنْهَا سَبْعَةَ ابْوَابِ النَّارِ وَ فَتَحَ لَهَا ثَمَانِيَةَ ابْوَابِ الْجَنَّةِ تَدْخُلُ مِنْ ايِّهَا شَاءَتْ (۲)

امام (ع)نے فرمایا ایک اچھی عورت ہزار برے لوگوں سے بہتر ہےجب کوئی عورت اپنے شوہر کی سات دن خدمت کرے تو خدا تعالیٰ جہنم کے سات دروازے اس پر بند کردیتا ہے اور بہشت کے سارے دروازے کھول دیتا ہے کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہوسکتی ہےمزید فرمایا:

--------------

(۱):- بحارالانوار ،ج۱۰۱ ، ص۱۳۲، باب فضل خدمة العيال

(۲):- وسائل الشیعہ ،ج۲۰، ص۱۷۲

یہ خدمت بہترین عبادت ہے کہ میاں بیوی کے درمیان صلح و صفائی،گھریلو مشکلات پر صبر و تحمّل اور خاندان کی بھلائی،میاں بیوی کے درمیان پیار و محبت اور اولاد کی صحیح تربیت جیسی ذمہ داری کا نبھانا بہت مشکل کام ہےخواتین جو اپنے سر لیتی ہیں تو خدا تعالیٰ نے بھی انہیں کتنا عظیم اجر دیا کہ بہشت میں جوار فاطمہ زہرا(س) کو ان کے نصیب میں لکھ دیااور جہنم کو ان پر حرام قرار دیا

## ایک برتن کا جابجا کرنے کا ثواب

امام صادق(ع)سے روایت ہے کہ رسول خدا(ص)نے فرمایا:

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع انَّ رَسُولَ اللهِ ص قَالَ اَيُّمَا امْرَاةٍ رَفَعَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئا مِنْ مَوْضِعٍ الَى مَوْضِعٍ تُرِيدُ بِهِ صَلَاحا نَظَرَ اللهُ الَيْهَا وَ مَنْ نَظَرَ اللهُ الَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ فَقَالَت[1]

جب بھی عورت اپنے شوہر کے گھر میں ایک چیز کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے تاکہ گھر میں نظم و ضبط اور سلیقہ پیدا ہو، تو خداتعالیٰ اسے نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور جس پر نظر رحمت پڑے اس پر کوئی عذاب نہیں ہوگا[2]

## ایک گلاس پانی اور سال کی عبادت!

وَ قَالَ ع: مَا مِنِ امْرَاةٍ تَسْقِي زَوْجَهَا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ الَّا كَانَ خَيْرا لَهَا مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ صِيَامِ نَهَارِهَا وَ قِيَامِ لَيْلِهَا وَ يَبْنِي اللهُ لَهَا بِكُلِّ شَرْبَةٍ تَسْقِي زَوْجَهَا مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ وَ غَفَرَ لَهَا سِتِّينَ خَطِيئَةً[3]

امام صادق(ع) نے فرمایا: جو بھی عورت اپنے شوہر کو ایک گلاس پانی پلائے تو اس کا ثواب ایک سال کی عبادت (دن کو روزہ اور رات بھر نماز میں گزاری ہو)سے زیادہ ہےاس کے علاوہ خدا تعالیٰ اسے بہشت میں ایک شہر عطا کریگا اور ساٹھ گناہوں کو معاف کریگا

--------------

(۱):- وسائل‌الشیعة، ج ۲۱ ، ص ۴۵۱ باب خدمة المراة زوجها

(۲):- الگوی تربیت کودکان،ص۶۷

(۳):- وسائل الشیعہ ،ج ۲۰، ص۱۷۲

رسول خدا(ص) نے فرمایا:طوبی لامراۃٍ رضی عنھا زوجھا[۱] یعنی اس ورت کے لئے مبارک ہو ج- پر اس کا شوہر راضی ہوکیونہ شوہر کی رضایت اس کی عظمت اور مرتبہ میں مزید اضافہ کرتی ہے

## بہشت کے کس دروازے سے؟

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ اذَا صَلَّتِ الْمَرْاۃُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَجَّتْ بَيْتَ رَبِّهَا وَ اطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ عَرَفَتْ حَقَّ عَلِيٍّ فَلْتَدْخُلْ مِنْ ايِّ ابْوَابِ الْجِنَانِ شَاءَتْ [۲]

امام صادق(ع) کا فرمان ہے: ہر وہ ورت جو ہمیشہ یومیہ نمازیں پڑھتی ہو اور رمضان کا روزہ رکھتی ہو اور علیؑ کی ولایت پر ایمان رکھتی ہواور انہیں لیۓ رسول (ص)جانتی ہواور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو، بہشت کے ج دروازے سے داخل ہو ۔ چاہے داخل ہو سکتی ہے"

یہ حدیۃ بڑی تاکید کیساتھ ورت کو خاندانی مسائل، بچّوں کی تربیت اور شوہر کے حقوق کا پاس رکھنے کی ترغیب دلاتی ہےاور ا ا ت گر ار بیوی کے لئے بہترین ثواب کا وعدہ کرتی ہے اور جو ورت اپنے شوہر کی ناراضی کا سبب بنے اور خاندانی ذمہ داریاں ادا کرنے میں سستی کرے اس کے لئے عذاب جہنم ہےلہذا بہترین بیوی وہی ہے جو شوہر کی مطیع ہو،بچّوں کی صحیح تربیت کرتی ہو اور خاندان میں خوشی کا ا بنتی ہو

## تین گروہ فاطمہ(س) کیساتھ محشور

قَالَ ع: ثَلَاثٌ مِنَ النِّسَاءِ يَرْفَعُ اللهُ عَنْهُنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ وَ يَكُونُ مَحْشَرُهُنَّ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ص امْرَاۃٌ صَبَرَتْ عَلَى غَيْرَ زَوْجِهَا وَ امْرَاۃٌ صَبَرَتْ عَلَى سُوءِ خُلُقِ زَوْجِهَا وَ امْرَاۃٌ وَهَبَتْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا يُعْطِي اللهُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَوَابَ الْفِ شَهِيدٍ وَ يَكْتُبُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عِبَادَةَ سَنَةٍ [۳]

--------------

(۱):- بحار ،ج ۱۰۳،ص۲۴۶

(۲):- وسائل ،ج۲۰، ص۱۵۹

(۳):- وسائل الشیعہ ،ج۲۱، ص۲۸۵

امام صادق(ع) نے فرمایا: ورتوں کے تین گروہ کو عالم برزخ میں فشار اور عذاب قبر نہیں ہوگااور قیامت کے دن حضرت فاطمہ(س) کیساتھ محشور ہونگی اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ہزار شہید اور ایک سال کی عبادت کا ثواب عنایت کریگا:

> وہ ورت جس کا ایمان اس قدر قوی ہو کہ شوہر کی دوسری شادی سے اسے کوئی دکھ یا تکلیف نہ پہنچے اور شوہر کیساتھ پیار و محبت میں کمی نہ ائے

> وہ ورت جو اپنے بداخلاق شوہر کی بداخلاقی پر صبر کرے اور اپنے وظیفہ پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کرے

> وہ ورت جو اپنا مہریہ اپنے شوہر کو بخش دے

اس حدیث میں ورتوں کے صبر و تحمل اوربردباری کو بہت سراہا گیا ہےفاطمہ زہرا(س) کی ہم نشینی کے علاوہ عذاب قبر سے بھی رہائی ملی اور مجاہدین فی سبیل اللہ کا ثواب بھی انہیں عطا ہوا۔ان خدمت گزار خواتین کا اجر و ثواب کو مختلف صورتوں میں بیان کیا گیا ہے

## شوہر کی رضا، بہترین شفاعت

امام باقر (ع)نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

لَا شَفِيعَ لِلْمَرْاَةِ اَنْجَحُ عِنْدَ رَبِّهَا مِنْ رِضَا زَوْجِهَا الْحَدِيثَ(۱)

ورت کے لئے شوہر کی رضایت سے بڑھ کر کوئی شفاعت نہیں وہ خواتین خوش قسمت ہیں جو اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے شوہرسے عشق و محبت کرتی ہیں اور ان کی رضایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَاقِرَ ع يَقُولُ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ ع قَامَ عَلَيْهَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ قَالَ اللهُمَّ انِّي رَاضٍ عَنِ ابْنَةِ نَبِيِّكَ اللهُمَّ انَّهَا قَدْ اوحِشَتْ فَانِسْهَا اللهُمَّ انَّهَا قَدْ هُجِرَتْ فَصِلْهَا اللهُمَّ انَّهَا قَدْ ظُلِمَتْ فَاحْكُمْ لَهَا وَ انْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ(۲)

--------------

(۱):- وسائل الشیعہ ، ج۲۰، ص۲۲۲

(۲):- بحار الانوار،ج۱۰۳، ص۲۵۶ مستدرك‏الوسائل ،ج ۲ ،ص ۳۴۱

جابر بن جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے سنا ہے کہ اپ نے فرمایا:امیرالمؤمنین(ع) نے فاطمہ زہراء(س) کی شہادت کے بعد جنازے کیساتھ کھڑے ہوکر فرمایا:

یا اللہ: یہ تیرے نبی کی بیٹی فاطمہ(س) ہیں میں ان پر اپنی رضایت کا اعلان کرتا ہوں اے میرے اللہ تو اسے وحشت قبرکے عذاب سے محفوظ فرمالے اللہ! ان پر لوگوں نے ظلم کئے ہیں تو خود فاطمہ(س) اور ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر

ان تمام مطالب سے جو درس ملتا ہے وہ یہ ہے کی خواتین کے لئے شوہر کی رضایت اور شفاعت بلندی درجات کا باعث ہےجہاں فاطمہ(س) خود شفیعہ محشر ہونےکے باوجود اپنے شوہر کی رضایت طلب کررہی ہیں تو وہاں ہماری ماں بہنوں کو بھی چاہئیے کہ اپنے اپنے شوہر کی رضایت کو محفوظ نظر رکھیں تاکہ عاقبت بخیر ہو

## ثواب میں مردوں کے برابر

اسلامی معاشرے میں خواتین کو بڑا مقام حاصل ہے،جن کی روایتوں میں بہت ہی توصیف کی گئی ہے اور ثواب میں بھی مردوں کے برابر کے شریک ہیں:

فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللہِ ص ذَهَبَ الرِّجَالُ بِكُلِّ خَيْرٍ فَايُّ شَيْءٍ لِلنِّسَاءِ الْمَسَاكِينِ فَقَالَ ع بَلَى اذَا حَمَلَتِ الْمَرْاَةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللہِ فَاذَا وَضَعَتْ كَانَ لَهَا مِنَ الْاجْرِ مَا لَا يَدْرِي احَدٌ مَا هُوَ لِعِظَمِهِ فَاذَا ارْضَعَتْ كَانَ لَهَا بِكُلِّ مَصَّةٍ كَعِدْلِ عِتْقِ مُحَرَّرٍ مِنْ وُلْدِ اسْمَاعِيلَ فَاذَا فَرَغَتْ مِنْ رَضَاعِهِ ضَرَبَ مَلَكٌ كَرِيمٌ عَلَى جَنْبِهَا وَ قَالَ اسْتَانِفِي الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكِ(۱)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ(س) نے ایک دن رسول خدا(ص)سے عرض کیا: یا رسول اللہ(ص)! مرد حضرات تمام نیکیاں بجا لاتے ہیں اور سارا ثواب کماتے ہیں لیکن ہم بیچاری عورتوں کے لئے بھی کوئی ثواب ہے؟ تو فرمایا: ہاں جب عورت حاملہ ہوجاتی ہے تو اس کے لئے دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادتوں میں گزارنے کا ثواب اور اپنی جان و مال کیساتھ راہ خدا میں جہاد کرنے والے مجاھد کا

-------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۲۱، ص۴۵۱

ثواب دیا جائے گااور جب بچّہ جنم دیتی تو اسے اتنا ثواب عطا کریگا کہ کوئیٔ بھی شمار کرنے والا شمار نہیں کرسکتااور جب اپنے بچّے کو دودھ پلانے لگے گی تو بچّے کے ایک ایک گھونٹ لینے کے بدلے اولاد بنی اسرائیل میں سے ایک غلام،خدا کی راہ میں ازاد کرنے کا ثواب عطا کرے گااور جب دو سال پورے ہوجائیں اور دودھ پلانا چھوڑدے تو ایک فرشتہ اتا ہے اور اس عورت کے شانوںپر افرین کہتے ہوئے تھپکی مارتا ہے اور خوش خبری دیتا ہے کہ اے کنیز خدا:تیرے سارے گناہ معاف ہوچکے اب اچھے اور شائستہ عمل اور کردار کے ساتھ تو نئی زندگی شروع کر

## فاطمہ(س) خواتین عالم کے لئے نمونہ

دیندار خواتین چاہتی ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو اسلامی قوانین کے مطابق ادا کریں اور چونکہ حضرت زہرا(س) ان کے لئے ایک بہترین نمونہ عمل ہیں، اس لئے اپ کی سیرت اور کردار کو ان کے لئے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ لَوْ لَا انَّ اللهَ خَلَقَ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع لَمْ يَكُنْ لِفَاطِمَةَ ع كُفْوٌ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ ادَمُ فَمَنْ دُونَهُ[۱]امام جعفر صادق نے فرمایا: میری نظر میں فاطمہ(س) کا مرتبہ اس قدر بلند و بالا ہے کہ اگر علی(ع)نہ ہوتے تو اس روئے زمین پرحضرت ادم (ع) کے زمانے سے قیامت تک فاطمہ(س) کے قابل کوئی ہمسر نہ ملتا۔

لولا علیّ لم یکن لفاطمۃ کفو[۲]

## فاطمہ(س) کاگھر میں کام کرنا

ان تمام عظمتوں کے باوجود فاطمہ (س)گھر کا سارا کام خود کرتی تھیںجیسا کہ امام صادق (ع)فرماتے ہیں:میرے جد گرامی علی(ع) نے رسول خدا(ص)کے فرمان کے مطابق گھریلو کام کو فاطمہ کیساتھ تقسیم کیا کہ اپ باہر کا کام کریں گے اور فاطمہ(س) چاردیواری کے اندر کام کریں گی:

--------------

(۱):- تہذیب الاحکام،ج۷، ص۴۷۰

(۲): انوار الصادقین،ج۱۶،ص۴۱۹

كَانَ عَلِيٌّ ع يَسْتَقِي وَ يَحْتَطِبُ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ ع تَطْحَنُ وَ تَعْجِنُ وَ تَخْبِزُ وَ تَرْقَع

یعنی امیر المؤمنین (ع) پانی اور لکڑی کا بندوبست کرتے تھے اور میری جدہ گرامی آٹا پیستی، خمیر بناتی، روٹی پکاتی اور کپڑے دھوتی تھیں[1]

## پیغمبر(ص) کا اپنی بیٹی کا دیدار کرنا

ایک دن جب رسول گرامی اسلام(ص) فاطمہ(س) کے گھر آپ کے دیدار کے لئے تشریف لائے، فاطمہ(س) کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں پرنم ہوگئیں کہ فاطمہ(س) اونی لباس میں ملبوس علی (ع) کے گھر میں چکّی بھی پیس رہی ہیں اور ساتھ ہی امام حسین (ع) کو دودھ بھی پلارہی ہیں جب اتنی مشقت کی حالت میں دیکھا تو اشکبار آنکھوں کے ساتھ فرمایا: میری جان فاطمہ(س)! دنیا میں ایسی سختیاں جھیل لیں تاکہ قیامت کے دن اجر وثواب کے زیادہ مستحق ہوجاؤ اور اس راہ میں صبر و تحمّل کو ہاتھ سے جانے نہ دو فاطمہ(س) نے عرض کیا بابا جان! میں خدا کا ہر حال میں شکر ادا کرتی ہوں اور کسی وقت بھی خدا کی ذات کو فراموش نہیں کرونگی اس وقت وحی نازل ہوئی: ولسوف يعطيک ربّک فترضى [2] یعنی اے رسول! کیا اپنی بیٹی کو اتنی سختیوں میں دیکھ کر زیادہ غمگین ہوگئے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے؟ ہم انہیں اس کا بدلہ ضرور دینگے اور شفا ت کا پرچم آپ اور آپ کی بیٹی فاطمہ (س) کو عطا کریں گے اور ان کی عظمت اور مرتبہ کو اتنا بلند کرینگے کہ آپ راضی ہوجائیں گے شیبہ نے اس واقعے کو کچھ اضافات کیساتھ حضرت سلمانؓ سے یوں نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب میں علی (ع) کے دولت سرا میں داخل ہواتو فاطمہ(س) کو دیکھا کہ چکّی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں چھالے پڑگئے ہیں میں نے کہا: اے بنت رسول! کیوں فضّہ سے مدد نہیں لیتیں؟ تو فرمایا: ایک دن فضّہ کام کرتی ہے اور ایک دن میں اور آج میری باری ہے اور ان کی استراحت کا دن ہے یہ واقعہ میں نے علی (ع) کو سنایاتو بہت روئے اور فاطمہ (س) کی خدمت میں تشریف لے گئے پھر کچھ لمحہ کے بعد مسکراتے ہوئے باہر آئے پیغمبر اسلام(ص) نے خوشی کی

-------------

(۱):- سفینۃ، ج۲، ص۱۹۵، الکافی ج۸، ص ۱۶۵

(۲):- سورہ ضحیٰ ۵

وجہ پوچھی تو علی (ع)نے فرمایا: جب میں گھر میں گیا تو دیکھا کہ فاطمہ سورہی ہیں اور حسین(ع) ان کے سینہ پر سورہے ہیں اور چکّی خود بخود چل رہی ہے پیغمبر (ص)نے مسکرا کے کہا: اے علی!فرشتے محمد وال محمد (ص)سے محبت رکھتے ہیں جو چکّی چلارہے ہیں (۱)

فاطمہ علی(ع) کے گھر میں بہت کام کرتی تھیں بچّوں کی پرورش کرتی مشکلات کو برداشت کرتی بیشتر اوقات بھوکی رہتی لیکن کبھی بھی علی (ع)سے شکایت نہیں کی ایک دن امام حسن و حسین(ع) اپنے بابا سے کہنے لگے بابا جان ہم بھوکے ہیں آئیں اور ماں زہرا (س)سے کہیں کہ ہمیں کھانا دیں :

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا لِي ارى وَجْهَكِ اصْفَرَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ الْجُوعُ فَقَالَ ص اللهُمَّ مُشْبِعَ الْجَوْعَةِ وَ دَافِعَ الضَّيْعَةِ اشْبِعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ! (۲)

پیغمبر اسلام(ص)نے جب اپنی بیٹی کو دیکھا توفرمایا: کیوں چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا ہے؟ عرض کیا: اے رسول خدا(ص) بھوک کی وجہ سےاس وقت اپ(ص)نے فاطمہ(س) کے حق میں دعا کی،خدایا ان کی بھوک اور پیاس کو رفع فرما

عزیزو!یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ علی(ع) کی امدنی اتنی کم نہ تھی کہ گھر میں اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی، بلکہ یہ لوگ ہمیشہ مال دولت کو راہ خدا میں ایثار کرتے تھےچنانچہ مولا نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں:

میں چاہتا ہوں کہ میں غریب ترین شخص کی طرح زندگی گزاروں

## فاطمہ(س) اور خاندانی حقوق کا دفاع

جہاں فاطمہ(س)اپنا سارا مال راہ خدا میں دیتی ہیں وہاں اپنا حق دوسروں سے لینے میں بھی کوتاہی نہیں کرتیںجب بعض اصحاب رسول نے فدک غصب کیا تو اپّ نے خطبہ دیا، جس میں دنیا کی تمام خواتین کے لئے اپنے حقوق کا دفاع اور حفاظت کرنے کا

--------------

(۱):- جلاء العیون،ج۱،ص۱۳۷

(۲):- الکافی ،ج۵، ص۵۲۸

درس موجود ہےاپؑ نے فرمایا: کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ مجھےاپنے باپ کی وراثت نہیں ملے گی؟کیا دور جاہلیت کا کموو بارہ جاری کرنے لگے ہو کہ اس دور میں خواتین کو کچھ نہیں ملتا تھا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسول خدا(ص) کی بیٹی ہوں ؟ اے مسلمانو! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مجھےاپنے باپ کی وراثت سے محروم کیا جائے؟! اے ابی قحافہ کے بیٹے! کیا اللہ کی کتاب میں یہی لکھا ہے کہ تواپنے باپ کا ارث لےلے اور میں اپنے باپ کا ارث نہ لوں؟! تو نے خدا پر بہت بڑی تہمت لگائی ہے اور ایک نئی چیز لے ائے ہوکیوں قران کے خلاف عمل کرتے ہو اور اسے پس پشت ڈالتے ہو؟!قران تو کہہ رہا ہے:

وورث سلیمان داودا [۱]

سلیمان داود(ع)کے وارث بنےاور زکریا (ع)نے فرمایا:

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ الِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا[۲]

پروردگارا! مجھے اپنی طرف سے بیٹا عطا کر جو میرا اور الِ یعقوب کا وارث بنے

وَالَّذِينَ امَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَاوْلَئِكَ مِنكُمْ وَاوْلُوا الارْحَامِ بَعْضُهُمْ اوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ انَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ[۳]

اور جو لوگ بعد میں ایمان لے ائے اور ہجرت کی اور اپ کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں اور قرابت دار کتاب خدا میں سب اپس میں ایک دوسرے سے زیادہ اولیت اور قربت رکھتے ہیں بیشک اللہ ہر شے کا بہترین جاننے والا ہےاورجو لوگ بعد میں ایمان لے ائے اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دارایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں

--------------

(۱):- نمل ۱۶

(۲):- مریم ۶

(۳):- انفال۷۵

يُوصِيكُمُ اللهُ فِي اوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الانثَيَيْنِ فَان كُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَان كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلابَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ ان كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَان لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ ابَوَاهُ فَلامِّهِ الثُّلُثُ فَان كَانَ لَهُ اخْوَةٌ فَلامِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اوْ دَيْنٍ ابَاؤُكُمْ وَابناؤُكُمْ لا تَدْرُونَ ايُّهُمْ اقْرَبُ لَكُمْ نَفْعا فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ انَّ اللّهَ كَانَ عَلِيما حَكِيمًا (۱)

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہےاب اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہیں تو انہیں تمام ترکہ کا دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی ہے تو اسے ادھا اور مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے ان وصیتوں کے بعد جو کہ مرنے والے نے کی ہیں یا ان قرضوں کے بعد جو اس کے ذمہ ہیں، یہ تمہارے ہی ماں باپ اور اولاد ہیں مگرتمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے حق میں زیادہ منفعت رساں کون ہےیہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اذَا حَضَرَ احَدَكُمُ الْمَوْتُ ان تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالاقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ (۲)

اگر موت کے وقت کچھ مال چھوڑے جارہے ہوتو اسے چاہئے کہ والدین اور رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر وصیت کرے متقی لوگوں پر یہ ایک حق ہےاور تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھے میرے بابا کا کوئی ارث نہیں ملے گا اور میرے بابا کیساتھ میرا کوئی تعلّق نہیں ؟ کیاخدا نے تجھ پر کوئی خاص ایۃ نازل کی ہے جسے میرے بابا اور میرے شوہر نہیں جانتے؟!کیا تم ان سے زیادہ قران کے خاص وعام سے واقف تر ہو؟ اگر ایسا نہیں ہے تو تم غارت گر ہو، یہ اونٹ لے جاؤ اپنے ساتھ، میں خداوند کریم کی بارگاہ میں قیامت کے دن ملاقات کروں گیوہ دن کتنا اچھا وعدہ گاہ ہوگا اور محمد(ص)کتنے عظیم عدالت خواہ ہونگےاس دن باطل راستے پر چلنے والے نقصان، پریشانیاں اور ندامت اٹھائیں گے،ہر وعدہ کے لئے ایک وعدہ گاہ ہے اور ہر اچھائی کے لئے ایک جگہ معیّن ہے اور بہت جلد تم جان لوگے کہ ذلّت امیز عذاب کس کے لئے نازل ہوگا،جو ہمیشہ کے لئے عذاب سرا ہوگا(۳)

--------------

(۱):- نساء ۱۱

(۲):- بقرہ ۱۸۰

(۳):- ملاء اسلام فاطمہ،ج۲،ص۳۶

## کلام فاطمہ(س) میں خاندانی رفتار

اپ فرماتی ہیں: خیارکم الینکم مناکبه واکرمهم لنسائهم[۱] یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کیساتھ سب سے زیادہ نرم مزاج اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہو، اور سب سے زیادہ ارزشمند وہ ہے جو اپنی شریک حیات پر زیادہ مہربان اور بخشنے والا ہو

## بیوی کیساتھ اچھا برتاؤ

قَالَ النَّبِيُّ ص: مَنْ سَرَّهُ انْ يَلْقَى اللهَ طَاهِرا مُطَهَّرا فَلْيَلْقَهُ بِزَوْجَةٍ وَ مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ اسَاءَ الظَّنَّ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ[۲]

رسول اسلام(ص) نے فرمایا: جو بھی اللہ تعالیٰ سے پاک و پاکیزہ حالت میں ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے لئے بیوی تلاش کرے اور جو بھی تنگ دستی کے خوف سے شادی کرنا چھوڑدے تو حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ پر بدظن اور بد گمان ہوا واضح ہے کہ انسانی زندگی میں بیوی جیسی نعمت کاوجود انحرافات سے دوری اور معنوی پاکیزگی کا باعث ہے وہ شخص جو مرنے کے بعد ابدی سعادت اور حیات جاودانی کا خواہاں ہے تو جان لے کہ ایک اچھی اور پاک دامن بیوی ہی اسے یہ مقام دلاسکتی ہے

--------------

(۱):- فاطمہ نور الٰہی،ج۱،ص۱۵۳، دلائل الامامہ،ص۱

(۲):- من لایحضرہ الفقیہ،ج۳،ص ۳۸۵

# خاندانی خوش بختی کے کچھ اصول

## نظم و ضبط

امیرالمؤمنین(ع)نے اپنی اخری وصیت میں اپنے بیٹے حسن اور حسین (ع)کو نزدیک بلا کر فرمایا:

اوصیکم بتقوی اللہ ونظم امرکم(نھج البلاغه)

تقوائے الٰہی اختیار کرو اور اپنے معاملات میں نظم و ضبط پیدا کرورواہواں میں جسے تقدیر المعیشه سے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس کسی زندگی میں نظم وضبط موجود ہے وہ بہت ساری مشکلات سے دور رہے گا اور جس کی زندگی میں نظم وضبط نہ ہو تو گویا اس نے اپنی ساری توانائی ضائع کردی بعض اوقات تو لوگوں کے گھروں میں کئی کئی نوکر اور خدمت گزار اور زندگی کے دیگر بہت سارے وسائل ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے گھر کا نظام نہیں چلاسکتے اور اوضاع خراب ہونے کی شکایت کرنے لگتے ہیں

خواتین کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت معاشی فکر کا لحاظ ہوتا ہے، کہ وہ جان لے کہ زندگی کی ضروریات کیا ہیں اور خاندانی امور اور اپنے اوقات کو کیسے منظم کرتا ہےاگر گھر والی ایسی نہ ہو تو اپ جتنا بھی کمائیں کوئی فائدہ نہیں ہے بہت سے گھر والوں کی مشکل امدنی نہیں بلکہ استعمال میں بےنظمی ہے جس طرح بڑی تعداد میں فوج موجود ہوں لیکن بدنظم ہوں تو ایک مختصر مگر منظم گروہ کے مقابلے میں اس کی شکست یقینی ہےامام صادق(ع) فرماتے ہیں: مسلمانوں کو تین چیزوں کے سوا کوئی اور اصلاح نہیں کرسکتی:

۱ دین سے اگاہی

۲ مصیبت اور سختیوں کے وقت صبر واستقامت

۳ زندگی میں نظم و ضبط

ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی کے ہر شعبے میں خواہ معاشی زندگی ہویامعاشرتی، سیاسی ہو یا سماجی،نظم وضبط بہت ضروری ہے

## اعتماد کرو تہمت سے بچو

اجتماعی زندگی، اعتماد اور خوش گمانی کا محتاج ہے اگرچہ مسلمان کے بارے میں خوش گمان ہونا ضروری ہے کہ قرآن کا فرمان ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَب بَّعْضُکُم بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَن یَاکُلَ لَحْمَ اَخِیهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِیمٌ[1]

"اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو بعض بدگمانیاں یقیناً گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کرو کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے تو اللہ سے ڈرو کہ بیشک اللہ بہت بڑا توبہ کا قبول کرنے والا اور مہربان ہے"

ایک مشترک اور خاندانی زندگی میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے پر اعتماد کرنا اور حسن ظن رکھنا چاہئے

وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا مِنْ عَبْدٍ یَکْسِبُ ثُمَّ یُنْفِقُ عَلَی عِیَالِهِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ بِکُلِّ دِرْهَمٍ یُنْفِقُهُ عَلَی عِیَالِهِ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ[2]

پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کے سارے نیک اعمال اس سے جدا ہوجاتے ہیں جس طرح سانپ اپنے خول سے الگ ہوتا ہے اور اس کے بدن پر موجود ہر بال کے بدلے میں ایک ہزار گناہ لکھا جاتا ہے

وَ قَالَ ع: مَنْ قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِالزِّنَا نَزَلَتْ عَلَیْهِ اللَّعْنَةُ وَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ[3]

فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے، اس پر خدا کی لعنت ہے اور اس سے نہ ایک درہم قبول ہوتی ہے اور نہ ایک سنہ

--------------

(۱):- حجرات ۱۲

(۲):- مکارم الاخلاق ، باب في حق المراة على الزوج ،ص : ۲۱۶

(۳):- بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۲۴۹

## ۔ پاکیزگی اور خوبصورتی

اسلام پاکیزگی اور زیبائی کا دین ہے اس لئے نظافت اور پاکیزگی کی بہت زیادہ تاکید ہوتی ہے امام صادق(ع) نے فرمایا:

قَالَ مِنْ اخْلَاقِ الْانْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ وَ التَّطَيُّب[1]

اس حدیث میں انبیائے الٰہی کی چار خصوصیات بیان ہوئی ہیں ان میں سے دو پاکیزگی کا خیال رکھنا اور خوشبو کا استعمال کرنا نظافت اور پاکیزگی پیغمبروں کے اخلاق میں سے ہے اپنے بدن اور لباس سے بدبو کو پانی کے ذریعے دور کرلو، کیونکہ خداوند گندے لوگوں سے بیزار ہے[2]

پیغمبر(ص) نے فرمایا: جیسا بھی لباس پہن لے اسے پاک اور صاف رکھو[3]

پاکیزگی کو اہمیت دینا اسلام کے معجزوں میں شمار ہوتا ہے اسلام نے اپنے اہم ترین احکام جیسے نماز وغیرہ کے لئے پاکیزگی اور طہارت شرط رکھی ہے اسی لئے واجب غسل اور واجب وضو کے علاوہ مستحب وضو اور مستحب غسل کا بھی مختلف اوقات میں بڑی تاکید اور تشویق کیساتھ حکم دیا ہے ان کے علاوہ ہفتے میں ایک بار ناخن کا تراشنا داڑھی کا اصلاح کرنا روزانہ کئی بار کلّی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور مسواک کرنا بھی بہت اہم سمجھے جاتے ہیں امام موسی کاظم(ع) فرماتے ہیں: کھانے کے بعد خلال کرو تاکہ کھانے کے ذرات دانتوں کے درمیان باقی نہ رہ جائے خلال ایک قسم کی صفائی ہے اور صفائی ایمان کا جز ہے اور جو صاحب ایمان ہو اسے بہشت میں داخل کردیتا ہے[4]

اسی طرح عورتیں بھی اپنے شوہر کو اسی طرح صاف ستھرا دیکھنا چاہتی ہیں جس طرح شوہر اسے صاف ستھری دیکھنا چاہتا ہے

--------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۲۰، ص۲۴۶

(۲):- لئالی الاخبار،ج۴، ص۱۸

(۳):- مکارم الاخلاق، ص۴۱

(۴):- لئالی الاخبار،ج۴،ص۳۲۲

## ایک دوسرے کا خیال رکھنا

اگر کوئی گھر میں اکیلا زندگی گزارتا ہوتووہ ازاد ہے گھر میں جہاں بھی جس طرح بھی سوئے، کھائے، پڑھے، لباس پہنے یا نہ پہنے خاموش رہے یا شور مچائے کوئی مشل نہیں لیکن اس گھر میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی رہنے لگے تو اس کی ازادی بھی محدود ہوتی اس کے بعد وہ پہلے کی طرح شور نہیں مچاسکتا، بلکہ اس پر لازم ہے دوسرے کا خیال رکھےخواہ وہ دوسرا شخص اس کی بیوی ہو یا بچہ ہو یا کوئی اورشوہر اپنے اپ کو بیوی بچّوں کا کفیل نہ سمجھے بلکہ ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھے

## اچھی گفتگو کرنا

ہمیں ہر کسی کیساتھ خصوصا اہل خانہ کیساتھ اچھی اور پیاری گفتگو کرنی چاہئےپیغمبر اکرم (ص)نے فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جس کی بد کلامی اور گالی گلوچ کی وجہ سے اس کے قریب کوئی نہ ائے[1]امام سجاد(ع) فرماتے ہیں: اچھی اور بھلی گفتگو رزق و روزی اور عزّت بڑھاتی ہے، انسان کو دوسروں کے نزدیک محبوب اور بہشتی بناتی ہے[2]

## انسان لالچی نہ ہو

میاں بیوی کے درمیان کدورت اور دشمنی پیدا ہونے کا ایک خطرناک ذریعہ اپنے اپ کو دوسروں کیساتھ موازنہ کرنا ہےجب دوسروں کی زندگی کی ظاہری کیفیت اپنےسے بالاتر دیکھتی ہے تو اپنے شوہر کو پست اور دوسروں کو اپنے شوہر سے بہتر تصور کرنے لگتی ہےاور شوہر بھی اسے اپنی بات نہیں منوا سکتاایسے موقع پر بیوی کو چاہئے کہ جلدی فیصلہ نہ کرےہر کسی میں بہت ساری خوبیوں کیساتھ ساتھ خامیاں بھی ضرور پائی جاتی ہیںاور کوئی بھی ہرعیب و نقص سے خالی نہیں ہوتااور یہ بھی سمجھ لے کہ شیطان ہمیں اس طرح ورغلاتا ہے

--------------

(۱):- بحار،ج ۱۶،ص۲۸۱

(۲):- دارالسلام،ج۳،ص۴۲۶

پ۔ ہمیں اپنی قسمت اور تقدیر پر راضی رہنا ہوگا

چنانچہ پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں اگر کوئی انہیں اپنے اندر جمع کرلے تو اسے دنیا اور اخرت کی بھلائی مل جاتی ہے:

- اپنی قسمت پر راضی اور خوش رہنا
- مصیبت اور بلا کے موقع پر صبر کرنا
- ارام اور سختی کے دوران دعا کرنا[1]

ان خصوصیات کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے سے کمتر لوگوں پر نظر رکھنا چاہئے تاکہ زیادہ امیدوار اور مطمئن رہیں اور خدا کی نعمتوں پر شکرگزار رہیں اگر خدا نے سلامتی دی ہے،دین دیا ہے،اچھا اخلاق دیا ہے اور اچھی بیوی دی ہے تو پھر ان پر شکر کرنا اور افتخار کرنا چاہئےچنانچہ حضرت سلمان فارسی(رض) فرماتے ہیں کہ رسول خدا(ص) نے مجھے نصیحت کی:

- اپنے سے کمتر پر نظر رکھو
- فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرو
- حق بات کہو اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو
- اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو
- کبھی بھی دوسروں سے کوئی چیز نہ مانگو
- لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ پڑھا کرو، جو بہشتی خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے[2]

-------------

(۱):- اصل کافی ج۴،ص۳۵۲

(۲):- وسائل الشیعہ ج۶،ص۳۰۹

## عزت کا احساس دلانا

عقل اور احساس انسان کے اندر مسائل کے سمجھنے اور درک کرنے کے دو اہم ذریعے ہیں لیکن اکثر لوگوں میں عقل کی نسبت احساسات کی تاثیر زیادہ پائی جاتی ہے اس احساس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے جس سے خاندان میں صلاح مشورے، باہمی تفاہم اور محبت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیوی سے ایسی باتیں کر بیٹھتا ہے کہ وہ احساس کمتری یا حقارت کا شکار ہوجاتی ہے شوہر کو ایسی باتوں سے احتیاط کرنا چاہئے

## غمخواری کا احساس دلانا

میاں بیوی دونوں ازدواج کی حقیقت اور سعادت و خوش بختی سے آگاہ ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کی بنیاد ایک دوسرے کے ساتھ عشق و محبت سے رہنے پر استوار ہے اور عشق و محبت پیدا کرنے کا اہم ترین عامل ایک دوسرے کو غمخواری اور ہمدردی کا احساس دلانا ہے زندگی کی تلخیوں اور سختیوں میں بھی اسی طرح ایک دوسرے کو شریک سمجھیں جس طرح خوشیوں میں شریک سمجھتے ہیں اس وقت احساس ہوگا کہ زندگی کس قدر شیرین اور ہم آہنگ ہے ایک دوسرے کی مدد کریں اور شوہر یہ نہ کہیں کہ یہ تیرا کام ہے میرا کام نہیں اور میرے ذمے صرف گھر سے باہر کا کام ہے لیکن دوسری طرف سے ایسا بھی نہ ہو کہ اگر شوہر گھریلو کاموں میں بیوی کی مدد کرنا شروع کرے تو وہ اس کی محبت کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے دوسرے دن اس سے جھاڑو لگوانا شروع کرے

## ہرگز ناامید نہ ہونا

اگر خدانخواستہ خاندان میں کوئی مشکل پیش آئے خواہ بیوی کی طرف سے ہو یا شوہر کی طرف سے، دونوں کو حوصلے سے اس مشکل کا مقابلہ کرکے حل کرنا چاہئے اور کسی بھی وقت مایوس اور ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ نہ یہ سوچنے لگیں کہ ہماری خوشبختی اور سعادتیں ختم ہوگئیں نہیں ایسا نہیں مشکلات اور سختیاں ابتدائی دنوں میں بھاری محسوس کرنے لگیں گے لیکن نباہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سختیاں بھی ختم ہوجائیں گی

اگر بیوی بداخلاق ہو یا اس میں اور کوئی عیب موجود ہو تو شور وشرابہ کرنے کے بجائے وسعت فکر و تدبر سے اس کا حل تلاش کرےاور صبر سے کام لے جو انسان کی راہ سعادت میں بہت ہی مؤثر ہےلہٰذا خداتعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو خوش خبری سناتے ہوئے فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الامَوَالِ وَالانفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ اذَا اصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا انَّا لِلّهِ وَانَّا الَيْهِ رَاجِعونَ (1)

"اور ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک اور مال و جان اور ثمرات (کے نقصانات)سے ضرور ازمائیں گےاوران صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیجئےجو مصیبت میں مبتلا ہونے کی صورت میں کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے"

عَنْ ابِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ الصَّبْرُ مِنَ الْايمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ فَاذَا ذَهَبَ الرَّاسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِكَ اذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْايمَانُ(2)

امام صادق (ع)نے فرمایا: صبر کا ایمان کے ساتھ وہی رابطہ ہے جس طرح سر کا بدن سے ہے جس طرح سر کے بغیر بدن باقی اور سلامت نہیں رہ سکتااسی طرح صبر کے بغیر ایمان بھی باقی نہیں رہ سکتا بلکہ اس صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہےاور اپنے اپ کو صبر کی تلقین کرے تاکہ اس کا ثواب پالےسورہ العصر میں تاکید کیساتھ فرمایا: کہ صبر کی تلقین کرنے والے کے سوا سب نقصان اٹھانے والے میں ہیں

## خوش اخلاق ہی خوش قسمت

پیغمبراسلام(ص)نےفرمایا:قَالَ رَسُولُ اللهِ ص احْسَنُ النَّاسِ ايمَانا احْسَنُهُمْ خُلُقا وَ الْطَفُهُمْ بِاهْلِهِ وَ انَا الْطَفُكُمْ بِاهْلِي (3)

-------------

(1):۔ بقرہ ۱۵۵-۱۵۶

(۲):۔ الکافی ،ج۲، ص۸۹

(۳):۔ وسائل الشیعہ ،ج۱۲، ص۱۵۳

"بہترین ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کیساتھ زیادہ مہربان تر ہو اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے اہل وعیال کیساتھ زیادہ مہربان تر ہوں

پھر فرمایا: قیامت کے دن اعمال کے محاسبہ کے وقت ترازو کے پلڑے میں اخلاق سے بہتر کوئی شیء نہیں ڈالی جا سکتی

## سعد بن معاذ اور بداخلاقی کا نتیجہ

انَّ رَسُولَ اللهِ ص خَرَجَ فِي جِنَازَةِ سَعْدٍ و قَدْ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ الْفَ مَلَكٍ انَّمَا كَانَ مِنْ زَعَارَّةٍ فِي خُلُقِهِ عَلَى اهْلِهِ فَقَالَتْ امُّ سَعْدٍ هَنِيئا لَكَ يَا سَعْدُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ص يَا امَّ سَعْدٍ لَا تَحْتِمِي عَلَى اللهِ(۱)

سعد بن معاذ جو رسول(ص) کا خاص صحابی تھاجب ان کا انتقال ہوا تو رسول خدا(ص) کے حکم سے اسے غسل و کفن دیااور خود بھی ان کی تشییع جنازے میں ننگے سرننگے پیر اور بغیر عبا کے شریک ہوئے کبھی دائیں طرف کندھا دیتے تو کبھی بائیں طرف۔اور اپنے ہی دست مبارک سے اسے قبر میں اتارا اور قبر کو محکم طور پر تیار کیا اور برابر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کچھ دنوں کے بعد سعد کا بدن سڑ جائے گا لیکن بندہ جو کام بھی کرے محکم اور مضبوط ہواس وقت سعد کی ماں نے اواز دی:اے سعد! تمہیں جنت مبارک ہوپیغمبر اسلام (ص)نے سختی سے فرمایا:اے سعد کی ماں! خاموش رہو اور خدا پر اتنی جرأت نہ کرو۔ابھی سعد فشار قبر میں مبتلا ہےقبرستان سے واپس اتے وقت اصحاب نے سوال کیا: یا رسول اللہ(ص): اج سعد کے جنازے میں بالکل انوکھا کام کیا جیسا کبھی کسی کے جنازے کیساتھ نہیں کیا تھاتو فرمایا: میں ننگے سر اورننگے پیر اس لئے تھا کہ ملائکہ بھی سروپا برہنہ ان کے جنازے میں شریک تھےجبرئیل امین(ع) ستر ہزار فرشتوں کیساتھ شریک تھےتو میں نے بھی ان کی اقتدا کرتے ہوئے نعلین(جوتے) اور ردا اتاری

اصحاب نے کہا: اپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف سے کندھا دیتے تھے،تو اپ نے فرمایا: میرا ہاتھ جبرئیل (ع) کے ہاتھ میں تھا، جس طرف وہ جاتے تھے اسی طرف میں بھی جاتا تھا

--------------

(۱):- الکافی ،ج۲، ص۲۳۶

اصحاب نے کہا: اپ نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور میت کو قبر میں اتارا اس کے باوجود اپ نے فرمایا: سعد فشار قبر میں مبتلا ہے!

تو پیغمبر اکرم(ص)نے فرمایا: ہاں، یہ اپنے خاندان کیساتھ بداخلاقی سے پیش آتا تھا

اس سے معلوم ہوا کہ بداخلاقی فشار قبر کا باعث ہے

## سعد بن معاذ کو یہ شرف کیسے ملا؟

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ انَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ الْفا وَ فِيهِمْ جَبْرَئِيلُ ع يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتَكُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بِقِرَاءَتِهِ قُلْ هُوَ اللهُ احَدٌ قَائِما وَ قَاعِدا وَ رَاكِبا وَ مَاشِيا وَ ذَاهِبا وَ جَائِيا(۱)

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول خداﷺ نے سعد کا نماز جنازہ پڑھائی جس میں ۷۰ہزار فرشتوں نے بھی شرکت کی رسول خداﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ اس میں کونسی خوبی تھی جس کی وجہ سے ملائکہ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی ؟ جبرئیل نے فرمایا :وہ ہمیشہ اور ہر حال میں خواہ وہ اٹھاہو یا بیٹھاہو پیدل ہو یا سوار، ارا ہو یا جا را ہو ؛ سورہ اخلاص کی تلاوت کیاکرتے تھے

## اچھے اخلاق کا مالک بنو

جو شخص اپنے بیوی بچّوں کے بارے میں سخت غصّہ دکھانے کو اپنی جوان مردی سمجھتا ہے تو وہ سخت غلط فہمی میں مبتلاہے

پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:بدترین شخص وہ ہے جس کی بد اخلاقی کی وجہ سے لوگ ڈر کے مارے اس کا احترام کرنے لگیں

گھر کوئی جیل خانہ تو نہیں کہ جہاں غصّہ دکھائے اور گھر کے افراد کو ڈرائے اوردھمکائے بلکہ گھر صلح و صفا عشق و وفا اور فداکاری کا گہوارہ ہے جہاں انسان کے جسم و روح کی پرورش ہوتی ہے

--------------

(۱):- الکافی ج۲، ص۶۲۲

## اخلاق کی اہمیت اشعار کے ائینے میں

اقوام روزگار بہ اخلاق زندہ اند　　　　قومی کہ گشت فاقد اخلاق مردنی است

## حسن خلق کے اثار و فواید

مکرّر، امتحان کردم، کہ بہر زندگی کردن　　　　بہ است از تندی و اشفتگی، نرمی و ارامی

## بدخلق کا انجام

بہ دوزخ بُرد مرد را خوی زشت　　　　کہ اخلاق نیک امدہ است از بہشت

## دوستی کے فوائد

درخت دوستی بنشان کہ کام دل ببار ارد　　　　نہال دشمنی برکن کہ رنج بیشمار ارد

## چوتھی فصل

## خاندان کے متعلق معصومین کی سفارش

### خاندان پر خرچ کرو

امام سجاد(ع) نے فرمایا: خدا تعالیٰ سب سے زیادہ اس شخص پر راضی ہوگا جو اپنے اہل وعیال پر سب سے زیادہ خرچ کرتا ہے

عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ الَّذِي يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَكُفُّ بِهِ عِيَالَهُ اَعْظَمُ اَجْرا مِنَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ[1] امام رضا (ع) سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال کی خاطر خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے کسب کرتا ہے تو اس کے لئے اس مجاہد سے زیادہ ثواب دیا جائے گا،جو راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔آپ سے ہی منقول ہے:

عن اَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يُوَسِّعَ عَلَى عِيَالِهِ كَيْلَا يَتَمَنَّوْا مَوْتَه[2]

یعنی جسے بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر دست رسی حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، تاکہ وہ لوگ اس کی موت کی تمنا نہ کریں۔امام صادق(ع) نے فرمایا: مؤمن خدا تعالیٰ کے اداب پرعمل کرتا ہے جب بھی خدا تعالیٰ اسے نعمت اور رزق میں وسعت عطاکرتاہے تو وہ بھی اپنے اقرباء پر زیادہ خرچ کرتاہےاور جب خداوند متعال نعمت کو روکتا ہے تو وہ بھی رک جاتا ہے[3]اورفرمایا: جو میانہ روی اختیار کرے گا میں اس کی ضمانت دونگا کہ وہ کبھی مفلس نہیں ہوگا

### پہلے گھر والے پھر دوسرے

ایک شخص نے امام باقر(ع) سے عرض کیا، مولا !میرا ایک باغ ہے جس کی سالانہ امدنی تین ہزار دینار ہے جس میں سے دو ہزار دینار اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں ایک ہزار فقرسوں میں صدقہ دیتا ہوں

--------------

(۱):- الکافی ،ج۵، ص۸۸

(۲):- الکافی ، ج۴ ، ص۱۱

(۳):- الکافی ، ج۴ ، ص ۲۵۹

امام ؑ نے فرمایا: اگر دوہزار دینار سے اہل و عیال کا خرچہ پورا ہوتا ہے تو بہت اچھا ہے کیونکہ تم اپنی اخرت کے لیئے وہی کام کر رہے ہو جو تمہارے مرنے اور وصیت کرنے کے بعد وارثوں نے کرنا تھا تم اپنی زندگی میں اس سے نفع حاصل کر رہے ہو(۱)

## اسراف نہ کرو

امام زین العابدین (ع) نے فرمایا: مرد کو چاہئے کہ اندازے سے خرچ کرے اور زیادہ تر اپنی اخرت کے لئے بھیجا کرے جو ان نعمتوں کا دوام اور کثرت کے لئے زیادہ مناسب اور روز قیامت کے لئے زیادہ مفید ہے

امام صادق (ع) نے فرمایا: میانہ روی ایسی چیز ہے جسے خداتعالیٰ بہت دوست رکھتا ہے اور اسراف ایسی چیز ہے جس سے خداتعالیٰ نفرت کرتا ہے، اسراف کھجور کا ایک دانہ یا بچا ہوا پانی ہی کیوں نہ ہو(۲)

## روز جمعہ کا پھل

قَالَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع اطْرِفُوا اهَالِيَكُمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَاكِهَةِ كَيْ يَفْرَحُوا بِالْجُمُعَةِ(۳)

امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا: اپنے اہل و عیال کے لئے ہر جمعہ کوئی نہ کوئی تازہ پھل کھلایا کرو تاکہ جمعہ کے دن خوش رہو

## خاندان کیساتھ نیکی اور لمبی عمر

امام صادق (ع) نے فرمایا: من حسن برّه باهله زاد الله في عمره جو بھی اپنے خاندان کیساتھ نیکی کرے گا خداتعالیٰ اس کی زندگی میں برکت عطا کریگا اس کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: وَ قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ ضَيَّعَ مَنْ يَعُولُ ع(۴) لعنتی ہے لعنتی ہے وہ شخص جو اپنے ماتحت افراد کے حقوق دینے میں کوتاہی کرتا ہے

-------------

(۱):- الکافی ، ج۴، ص۲۵۷

(۲):- الکافی ،ج۲۵، ص ۲۴۹ ۲۵۰

(۳):- بحار، ج۱۰۱، ص ۷۳

(۴):- من لا یحضره ،ج۳، ص ۵۵۵

## خاندان اور اخرت کی بربادی

قال علی: لِبَعْضِ اصْحَابِهِ لَا تَجْعَلَنَّ اكْثَرَ شُغُلِكَ بِاهْلِكَ وَ وُلْدِكَ فَانْ يَكُنْ اهْلُكَ وَ وُلْدُكَ اوْلِيَاءَ اللهِ فَانَّ اللهَ لَا يُضِيعُ اوْلِيَاءَهُ وَ انْ يَكُونُوا اعْدَاءَ اللهِ فَمَا هَمُّكَ وَ شُغُلُكَ بِاعْدَاءِ اللهِ[1]

اپ نے اپنے بعض اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اپنے بیوی بچّوں کی خاطر اپنے اپ کو زیادہ زحمت میں نہ ڈالو، اگر وہ لوگ خدا کے صالح بندوں میں سے ہوں تو خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر وہ خدا کے دشمنوں میں سے ہوں تو کیوں خدا کے دشمنوں کی خاطر خود کو ہلاکت میں ڈالتے ہو؟ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ ان کی خاطر ہم خدا اور دین خدا کو فراموش کر بیٹھیں اور حلال حرام کا خیال کئے بغیر ان کو کھلائیں اور پلائیں

## محبت خاندان کی کامیابی کا راز

خاندان کی بنیاد، عشق و محبت پر رکھنی چاہئے کیونکہ محبت کا اظہار میاں بیوی کے درمیان ارام و سکون کا باعث بنتا ہے جس کا نتیجہ دونوں کی سعادت اور خوش بختی کی صورت میں نکلتا ہے اور محبت کی پہلی شرط ایک دوسرے کی روش اور سوچ کی شناخت ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو پہچان لیں کہ کن چیزوں سے خوش ہوتے ہیں اور کن چیزوں سے ناراض بیوی کو معلوم ہو کہ اس کا شوہر کس وقت تھکا ہوتا ہے اور کس وقت اس کے ساتھ گفتگو کرنا ہے اور یہ ایسے امور ہیں جو ہر شخص میں مختلف ہوتے ہیں معیار محبت یہ نہیں ہے کہ کسی بھی وقت غصہ میں نہ ائے بلکہ اگر گھر کا کوئی فرد غیر اخلاقی کام کر بیٹھتا ہے تو سربراہ کو چاہئے کہ اپنی ناراضگی کا احساس دلائے اور نصیحت کرے البتہ جب محبت زیادہ ہوجاتی ہے جسے عشق سے تعبیر کیا جاتا ہے غصّہ کرنے میں مانع بنتی ہے لیکن کبھی بھی میاں بیوی ایک دوسرے سے ایسی گہری اور عمیق محبت کا انتظار نہ رکھے

میاں بیوی کے درمیان حد اعتدال میں محبت ہو تو کافی ہے بہر حال جس قدر یہ محبت قیمتی ہے اسی قدر اس کی حفاظت کرنا بھی قیمتی ہے

--------------

(۱):- بحار ج ۱۰۱، ص ۷۳

پ ہمیشہ میاں بیوی کو اس محبت کی مراقبت اور حفاظت کرنی چاہئے، ایسا نہ ہو کہ گھر کی اندرونی اور بیرونی مشکلات ہمیں اس قدر مشغول کردے کہ صفا اور وفا سے دور ہوجائیں لذا دونوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے درمیان پیار و محبت، صلح و صفا اور مہرو وفا کاسماں پیداکریں

## کلام معصوم(ع) میں محبت کے وال

### ایمان محبت کا محور

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ مَنْ احَبَّ لِلهِ وَ ابْغَضَ لِلهِ وَ اعْطَى لِلهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَلَ ايمَانُهُ(۱)

امام صادق(ع) فرماتے ہیں جو بھی خدا کی خاطر کسی سے محبت کرے یا دشمنی کرے اور خدا ہی کی خاطرکسی کو کچھ دیدے تو وہ ان افراد میں سے ہوگا جن کا ایمان کامل ہوگیا ہو

امام باقر(ع)نے فرمایا: اگر توجاننا چاہتاہے کہ تیرے اندر کوئی خوبی موجود ہے یا نہیں تو اپنے دل کی طرف نگاہ کرو، اگر اہل اطاعت اور خدا کے فرمان برداروں سے محبت اور اہل معصیت سے نفرت موجودہے تو سمجھ لینا کہ تو اہل خیر ہو اور تجھ میں خوبی موجود ہے

### خوش امدید کہنا اور استقبال کرنا

ایک دوسرے کو ہاتھ ملانا، مصافحکرنا اور خوش امدید کہنا محبت میں اضافے کا سبب ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ:تَصَافَحُوا فَانَّ الْمُصَافَحَةَ تَزِيدُ فِي الْمَوَدَّةِ(۲)

چنانچہ رسول خدا(ص)نے فرمایا:لوگو!ایک دوسرے کیساتھ مصافحہ کروکیونکہ مصافحہ محبت میں اضافہ کرتا ہے

--------------

(۱):- الکافی ،ج۲، ص۱۲۴

(۲):- مستدرک الوسائل،ج۹، ص۵۷

## حسن ظن رکھنا

امیرالمؤمنین (ع)نےفرمایا :من حسن ظنّه بالناس حاز منهم المحبة[1]

جوُ بھی لوگوں پر حسن ظن رکھتا ہے ان کی محبت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتا ہےیعنی دوسروں کا دل جیت لیتا ہے

## بے نیازی کا اظہار کرنا

امیرالمؤمنین(ع) نے فرمایا: لوگوں کے ہاتھوں میں موجود مال و متاع سے بے رغبت ہو کر خود کو ہر دل عزیز بناؤ[2]

جب ایک شخص پیغمبر اسلام (ص) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا:یا رسول اللہ (ص)! کیا کروں کہ لوگ مجھ سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور ان کے مال و متاع پر نظر نہ جماؤاور طمع ولالچ نہ کرو،تو تم ہر دل عزیز ہو جاؤ گے[3]جیسا کہ شاعر نے کہا:

ہر کہ را با طمع سرو کار است　　　　گر عزیز جہان بود خوار است

لالچی انسان کی نگاہ پوری دنیا کی نعمتوں سے بھی پر نہیں ہوتی جیسا کہ کنواں شبنم کے قطرے سے پر نہیں ہوتا

دیدہ ی اہل طمع بہ نعمت دنیا　　　　پر نشود ہمچنانکہ چاہ بہ شبنم

## سخاوت کرنا

حضرت علی(ع) نے فرمایا:

السخاء یکسب المحبة و یزین الاخلاق یمحص الذنوب و یجلب محبة القلوب[4]

--------------

(۱):- غرر الحکم،ص۲۵۳

(۲):- دار السلام ،ص۴۱۳

(۳):- سفینۃ البحار،باب سجد

(۴):- غرر الحکم،ص۳۷۸

یعنی سخاوت ایک محبت اوراخلاق کی نشانی ہے، جو گناہوں کو پاک کرتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے

رُوِيَ انَّ اللهَ اوْحَى الَى مُوسَى ع انْ لَا تَقْتُلِ السَّامِرِيَّ فَانَّهُ سَخِيٌّ[۱]

خدا تعالیٰ نے حضرت موسی(ع) پر وحی نازل کی کہ سامری کو قتل نہ کرو،کیونکہ وہ سخاوت مند ہےاور اگر یہی سخاوت مندی ایک مسلمان یا مؤمن میں ہوتو کتنی بڑی فضیلت ہے

امام صادق(ع) نے فرمایا:اے معلّی اپنے بھائیوں کی خدمت کرکے ان کی محبت اور دوستی حاصل کرو،کیونکہ خدا تعالیٰ نے محبت کو بخشش میں اور دشمنی کو عدم بخشش میں چھپا رکھا ہے[۲]

--------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۹، ص۱۸

(۲):- وسائل الشیعہ ، ص ۴۲۱

# ۔ پانچویں فصل

## خاندانی اختلافات اور ان کا علاج

### خاندانی اختلافات

جس طرح مختلف معاشرے اورممالک ایک جیسے نہیں ہوتے اسی طرح سب خاندان کے افراد بھی ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔بعض اوقات اختلافات اور مشکلات کا شکار ہوجاتے ہیں۔اور دونوں میاں بیوی ایک دوسرے پر غم و غصہ نکالنا شروع کرتے ہیں۔اس طرح گلے شکوے سے اپنے سینوں کو خالی کرکے اپنے کو ہلکا کرتے ہیںکبھی کبھی یہ گلے شکوے بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔اگر اظہار کا موقع نہ ملے تو شعلے کی مانند انسان کو اندر سے جلاتے ہیں۔حقیقت بھی یہی ہے کہ جب میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو درک کرلیتے ہیں تو ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لہذا گلے شکوے کو چھپانا مسئلہ کا حل نہیں ہے،بلکہ ان پر پردہ ڈالنا مشکلات میں مزید اضافے کا باعث ہے۔لیکن دونوں کو احتیاط کرنا چاہئے کہ ان اعتراضات اور گلے شکوے کو انتقام جوئی اور جھگڑا فساد کی بنیاد قرار نہ دیں بلکہ ان کو باہمی تفاہم اور عشق و محبت کی ایجاد کے لئے زمینہ قرار دیں کیونکہ زندگی کی لطافت اور خوشی ،صلح و صفا میں ہے نہ جنگ و جدل اور فساد میں۔یہاں دونوں کو جان لینا چاہئے کہ ازدواجی زندگی کی بنیاد پیار و محبت اورایثار و قربانی کا جذبہ ہے

خواتین کو جاننا چاہئے کہ اگر مردوں کا جہاد محاذوں پر لڑنا اور دشمن پر حملہ‌ور ہونا اوردشمن کے تیروں کو اپنے سینوں پر لینا ہے تو خواتین کا جہاد جتنا ممکن ہو سکے اپنے شوہر کی خدمت کرنا اور بچّوں کی تربیت کرنا ہے امام موسی کاظم (ع)نے فرمایا:

جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّل [1]

عورت کا جہاد اچھی شوہر داری ہے

--------------

(۱):- تفسیر المیزان،ج۴،ص۳۷۳،الکافی ،ج۲،ص۹

جب اسماء بنت یزید کو مدینہ کی عورتوں نے اپنا نمائندہ بنا کر پیغمبر اسلام(ص) کے پاس بھیجا اور اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! خدا نے آپ کو مقام نبوت پر فائز کیا ہم آپ پر ایمان لے آئیں، اور ہم گھروں میں بیٹھ کر اپنے شوہروں کی خدمت اور بچّوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں جبکہ مرد لوگ نماز جماعت میں شریک ہوتے ہیں، بیماروں کی عیادت کے لیئے جاتے ہیں، تشییع جنازہ میں شرکت کرتے ہیں، جہاد میں حصہ لیتے ہیں، مراسم حج کی ادائیگی کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر ثواب کماتے ہیں اور ہم بیچاری عورتیں مردوں کی غیر موجودگی میں ان کے اموال کی حفاظت، بچّوں کی تربیت، گھر کی صفائی اور کپڑے دھونے میں مصروف رہتی ہیں، کیا ہم بھی ان کے ثواب میں برابر کی شریک ہیں ؟ پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کرکے فرمایا: کیا تم لوگوں نے کبھی دینی مسائل اور مشکلات میں کسی خاتون کی زبان سے اس سے بہتر کوئی گفتگو سنی ہے؟

اصحاب نے عرض کیا یا نبی اللہ(ص)! اس قدر فصیح و بلیغ گفتگو اب تک کسی خاتون سے نہیں سنی تھی اس کے بعد پیغمبر (ص) نے فرمایا: جاؤ خواتین سے کہہ دو، کہ اگر تم اپنے شوہروں کے ساتھ حسن سلوک کروگی اور اپنی ذمہ داری اچھی طرح انجام دوگی اور اپنے شوہروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں گی تو ان کے تمام اجر اور ثواب میں تم بھی برابر کی شریک ہونی

یہ سن کر اسماء بنت یزید اللہ اکبر اور لاالہ الا اللہ کا نعرہ بلند کرتی ہوئی پیغمبر اسلام(ص) کی خدمت سے اٹھیں اور مدینہ کی عورتوں کو یہ خوش خبری سنادی[1]

اس حقیقت کی طرف مرد اور عورت دونوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ عورتوں کے وجود میں جنگی، سیاسی، اور ورزشی میدانوں میں بہادری نہیں پائی جاتی بلکہ انہیں اسلام نے ریحانہ زندگی یعنی زندگی کی خوشبو کا لقب دیا ہے جن میں خوبصورت پھولوں کی طرح لطافت اور طراوت پائی جاتی ہے اور اس لطافت اور طراوت کو ظالم ہاتھوں میں نہیں دیا جاسکتا کیونکہ پھول کی جگہ گلدستہ، گلدان اور انس و محبت والی محفلیں ہوا کرتی ہیں

-------------

(۱):- تفسیر المیزان، ج۴، ص۳۷۳، الکافی ، ج٦، ص۹

امیر المؤمنین(ع) نے فرمایا:

فَاِنَّ الْمَرْاَةَ رَیْحَانَةٌ وَ لَیْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ(۱)

بیشک عورت گلزار زندگی کا پھول ہے ۔ پہلوان نہیں لیکن یاد رکھو کہ مرد حضرات اپنی جسمانی قدرت اور طاقت کے زور پر کبھی بھی اس گلستان کے پھولوں کو جنہیں ماں، بہن، بیٹی اور شریک حیات کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں، جو طراوت اور شادابی کیساتھ کھلا کرتی ہیں؛ اپنے طمانچہ اور ٹھوکر کا نشانہ بنائیں۔ دین مقدس اسلام مردوں کو اپنی ناموس خصوصا شریک حیات کے بارے میں خبردار کر رہا ہے کہ ایسا نہ ہو اس لطیف وناز ک شریک حیات کو جو تیری زندگی کی خوشی، سکون اور ارام کا باعث ہے، ضائع کرے: قَالَ رَسُولُ اللهِ ص اِنَّمَا الْمَرْاَةُ لُعْبَةٌ مَنِ اتَّخَذَهَا فَلَا یُضَیِّعْهَا(۲) پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا! عورت گھر میں خوشی کا سبب ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی اسے اپنے تحویل میں لے لے اور اسے ضائع کردے

## خاندانی اختلافات کا علاج

گھریلو اختلافات کا طولانی ہونا ایک سخت بیماری ہے جو خاندان کے جسم پر لاحق ہوتی ہے جس سے چھٹکارا حاصل کرنا اور علاج کرنا بہت ضروری ہے

1. پہلا علاج تو یہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وظائف کو سمجھے اور ان پر عمل کرے
2. دوسرا علاج توقّعات کو کم کرنا ہے حقیقی اکسیر اوردوا یہی ہے اور یہ شرط یہ علاج ہےصرف ایک دفعہ ازمانا شرط ہے
3. تیسرا علاج اپنی نفسانی خواہشات، خودخواہی ، غرور اور خودپسندی کے خلاف قیام کرنا ہے جس سے نہ صرف اختلافات ختم ہوسکتے ہیں بلکہ موجودہ اختلافات صلح و صفائی میں بدل سکتے ہیں

--------------

(۱):- بحار الانوار،ج۷۴، ص۲۱۵

(۲):- بحار الانوار،ج۷۴، ص۲۱۵

4. چوتھا علاج ایک دوسرے کے اعتراضات اور اشکالات کو سننا اور موافقت اور مفاہمت کے لئے قدم اٹھانا ہے۔ قرآن مجید مردوں کو نصیحت کرتا ہے کہ طبیب اور حکیم کی طرح علاج اور معالجہ کریں اور گھریلو ماحول میں جذابیت، طراوت اور شادابی کو برقرار رکھیں

قران مجید کہہ رہا ہے کہ اگر بیوی نے نافرمانی شروع کی تو فوراً مارنا پیٹنا شروع نہ کریں بلکہ پہلے مرحلے میں وعظ و نصیحت کرکے اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں اور اگر پھر بھی نہ مانے تو دوسرا راستہ اختیار کریں یعنی ایک ساتھ سونا چھوڑدیں اور پھر بھی نہ مانے تو مار کر اسے مہار کرلو لیکن گھریلو اور خاندانی زندگی میں بہترین قاعدہ یہ ہے کہ شوہر مظہر انسان ہو اور بہترین انسان وہ ہے کہ اگر عورت خطاً نافرمانی کی مرتکب ہو جائے تو اسے معاف کرتے ہوئے اس کی اصلاح شروع کرے اور راہ اصلاح اس سے دوری اختیار کرنا نہیں جو محبت اور آشتی کی راہوں کو بند کرتا ہو بلکہ صحیح راستہ وہی ہے جو محبت اور آشتی کی راہوں کو کھول دے

قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ ع مَا حَقُّ الْمَرْاَةِ عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي اذَا فَعَلَهُ كَانَ مُحْسِنا قَالَ يُشْبِعُهَا وَ يَكْسُوهَا وَ انْ جَهِلَتْ غَفَرَ لَهَا(1)

کسی نے امام صادق(ع) سے سوال کیا کہ بیوی کا مرد پر کیا حق ہے جسے اگر وہ ادا کرے تو مظہر انسان بن جائے؟ امام نے فرمایا: اسے کھانا دے بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑا دے اور اگر کوئی جہالت یا نافرمانی کرے تو اسے معاف کردے

اوپر ایہ شریفہ میں تیسرے مرحلہ پر مارنے کا حکم ایا ہے، لیکن مارنے کی کوئی حد بھی مقرر کی ہے یا نہیں؟ یہ تو اپ جانتے ہیں کہ جس چیز کی اطاعت کرنا عورت پر واجب ہے وہ فقط مباشرت اور ہمبستری کے لئے تیار رہنا ہے کہ شوہر جب بھی اس چیز کا تقاضا کرے عورت تیار رہے اور انکار نہ کرے باقی کوئی کام بھی اس کے ذمہ نہیں ہے یہاں تک کہ بچّے کو دودھ پلانا بھی اور شوہر کو حق نہیں پہنچتا کہ اسے جاڑو لگانے، کپڑے دھلانے اور کھانا پکانے پر مجبور کرے بلکہ یہ وہ کام ہیں جو اپنی تفاہم اور رضامندی سے انجام دیے جائیں نہ شوہر کو ان کاموں میں مار پیٹ کرکے اپنی بات منوانا تو دور کی بات،مواخذہ تک کرنا

-------------

(1):- وسائل الشیعہ ،ج ۲۱، ص۵۱۱

جائے نہیں ہےمرد کو یہ بھی جان لینا چاہئے کہ بیوی کنیز اور نوکرانی کی حیثیت سے گھر نہیں لائی گئی ہے بلکہ بحیثیت ہمسر لائی گئی ہے

دوسرا سوال یہ ہے کہ مار پیٹ کی حد کیا ہے اس کاجواب یہ ہے کہ یہاں بھی مرد مارپیٹ کے حدود کو معین نہیں کرسکتا بلکہ اسلام نے اس کی مقدار اور حدود کو معین کیا ہےاس قسم کی مار پیٹ کو ہم تنبیہ بدنی کے بجائے نوازش اور پیار سے تشبیہ دیں تو زیادہ بہتر ہو گا

اس سلسلے میں قران مجید میں ایک بہت دلچسپ اور سبق اموز داستان موجودہے جوحضرت ایوبؑ اور ان کی زوجہ محترمہ کا قصہ ہے: حضرت ایوب(ع) طویل عرصہ تک بیمار رہے اپ کا اللہ اور اپنی زوجہ کے سوا کوئی اور سہارا نہ رہا وہ خادمہ سخت پریشان تھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیطان ملعون نے اکر کہا: اگر ایوب مجھ سے شفاء طلب کرے تو میں کوئی ایسا کام کروں گا کہ ایوب ٹھیک ہوجائےجب یہ کنیز خدا اپنے شوہر کے پاس ائی اور اس بات کا اظہار کیا تو حضرت ایوب(ع) سخت ناراض ہوئے اور قسم کھائی کہ اگر میں ٹھیک ہوجاؤں تو تجھے سو کوڑے ماروں گاحالانکہ اپ کی مہربان بیوی کے علاوہ کوئی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ تھااور جب اپ بیماری سے شفایاب ہوگئے تو خدا نے انہیں دستور دیا:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ انَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ انَّهُ اوَّابٌ (۱)

اور ایوب(ع) تم اپنے ہاتھوں میں سینکوں کا مٹھا لے کر اس سے مارو اور قسم کی خلاف ورزی نہ کرو - ہم نے ایوب (ع)کو صابر پایا ہے- وہ بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا ہےصبر ایوب (ع) دنیا میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے اور روایت کی بنا پر انہوں نے واقعا صبر کیا ہےاموال سب ضائع ہوگئے اولاد سب تلف ہوگئیاپنے جسم میں بھی طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوگئیں لیکن مسلسل صبر کرتے رہےاور کبھی فریاد نہ کیاس واقعہ سے ہمیں جو سبق لینا ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی ایسا موقع ائے تو ہاتھ اٹھانے سے پہلے یہ سوچ کراسے معاف کرے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں معاف کریگا

------------

(۱):- سورہ ص ۴۴

## جہنمی مرد

رسول اللہ(ص)نے فرمایا: مَنْ اضَرَّ بِامْرَاۃٍ حَتَّی تَفْتَدِيَ مِنْهُ نَفْسَهَا لَمْ يَرْضَ اللهُ لَهُ بِعُقُوبَةٍ دُونَ النَّارِ لِانَّ اللهَ يَغْضَبُ لِلْمَرْاۃِ كَمَا يَغْضَبُ لِلْيَتِيمِ(۱)

ہر وہ شخص جو اپنی بیوی کو اس قدر اذیت و آزار دے کہ وہ اپنے حق مہر سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوجائے تو خدا تعالی اس کے لئے آتش جہنم سے کم عذاب پر راضی نہیں ہوگا کیونکہ خداوند عورت کی خاطر اسی طرح غضبناک ہوتا ہے جس طرح یتیم کی خاطر غضبناک ہوتا ہے

ہمیں چاہئے کہ اپنی آخرت کی فکر کریں اور اپنی مردانگی دکھاتے ہوئے اسے کچھ اضافی چیز دیکر آزاد کرے تاکہ اپنا وقار اور تشخّص برقرار رکھ سکے چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان (ع)نے دیکھا کہ ایک چڑا چڑیا سے کہہ رہا ہے کہ اگر تو چاہے تو میں تخت سلیمان (ع)کو تیرے قدموں میں نچھاور کردوں عجب یہ باتیں حضرت سلیمان(ص) نے سنی تو فرمایا: کیا تجھ میں اتنی ہمّت ہے؟ تو چڑے نے کہا یا نبی اللہ! اتنی ہمت تو کہاں لیکن مادہ کے سامنے نر کو اپنا وقار برقرار رکھنا چاہئے

قَالَ رَسُولُ اللهِ ا يَضْرِبُ احَدُكُمُ الْمَرْاۃَ ثُمَّ يَظَلُّ مُعَانِقَهَا ؟(۲)

پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا کیسے بیوی کو ان ہاتھوں سے مارتے ہو جن سے ان پر تشدد کرتے ہو بانہوں میں لیتے ہو؟! اور کیا تم میں سے کوئی ہے جو بیوی کو مارے اور پھر اسے گلے لگائے؟!

بہت ہی غیر منصفانہ رویہ ہے کہ شخص اپنے ہاتھوں کو اپنی شریک حیات کے اوپر کبھی غیض و غضب اور مار پیٹ کا ذریعہ بنائے اور کبھی انہی ہاتھوں سے اپنی جنسی خواہشات پوری کرنے کیلئے اسے بانہوں میں لے!

--------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۲۲ ص ۲۸۲

(۲):- وسائل الشیعہ ،ج ۲۰ص ۱۶۷

رما ا پیٹنا بڑا گناہ ہے کیونہ مارنے کا ہمیں حق نہیں ہے، اور مارنے کی صورت میں شریعت نے دیت واجب کردیا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1. شوہر کے مارنے کی وجہ سے بیوی کے چہرے پر صرف خراش اجائے تو ایک اونٹ دیت واجب ہے

2. اگر خون بھی جاری ہوا تو دو اونٹ واجب ہیں

3. اگر بیوی کا چہرہ مارنے کی وجہ سے کالا ہوجائے تو چھ مثقال سونا واجب ہے

4. اگر چہرہ سوجھ جائے تو تین مثقال سونا واجب ہے

5. اگر صرف سرخ ہوگیاتو ڈیڑھ مثقال سونا واجب ہے اس یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان دیات کے ساتھ قصاص لینے کا بھی حق رکھتی ہے

## مارنا اور گالی دینا جہا

کتنے نادان اور جاہل ہیں وہ لوگ جو اپنی شریک حیات کومارتے اور گالی دیتے ہیں ایسے شوہر پر تعجب کرتے ہوئے رسول اسلام(ص) نے فرمایا:

اِنِّي اَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَضْرِبُ امْرَاَتَهُ وَ هُوَ بِالضَّرْبِ اَوْلَى مِنْهَا لَا تَضْرِبُوا نِسَاءَكُمْ بِالْخَشَبِ فَاِنَّ فِيهِ الْقِصَاصَ وَ لَكِنِ اضْرِبُوهُنَّ بِالْجُوعِ وَ الْعُرْيِ حَتَّى تُرِيحُوا [تَرْبَحُوا] فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَة(۱)

میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو اپنی بیوی کو مارتا ہے جب کہ وہ خود زیادہ سزا کا مستحق ہے اے مسلمانو! اپنی بیویوں کو لاٹھی سے نہ مارنا اگر ان کو تنبیہ کرنے پر مجبور ہوجائے تو انہیں بھوکے اورننگے رکھ کر تنبیہ کرو یہ طریقہ دنیا اور آخرت دونوں میں تیرے فائدے میں ہے

--------------

(۱):- بحار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۹

اور یہ حدیث اس ایہ شریفہ کی تفسیر ہے جس میں فرمایا:

وَ الَّاتی تخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَ اهْجُرُوهُنَّ فی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوهُنَّ فَانْ اطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيهْنَّ سَبِيلا انَّ اللہَ كاَنَ عَلِيًّا كَبِيرًا(1)

اور جن ورتوں کی سرکشی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اگر باز نہ ائیں تو خواب گاہ الگ کردو(اور پھر بھی باز نہ ائیں تو انہیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں تو ان کے خلاف بہانہ تلاش نہ کرو کہ خدا بلنداور بزرگ ہے)

## شوہر میں بیوی کی پسندیدہ خصوصیات

### مال و دو

کیونکہ یہ گھریلو ارام وسکون اور زندگی میں رونق کا سبب بنتا ہے، لہذا لوگوں کو چاہئے کہ معقول اور مشروع طریقے سے رزق و روزی کے لئے کوشش اور تلاش کریںاور گھر والوں کی ضروریات پوری کریں

### قدرت اور توانائی

ورت مرد کواپنا نگہبان اور محافظ سمجھتی ہے لہذا محافظ کو قوی اور مضبوطہونا چاہئے

### باغیرت ہو

ورت چاہتی ہے کہ اس کا شوہر ہر کام میں دوسرے مردوں سے اگے رہےخواہ دینی امور میں ہو یا دنیاوی امور میں اگر غیرتمند نہ ہو تو وہ شخص یقیناً سست ہوگاحدیث میں ایاہے کہ جس میں غیرت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں

--------------

(1):- نساء ۳۴

## مستقل زندگی گزارے

بیوی چاہتی ہے کہ اس کا شوہر خود مستقل زندگی گزارے اور کسی پر محتاج نہ ہو، تاکہ دوسرے کی منت و سماجت نہ کرنا پڑے

## معاشرے میں معزز ہو

یہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے لیکن بیوی کی زیادہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر معاشرے میں معزز ہو اور اس کی عزت کو اپنی عزت سمجھتی ہے

## نرم مزاج ہو

عورت کبھی نہیں چاہتی کہ اس کا شوہر خاموش طبیعت ہو کیونکہ خاموش بیٹھنے سے عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے لہٰذا وہ چاہتی ہے کہ اس کے ساتھ نرم لہجے میں میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہے

## صاف ستھرا رہے

یہ بات ہر انسان کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کی ہے کہ وہ صفائی کو پسند کرتا ہے اور گندگی اور غلاظت سے نفرت کرتا ہے اس بارے میں بہت سی روایات موجود ہیں: النضافة من الایمان صفائی نصف ایمان ہے عورت بھی اپنے شوہر کو پاک و صاف دیکھنا پسند کرتی ہے، لہٰذا مردوں کو چاہئے کہ اپنی داڑھی و بالوں کی اصلاح کرتے رہیں خوشبو استعمال کریں سیرت پیغمبر (ص) میں بھی ہمیں یہی درس ملتا ہے

## خوش سلیقہ ہو

ورت چاہتی ہے کہ اگر وہ کوئی کام کرے تو اسے شوہر سراہے اور اس سے لطف ۔ رہے اگر بچے گھر میں بد نظمی پیدا کریں تو ان کی اصلاح کرے اور منظم کرے

## مؤمن ہو

یہ ساری صفات میں اہم ترین صفت ہے اگر ایمان ہے تو سب کچھ ہے اور اگر ایمان نہ ہو تو کچھ بھی نہیں کیونکہ یہی ایمان ہے جو تمام خوبیوں اور اچھائیوں کی بنیاد ہے لہذا خدا تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ ہمیں بھی ایمان اور اخلاق کے زیور سے آراستہ اور مزین فرما امین یا رب العالمین

# دوسرا حصہ

## خواتین کا مقام اور حقوق

# پہلی فصل

## ورت ۔ یار ؔ کی ز ہ میں

### ۔ یار ؔ ۔ بشر یہ میں ورت کا مرتبہ

اصل موضوع " ورتوں کے حقوق اسلام کی نگاہ میں" پر گفتگو کرنے سےَ پہلے اسلام سے قبل ورتوں کی حالت اور موقعیـت کا مختصر مطالعہ ضروری ہے تاکہَ بہتر سمجھ سکے کہ پیغمبر اسلام(ص)نے کتنی زحمتیں برداشت کرکے ان کـی چھینیں ہـوئی حیثیـت اور حقوق دو بارہ انہیں دلادئے ہیں

### ابتدائی دورمیں ورت کی حیثیت

قدیم ترین زمانے میں مختلف ممالک میں کلی طور پرلوگ ورتوں پر کومت کرتے تھے کیونہ ۔ ہر معاشرے مـیں مخصـوص اداب اور رسوم حاکم تھے جو دینی اور قانونی ۔ تھے ان اداب و رسوم میں ورت کی کوئی حیثیت ۔ تھی بلہ ۔ جانوروں کی طرح ان کـی دیکھ بارل ہوتی تھیجو طرح بیڑس بکریوں کو گوشت کی خاطر یا فروخت کےلئ پالتے تھے اسی طرح ورتوں کوَ بھـی پیسہ ۔ کمـانے یـا جنسی خواہشات کو پورا کروانے کے لئے وسیلہ کے طور پر سنبھال کر رکھتے تھےیہاں تک کہ اگر قحط پڑجائے تو ذبح کرکے ورتـوں کا گوشت کھایا کرتے تھے ورت صرف شوہر کے گھر میں نہیں بلہ ۔اپ باپ کے گھر میںَ بھی مظلوم تھیکسی چیز پـر انہـیں اختیـار نہیں تھا حتی شوہر کا انتخابَ بھی باپ کی مرضیسے ہوتا تھااور حقیقت میں باپ اور شوہر کے درمیان ایک قسم کا معاملہ تھـا اگـر گھر کا رئیہ ، باپ ہو یا بھائی یا شوہر،جسے چاہے اسے بخش دیتا یا فروخت کردیتا، یا فقط عیاشی کے عنـوان سے نسـل بڑھـانے اور خدمت گ اری کے لئے کسی اور کو عاریہ دیتا اور ان سے اجارہ لیتا تھاہم یہاں چند ممالک اور انسانی معاشرے میں ورتوں کی حیثیت کا جائ ہ لیں گے:

## یونان میں عورت کی حیثیت

یونان اور روم کو متمدن ممالک اور پیش رفتہ معاشرہ تصور کرتے ہیں لیکن وہاں پر بھی خواتین کی زبون حالی اتنی تھی کہ انہیں شیطان کی نسل اور نجس سمجھی جاتی تھی۔ارسطو جیسا ایک شخص کہتا ہے: (عورت ایک بلند بال اور کوتاہ فکر حیوان ہے)یہ مقولہ اس قدر مشہور ہوگیا کہ ادبیات عرب میں ضرب المثل کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ المرأة حیوان طویل الشعر وقصیر الفکر۔ان والے جب بھی عورت کے بچہ دینے سے مایوس ہوجاتے تو اسے موت کے گھاٹ اتاردیتے تھے ان کے ہاں یہ ضرب الامثال موجود ہیں:

- تین شر: طوفان، آگ اور عورت
- شادی نہ کرو اگر کرلی تو بیوی کو حاکم نہ بناؤ
- عورت کو جھوٹ اور کتے کو ہڈی کے ذریعے راضی کرو
- اچھی اور بری بیوی دونوں کو کوڑے کی ضرورت ہے
- شوہر کی خوش بختی یا بد بختی اس کی بیوی ہے
- شریر بیوی سے ہوشیار رہو اور اچھی بیوی پر اعتماد نہ کرو
- شادی کرنا ایک بلا ہے، جس کے لئے لوگ دعاکرتے ہیں[۱]

## اٹلی میں عورت کی حیثیت

- عورت اور گائے کو اپنے ہی شہر یا گاؤں سے انتخاب کرو
- خوبصورت عورت کا مسکرانا شوہر کے بٹوے کا رونا ہے
- تین چیزیں قابل سے بالاتر ہیں: عورت، خچر،اور سور

--------------

(۱):- بہشت خانوادہ، ص ۳۳۵

o خوک بکرے سے زیادہ مزاحم ہے اور ورت ان دونوں سے بھی زیادہ

o شیطان کو بھی خبر نہیں کہ ورت خنجر کو کہاں تیز کرتی ہے

o اگر ساری عمر بیوی کو اپنے دوش پر اٹھاتے رہو اور ایک لحہ کے لئے اسے زمین پر رکھو تو کہے گی: میں تھک گئی ہوں

## ایران،سیستان میں ورت کی حیثیت

> ورت ایک بلا ہے اور ہر گھر میں یہ بلا ہونا ضروری ہے

> گھوڑا،تلوار اور بیوی کسی سے وفا نہیں کرتیں

> ورت اور اژدھا دونوں مٹی کے اندر ہی اچھے ہیں

> ورت کا خدا اس کا شوہر ہے

> ورت جیل خانہ ہے اور شوہر اس کا قیدی

> بیوی ایک، خدا ایک ورت اور خدا میں دو خصوصیات مشترک ہیں:1.اللہ اپنا شریک پسند نہیں کرتا اور ورت بھی 2. اللہ زندگی اور موت دینے والا ہے اور ورت بھی

## روم میں ورت کی حیثیت

روم والے اگرچہ قوانین اور حقوق میں بڑی ترقی کرچکے لیکن ورت کے بارے میں عام لوگوں کا خشونت امیز رویے اورسر سخت نظریہ تھاان کا یہ عقیدہ تھا کہ چونکہ ورت میں روح انسانی نہیں پائی جاتی لہذا روز قیامت دوبارہ محشور ہونے کے لائق نہیں ہےاور وہ مکمل طور پر شیطان اور مختلف روحوں کا مظہر ہےاسلئے اسے ہنسنے،بات کرنے کا حق نہیں،روم ورت کو مال تجارت شمار کرتے تھے اسلئے جب بھی گھر کا سردار یا مالک مرجاتا تو ورتوں کو وراثت کے طور پر تقسیم کرتے تھے(۱)

--------------

(۱):- حقوق زن در اسلام و جہان،ص۹

## کہاوتیں:

- ورت کوصرف دو ا ہاہے یاکہ وہ جھوٹ بول سکے
- بہترین ورتیں بھی شیطان کی الہ کار ہیں
- اگر بوڑھی ورت کو دھوکہ دے سکے تو سمجھ لو شیطان تیرے جال میں پھنس گیا
- ورت صرف اپنی عمر اور ان چیزوں کو چھپاتی ہے جنہیں نہیں جانتی
- ورت اور بکری کو جلد ہی گھر میں بند کردینا چاہیےورنہ وہ بھیڑیے کی شکار ہونگی

## قرون وسطیٰ میں ورت کا مقام

قرون وسطی میں بھی ورت کو اجتماعی حقوق حاصل نہ تھےبلکہ وہ ایک بردہ اور کنیز کی حیثیت سے زندگی گزارتی تھیعیسائی ورت کو عامل فساد اور منفور خدا تصور کرتے تھے اور معتقد تھے کہ ادم کو بھشت سے نکالنے کا سبب بھی یہیم ورت تھی

جب قرون وسطی میں ایک کشیش سے پوچھا گیا:کیا اس گھر میں داخل ہوسکتاہے جس میں نامحرم ورت موجود ہو؟ جواب دیا ہرگز ہرگز حتی محرم بھی داخل ہوجائے، تب بھی حرام ہے اگرچہ نگاہ نہ بھی کرے[۱]

حضرت مسیح(ع)نے بھی ورت کے بغیر زندگی گزاری ہے اگر کوئی حقیقی مسیح بننا چاہتے ہیں تو کبھی بھی شادی نہ کرے۔یہی وجہ ہے کہ مسیحی پادری(روحانی باپ) زندگی بھر شادی نہیں کرتےدلیل یہ ہے کہ شادی کرنا خداوند کی اعراض کرنے کا سبب ہے کیونکہ ایک ہی دل میں خدا کی محبت اور ورت کی محبت جمع نہیں ہوسکتیاور شادی شدہ روح القدس کا حامل نہیں ہوسکتا

## روس میں ورت کی حیثیت

روس کی ثقافت میں بھی ورت کو ایک حیوان سے زیادہ نہیں سمجھتے تھےان کی کہاوتیں کچھ یوں ہیں:

--------------

(۱):- علی شریعتی؛ فاطمہ فاطمہ است،ص ۵۹

O:جب بچی کی ولادت ہوتی ہے تو چار دیواریں رونے لگتی ہیں O:عورت کو انسان نہیں بنا سکتے ہیں جیسا کہ چوزے کو مرغی نہیں بنا سکتے

O:- عورت سایہ کی مانند ہے اگر اس کے پیچھے دوڑیں تو وہ بھاگ جاتی ہے اور اگر اس سے دور بھاگیں گے تو وہ پیچھے پیچھے آنے لگتی ہے

O جس نے جوان بیوہ عورت سے شادی نہیں کی اس نے بدبختی نہیں دیکھی ہے

O عورت کے بال لمبے ہیں اور عقل پیچیدہ ہے

O اگر آپ چاہتے ہیں کہ کوئی خبر پوری دنیا میں پھیل جائے تو بیوی کو بتاؤ

O خوبصورت عورت آنکھوں کے لئے جنت ہے، روح کے لئے جہنم اور جیب کے لئے برزخ ہے

O آزادی نیک عورت کو بھی فاسد کرتی ہے

O عورت صرف دو دن پیاری ہے: جس دن تیرے گھر میں پہلی مرتبہ قدم رکھے اور جس دن اسے دفن کردے

O اپنی بیوی کو اپنی جان سے زیادہ پیار کرو، لیکن اسے ڈرانے میں بھی کسی قسم کی کوتاہی نہ کرو

O جتنا اسے زیادہ مارو گے اتنی ہی اچھی غذا کھاؤ گے

O عورت ایک ہی وقت ۷۷ چیزوں کے بارے میں سوچتی ہے

O عورت بے جا شکایت کرتی ہے، عمدا جھوٹ بولتی ہے، آشکارا روتی ہے اور چھپ چھپ کے خوشی مناتی ہے

O عورت کے رونے اور کتے کے لنگڑانے سے دھوکہ نہ کھائیں

O اگر شوہر اپنی خوبصورت بیوی کو دن میں تین بار نہ ماریں تو وہ چھت سے بھی اوپر جانے لگتی ہے

O عاقل انسان عورت کے رونے میں پانی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا

O عورت کو ہتھوڑی کے ساتھ مارو اور سونے کے پانی سے علاج کرو[1]

--------------

(۱):- بہشت خانوادہ، ص ۳۲۹

## مغربی دنیا میں ورت کی حیثیت

فرانس یورپی ممالک میں تمدن کا گہوارہ کے نام سے مشہور ہےان ممالک میں ورت کی حیثیت کا صرف اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب بھی ورت شوہر سے جدا ہوجائے یا طلاق دیا جائے تو اسے زرّہ برابر اپنے بچّوں پر حق حاصل نہیں۔ کہاں کا انصاف ہے ماں کی عطوفت کو پس پشت ڈال کرایک سادہ ترین اور طبیعی ترین حق جو ماں اور اولاد کے درمیان رابطہ ہے۔ قانونا ممنوع ہے، ماں کو حاصل نہ ہو کہ وہ اپنے لخت جگر سے مل سکے جبکہ یہ حق تو حیوانوں میں بھی پایا جاتا ہےدرحقیقت یہ تمدن نہیں بلکہ توحّش یا وحشت گری ہے

موجودہ تورات میں ورت کوموت سے زیادہ تلخ معرفی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ورت کمال انسانی تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔یہودی جو اپنے اپ کو بہترین اور پاک ترین قوم کہلاتے ہیں، معتقد ہیں کہ ورتوں کی گواہی، نذر، قسم، قبول نہیں ہے اور نہ ارث کی مستحق[1]

## کہاوتیں:

- ورت مردوں کے لئے صابن کی حیثیت رکھتی ہے
- اگر کوئی مرد بہت زیادہ بوڑھا ہوجائے تو یہ اس کی بیوی کی وجہ سے ہے
- بدشکل ورت عشق کی بہترین دوا ہے
- ورت کا انتخاب کرنا اور ہندوانہ کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے
- ہمیشہ پرہیزگاری کا دم بھرنے والی ورت پر اعتماد نہ کرو

--------------

(۱):- محمد تقی سجادی؛سیری کوتاہ در زندگانی فاطمہ ،ص۲۳

## اسلام میں ورت کی حیثیت

- ورت شر بھی ہے اور ضرورت بھی
- بیوی یعنی بندر خرابی کا خود شوہر مسؤل ہے
- ورت کے پاس زبان کے علاوہ کوئی اور اسلحہ نہیں ہے
- بدشکل ورت درد دل ہے اور خوبصورت ورت دردسر
- ورت دس سالی میں فرشتہ، پندرہ سالی میں اہرہ، چالیس سالی میں ابلیس اس کے بعد عفریتہ (چالاک ) ہے
- جسے ورت سے پیار نہیں اس نے سورنی کے پستان سے دودھ پیا ہے
- کتا ہمیشہ قابل اعتماد ہے اور ورت پہلی فرصت ملنے تک
- ورت تیرے سامنے مسکراتی ہے اور پیٹھ پیچھے تیرا گلہ کاٹتی ہے
- بیوی سے کہو بہت خوبصورت ہو، تاکہ وہ خوشی سے دیوانی ہو جائے
- ورت جس قدر اپنی شکل وصورت میں زیادہ دقت کرتی ہے اسی قدر وہ گھریلو زندگی سے ازاد ہوتی ہے
- ورت کی مثال کشتی کے بادنما کی ہے کہ ہوا کا رخ جس طرف پھر جائے اسی طرف یہ بھی پھر جاتی ہے
- ورت کی نصیحت کوئی اہم تو نہیں لیکن اگر کسی نے نہیں سنی تو وہ انتہا پاگل ہے
- ورت جب چاہے خوب روتی ہے اور جب چاہے خوب ہنستی ہے
- اگرچہ ورت کے پاس منطقی دلیل نہیں ہے لیکن گھر میں اس کی بات ہی حرف اخر ہے
- اگر تم نے اپنی بیوی کو خچر بنایا تو وہ تمہیں گائے بنا دے گی
- اچھی بیوی، اچھے شوہر کی مرہون منت ہے
- بیوہ ورت سے شادی نہ کرو، مگر یہ کہ اس کے پہلے شوہر کو پھانسی دی گئی ہو
- جس نے بھی چار بچوں والی بیوہ ورت سے شادی کی، اس نے چار چوروں سے شادی کی ہے

## پین میں ورت کی حیثیت

- بدصورت ورت والے شوہر کو محافظ یا قلعہ کی ضرورت نہیں
- بیٹے کو گھر میں اور بیوی کو بستر میں ز یحت کرو
- ج طرح گندم کے دانے توے پرَ پھولتے ہیں اسی طرح ورت گھر کا راز فاش کر کے پھولتی ہے
- اگر کوئی شخص کسی ورت پر دیوانہ ہوجائے تو دیکھتے رہنا وہ ورت ہی اسے عاقل بنا دے گی
- ورت جب منہ سے انکار کر رہی ہوتی ہے تو آنکھوں سے وہ اں کر رہی ہوتی ہے

## جاپان میں ورت کی حیثیت

- ورت کی زبان ایک ایسی تلوار ہے جسے کبھی زنگ نہیں لگتا
- جو شخص اپنی بیوی کو مارتا ہے تو وہ تین دنَ بھوکا رہتا ہے
- اندھیری رات، عشق اور ورت انسان کو دھوکے میں ڈال دیتی ہیں
- ج کی باوفا اور مہربان بیوی ہو وہ دولت مند انسان ہے
- جب یک گندم کو گودام میں اور ورت کو قبر میں نہ اتارے اعتبار نہ کرو
- جب خدا تعالیٰ کسی پر اپنا غضب نازل کرنا چاہتا ہے تو اس کا نکاح کسی کی اکلوتی بیٹی سے کرتا ہے

## جر نی میں ورت کی حیثیت

- جہاں ورت کی کومت ہے وا ں شیطان اس کی ا ا ت کے لئے تیار ہے
- ورت شکل سے فرشتہ ، دل سے سانپ اور عقل کے لحاظ سے گدھی ہوتی ہے
- جو شخص مال دار ورت سے شادی کرے گا وہ اس کا غلام ہوگا

- جب ایک  ورت مرجاتی ہے تو ایک فساد یا فتنہ ختم ہوجاتا ہے
- بوڑھا مرد اگر جوان لڑکی سے شادی کرے تو اس کی موت خوشی اور قہقہہ میں بدل جاتی ہے
-  ورت کے، ال ورا ے ہ کرنے کے درمیان ایک سوئی کے برابر بھی فاصلہ نہیں ہوتا
-  ورت  کا منہ  کبھی بند نہیں ہوتا
- شیطان کو ایک مرد گمراہ کرنے کے لئے دس گھنٹے کی ضرورت ہے لیکن  ورت کو دس مرد گمراہ  کے  لیئے  ایک گھنٹہ درکار ہے
-  ورت جب رورہی ہوتی ہے وہ چھپ کر ہنس  رہی ہوتی ہے[1]

## ہندوستان میں  ورت کی حیثیت

ہندو مذہب کے پیروکار معتقد ہیں کہ  ورت کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتیاور کوئی روح ان میں نہیں پائی جاتی، اسلئے جب بھی شوہر مرجاتا تو اسی کے ساتھ بیوی کو بھی جلاتے تھےاور شوہر پر تفریقاتی طور پر رقم ان کرتے تھےاس رسمت کا نام ستی (sati) ہے گذشتہ ایک قرن تک یہ رسمت جاری رہیاور اب بھی بعض متعصب ہندو اس رسمت کو انجام دیتے ہیں

## کہاوتیں:

-  ورت کو تعلیم دینا بندر کے اتھوں خنجر دینے کے مترادف ہے
-  ورت کے بغیر گھر شیطان رہنے کی جگہ ہے
-  ورت کا گھر میں داخل ہونا خوش بختی کی ابتدا ہے

--------------

(۱):۔ بہشت خانوادہ،ص۳۲۱

- ورت شوہر کی عدم موجودگی میں روتی رہتی ہے اور زمین پانی کے ۔ ۔ ہونے پر روتی رہتی ہے
- ہزار ادمی ایک بات پر متفق ہو سکتے ہیں لیکن دوَ .جہنوں کا اتفا ہو ۱۰ محال ہے
- مرد کوشہوت سے دلچسپي ہے اور ورت کو مرد سے
- بیوی اور بٹوا سخت طریقےسے باندھ کر اپنے ساتھ لے کر جاؤ
- خوبصورت ورت سب کی ہے اور بدشکل ورت اپنے شوہر کی
- اچھی ورت وہ ہے جو گھر میں رہے یا قبر میں رہے
- ادمی پہاڑ کی مانند ہے اور ورت اہرم کی مانند

## عصر جاہلیت میں ورت کی حیثیت

اسلام سےَ پہلے عصر جاہلیت میںورت ۔ ۔ فقط ابتدائی حقوق (روٹی، کپڑا اور مکان) سے محروم تھی بلہ ہر حیوانوں سے پست تر اور بدتر شمار ہوتی تھی اور اشیائے فروخت کے طورپہ بازار میں خرید و فروخت ہوتی تھیبعض وجوات جیسے فقر و تنگدستی اور جنگوں میں شکست کے موقع پر اسیرہونے کے خوف سے موت کے گھاٹ اتاری جاتی تھیاور لوگ ویسےَ بھی ورت کے وجود کو اپنے لیے ننگ وعار سمجھتے ہوئے زندہ درگور کرتے تھے

بیٹی کا زندہ دوگر کر ۱۰عرب میں عام رواج بن گیا تھا بعض لوگ بچیوں کے پیدا ہوتے ہی سر قلم کرتے تھے تو بعض لوگ پہاڑی کے اوپر سےَ پھینک دیتے تھےتو بعض لوگ پانی میںَ پھینک دیتے تھے تو بعض لوگ زندہ درگور کرتے تھے

جبَ بھی ورت بچہ جنم دیتی تو ایک طرف گڑھا تیار اور دوسری طرف بچے کا لباس تیار رکھا جاتا اوراگر بچی ہوتو گڑھے میں ڈال دیتے اوراگر بچہ ہو تو اسے فاخرانہ لباسَ پہناتے تھےداستان قید قساوت اور سنگدلی کامنہ بولتا ثبوت ہےیہ شخص پیغمبر اسلام(ص) پر ایمان لانے کے بعد رو رہا تھا پیغمبر اسلام (ص)نے وجہ دریافت کی تو کہا:یا رسول اللہ(ص) اس بات پر افسوس کر رہا ہوں اے کاش!د وت اسلام کچھ سالَ پہلے ہم تکَ پہنچ جاتی تو

میں اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر چکا! یا رسول اللہ (ص) میں اپنے ہاتھوں سے تیرہ بچیوں کو زندہ درگور کرچکا ہوں تیرہویں بچی جو میرے کہیں سفر کے دوران پیدا ہوئی تھی میری بیوی نے مجھ سے چھپا کر اپنے کسی عزیز کے ہاں رکھ دی تھی اور مجھ سے کہتی تھی بچی جو دنیا میں آئی تھی وہ مر گئی میں نے بھی اس کی بات پر اطمینان کر لی، کچھ سال گزرنے کے بعد میں کسی سفر سے جب واپس گھر پہنچا تو دیکھا گھر میں بہت ہی لاڈلی اور خوبصورت بچی ہے اپنی بیوی سے کہا یہ لڑکی کون ہے؟ اس نے تردد کے ساتھ جواب دیا یہ تمہاری بیٹی ہے تو میں اسے فورا گھسیٹ گھسیٹ کر محلے سے دور لے جا رہا تھا اور میری بیٹی زار زار رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی: بابا میں کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگوں گی اور نہ آپ کے دسترخوان پر بیٹھوں گی اور نہ کبھی آپ سے لباس مانگوں گی لیکن مجھے رحم نہ آیا اور اسے بھی دفن کردیا

جب رسول گرامی(ص)نے یہ ماجرا سنا تو آنکھوں میں آنسو آئے اور فرمانے لگے:

من لا یَرحم لا یُرحم جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور فرمایا: اے قیس! تمہارے لیے برا دن آنے والا ہے قیس نے کہا مولا ابھی میں اس گناہ کی سنگینی کو کم کرنے کے لئے کیا کرسکتا ہوں ؟ اس وقت رسول اللہ(ص)نے فرمایا:

اعتق عن کلّ مولودةٍ نسمةً

یعنی اسی تعداد میں کہ تم نے زندہ درگور کیا ہے، کنیزوں کو آزاد کرو[1]

--------------

(۱):- حقوق زن در اسلام،ص۱۵

# جزیرۃ العرب میں ناجائز شادیاں

## مساعات

بیگناہ بچیوں کی دردمندانہ موت اور قتل کے نتیجے میں عورتوں کی تعداد کم ہوتی گئی اور بیوی کے بغیر لوگوں کے لئے زندگی گزارنا ناممکن تھا، جس کا انجام یہ ہوا کہ عورتیں کرایہ پر دینے لگے یہ عورت کی بیچارگی کی انتہا تھی کہ وہ چوپائیوں کی طرح کرائے پر دی جاتی تھی! عبداللہ بن جدعان اور عبداللہ بن ابی اور یثرب میں اپنی کنیزوں کو کرایہ پر دے کر بہت بڑے مالدار بن گئے اور یہ بھی رسم تھی اگر مقروض قرض نہ چکا سکا تو قرض دینے والا اس کی بیٹی یا بیوی کو لے کر زنا پر مجبور کرتا اور زنا کے پیسے سے اپنا قرض واپس لیتا تھا یہ رسوائی (مساعات) کے نام سے مشہور تھی اس کے علاوہ بھی مختلف قسم کے نامشروع اور ذلت آمیز نکاح رائج تھے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

## نکاح الاستبضاع

یہ نکاح شرم اور ترین نکاح ہے اگر کوئی شخص کسی شجاع، دلیر، خوبصورت اور نامور شخص کا ہمشکل فرزند کا خواہاں ہو تو بغیر کسی شرم و حیا کے اپنی بیوی کو اسی صفت کے مالک فرد کے پاس بھیج دیتا تھا اور جب حاملہ ہو اور زنا زادہ پیدا ہو جائے تو رسم ورواج کے مطابق اسی شوہر کا سمجھا جاتا تھا!

## نکاح الرہط

یہ نکاح اجتماعی اور گروہی نکاح کہلاتا ہے تقریبا دس افراد پر مشتمل ایک گروہ ایک دوسرے کی رضایت کے ساتھ ایک عورت کیساتھ ہمبستری کرتے تھے اگر بچہ پیدا ہوجائے تو وہ عورت اپنی مرضی سے کسی ایسے شخص کی طرف نسبت دیتی جو زیادہ خرچہ دیتا رہا ہو لیکن اگر کوئی بچی پیدا ہوجائے تو اعلان نہیں کرتی کیونکہ کوئی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا عمرو بن عاص ج

نے جنگ صفین میں کمیت ایجاد کرکے خلافت کو علی (ع)سے لے کر معاویہ کے لئے برقراررکھا،اسی اجتماعی نکاح سے پیدا ہوا تھا، اس کی ماں لیلی نے اسے عاص بن وائل کی طرف منسوب کیاجب ابو سفیان اپنے اخری دم تک یہ ادعاکرتا رہا کہ عمرو میرا بیٹا تھا لیکن عاص بن وائل لیلی کو زیادہ پیسہ دیتا تھا اس لئے اسے بعنوان باپ انتخاب کیا

## نکاح البدل

یعنی اپنی بیوی دوسرے کے پاس اور اس کی بیوی اپنے پاس لاتا جو ایک خاص جملے کیساتھ مبادلہ کیا جاتا تھا

انزل الیّ عن امرائتک و انزل لک عن امرائتی

## نکاح المقت

یہ بھی رائج تھا کہ اگر کوئی شخص مر جائے تو اس کی بیوی کو بھی ارث کے طور پر بڑا بیٹا اپنی تحویل میں لے لیتا تھا-اگر سوتیلی ماں ہو اور جوان و خوبصورت ہوتو اس سے استمتاع بھی کرلیتا تھا یا کسی اور کو دے دیتا اور اس کا مہر لے لیتا تھا اس سے معلوم ہو تا ہے کہ عورت کس قدر بے بس اورمظلوم تھی کہ ایسی نکاح کوتسلیم کرنے کے سوا اور کچھ نہ کر سکتی تھی،اسلام نے اس قسم کے نکاح کرنے سے سختی کیساتھ منع کرتے ہوئے فرمایا:

وَلا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ ابَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ الا مَا قَدْ سَلَفَ انَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءِ سَبِيلا۔(١)

اور ان کیساتھ تم نکاح نہ کرو جن سے تمہارے اباء و اجداد نے کیا ہےبیشک کھلی ہوئی برائی اور پروردگار کا غضب اور بدترین راستہ ہے

## نکاح الجمع

عرب کے ثروتمند لوگ اپنے مال و ثروت کو بڑھانے کے لئے کنیزوں کو خریدتے یا جسم فروش عورتوں کو ایک قرارداد کے مطابق اکٹھی کرتے اور انہیں اہل فن وادب، موسیقار اور عشوہ گرکے ان بیجتے تاکہ بیشتر پیسے کما سکیں اور ان میں سے ہر ایک کے

--------------

(١):- سورہ نساء ٢٢

لئے الگ گھر مہیا کرکے اس کے دروازے پر ایک خاص قسم کا جنڈے ا کھڑا کرتے جو اس بات کی دلیل تھی کہ ہر کوئی داخل ہوکر اپنی جنسی خواہشات کو پوری کرسکتا ہے ایسی ورتیں قینات کے نام سے مشہور تھیں

## نکاح الخدن

خدن لغت میں دوست یا معشوقہ کو کہا جاتا ہے کہ مرد اپنی معشوقہ کیساتھ محرمانہ را بطہ پیدا کرکے زنا کا مرتکب ہو تا تھا عرف جاہلی میں اسے رسمی اور قانونی قرار دیا گیا تھا جبکہ قران مجید نے اس قسم کے روابط سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلا مُتَّخِذَاتِ اخْدَانٍ (۲)

یعنی ان کنیزوں کے ساتھ شادی کرو جو پاکدامن ہوں نہ کہ کھلم کھلا زنا کار ہوں اور نہ چوری چھپے دوستی کرنے والی ہوں

## نکاح الشغار

یہ نکاح مبادلی ہے یعنی اپنی بیوی کے مہر میں اپنی بیٹی دوسرے کو دینا یہ معاملہ بھی دو مردوں کے درمیان ہو تا تھا، یہاں بھی بے چاری ورت اپنی مرضی کی مالک نہیں تھی (۲)

--------------

(۱):- سورہ نساء ۲۵

(۲):- حقوق زن در اسلام و جہان،ص۳۷

# دوسری فصل

## اسلام میں عورت کی قدر و منزلت

جب تمام انسانی معاشرے مختلف قسم کے انحرافات میں گرے ہوئے تھے، بعض معاشرہ یا سوسائٹیز کثرت شہوت کی وجہ سے عورت کو اپنا معبود بنا چکے تھے تو بعض معاشرہ غفلت کی وجہ سے عورت کو بے ارادہ حیوان سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ عورت روح انسانی سے خالی ہے لہذا قابل تقدیر نہیں ہے اور یہ مظلوم عورت بھی جہالت، نادانی اور ناچاری کی وجہ سے خاموش رہتی

ایسے موقع پر پیغمبر اسلام(ص)، رحمۃ للعالمین بن کر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے اور ان تمام غلط اور جاہلانہ رسومات اور انسان کی ناجائز تجاوزات کو ختم کرکے اپ نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا کہ عورت کو اپنا حق اور مرد کو اپنا حق دے کر ظلم و ستم اور بے انصافی کا خاتمہ کیا

پوری دنیا میں اسلام وہ اولین مکتب ہے جو مرد اور عورت کے لئے برابر حقوق کا قائل ہوا اور عورت کو حق مالکیت اور استقلال عطا کیا کہ وہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرسکے۔ صرف حق دیا بلکہ اس سے بھی بالا تر کہ مرد سے بھی زیادہ عورت کا احترام اور اس کی قدر و منزلت کا قائل ہوا اور فرمایا: مرد کو عورت پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے خدا کے نزدیک سب برابر ہیں فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقوائے الٰہی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَ اُنثَى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ اَتْقَٰكُمْ اِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" [1] اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دئے ہیں تاکہ اپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے اور اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر بات سے باخبر ہے"

-------------

(۱):- الحجرات ۱۳

اس آیہ شریفہ سے اس فاسد عقیدہ کا بھی قلع قمع ہوجاتا ہے جو کہ بعض معاشرہ قائل تھے کہ عورت قیامت کے دن بہشت میں داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں روح انسانی نہیں پائی جاتی اور وہی انسان کو بہشت سے نکالنے والی ہےوہ شیطان کی نسل ہے جسے صرف مرد کے وجود کے لئے مقدمہ کے طور پر خدا نے خلق کیا ہے

دوسری آیۃ میں ارشاد فرمایا:

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا[۱]

" عورت بھی مرد کا ہم جنس اور بدن کا حصہ ہے"اور فرمایا:

احِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ الَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَانتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ[۲]

"تمہارے لئے ماہ رمضان کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے عورت تمہارے لئے عیوب کو چھپانے کے لئے لباس ہے جس طرح تم ان کے لئے عیوب کو چھپانے کا وسیلہ ہے"

اس لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیںجب عورت کو کسی چیز کا مالک نہیں سمجھتا تھا اس وقت فرمایا:

وَلا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ[۳]

"اور خبردار جو خدا نے بعض افراد کو بعض سے کچھ زیادہ دیا ہے اس کی تمنا اورروانہ کرنا مردوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ہے اور عورتوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ہے"

جب عورت کو اجتماعی امور میں شریک ہونے کا حق نہیں دیا جارہا تھا اس وقت اسلام نے عورت کو بھی مرد کے برابر ان

--------------

(۱):- الزمر ۶

(۲):- البقرہ ۱۸۷

(۳):- النساء ۳۲

اجتماعی امور میں شریک ٹھہراتے ہوئے فرمایا :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اوْلِيَاء بَعْضٍ يَامُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ(۱)

"مؤمن مرد اور مؤمن ورتیں اپ میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا کہم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں"

اس طرح متعدد ایات اور روایات میں ورت کی قدر ومنزلت کو کبھی بیٹی کی حیثیت سے تو کبھی ماں کی، کبھی بیوی کی حیثیت سے تو کبھی ناموس اسلام کی،دنیا پر واضح کردیا ہے کیونہ ہر انسان کے لئے ناموس کی زندگی میں یہ تین یا چار مرحلے ضرور ا تے ہیںیعنی ایک خاتون کسی کی ماں ہے تو کسی کی بیٹیاور کسی کی بہن ہے تو کسی کی بیوی ہوا کرتی ہے

اسلام نے بھی ان تمام مراحل کا خاص خیال رکھتے ہوئے ورت کی شخصیت کو اجاگر کیا ہےہم ان مراحل کو سلسلہ وار بیان کریں گے، تاکہ ورتوں کے حقوق کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور اس میں کوتاہی نہ ہونے پائے

## اسلام میں ورت کا مقام

پیغمبر اسلام(ص) ہمیشہ ورتوں کیساتھ مہر و محبت اور پیار کرنے کی سفارش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حُبِّبَتْ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَ الطِّيبُ وَ جُعِلَتْ فِي الصَّلَاةِ قُرَّةُ عَيْنِي(۲)

"میں دنیا میں تین چیزوں سے زیادہ محبت کرتا ہوں:عطر، ورت اور نماز کہ جو میری انکھوں کی روشنائی ہے"

یاد رہے اپ(ص) کا یہ فرمانا شہوت وغرائز جنسی کی وجہ سے نہیں ہے بلہ اپ ایسے فرامین کے ذریعے ورت کی قدر و منزلت اور شخصیت کو اجاگر کرنا چاہتے تھےکیونہ اس عرب جاہلیت کے دور میں ورتوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھیہر قسم کے حقوق سے محروم تھیان کے کسی اچھے عمل کو بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے لیکن جب اسلام کا ظہور ہوا ج نے

-------------

(۱):- توبہ ۷۱

(۲):- وسائل الشیعہ ، ج۸۷، ص۱۱۶

نیکی میں مرد اور  ورت کو برابر مقام عطا کیاؤمنہ ورت کے   بارے میں امام صادق (ع)نےفرمایا:

المراۃ الصالحۃ خیر من الف  رجل غیر صالحٍ[1]

"ایک پاک دامن  ورت ہزار غیر پاک دامن مرد سے َ بہتر ہے"

اسی طرح ان سے محبت کرنے کوَ ایمان کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا:

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي الْاِيمَانِ خَيْرًا اِلَّا ازْدَادَ حُبًّا لِلنِّسَاءِ[2]

”میرا گمان ہے کہ کسی کا ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا مگر اسی مقدار میں  ورت سے محبت میں اضافہ ہو جائے“ اس  سے ٠ اہر ہو تا ہے کہ جتنا ایمان میں اضافہ ہوگا اتنی  ورت سے محبت ہوگی

## اسلام کی ز ہ میں ماں کا مرتبہ

اسلام کی نگاہ میں ماں کا مرتبہَ بہت بلند ہے خدا تعالیٰ کے بعد دوسرا مرتبہ ماں کو حاصل ہےچنانچہ رسول خدا(ص) سے متعدد روایت نقل ہوئی ہیں بہر بن کیم نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ[3]

راوی کہتا ہے کہ تین مرتبہ میں نے سوال کیا کہ  کیساتھ نیکی کروں ؟ تو اپ نے فرمایا: ماں کیساتھ نیکی کرو، اور چوتھی بار جب پوچھا تو فرمایا: باپ کیساتھ نیکی کرو

یعنی جب سوال ہوا کہ سارے خلائق میں کون سب سے زیادہ نیکی اور  سن معاشرت کا مستحق ہے؟ تو فرمایا: ماں ماں ماں اور چوتھی مرتبہ فرمایا: باپ

--------------

(۱):- وسائل الشیعہ ،ج۱۴،۱۲۳

(۲):- الکافی ،ج۵، ص۳۲۰

(۳):- الکافی ،ج۲، ص ۱۵۹

اور مزید فرمایا الجنة تحت اقدام الامھات ماؤں کے قدموں تلے جنت ہے

اور فرمایا: اذا دعاک ابواک، فاجب امّک[1]

جب ماں باپ دونوں ایک ساتھ تمہیں بلائیں تو ماں کو مقدّم رکھواور یہ سب ماں کی اپنے گھر والوں پر جاں نثاری اور خدمت کا نتیجہ ہے چنانچہ شاعر نے اس مطلب کو اس طرح اپنے اشعار میں سمیٹا ہے:

عمر ایثار کی راہوں میں بسر کرتی ہے		خار کو پھول تو ذروں کو گہر کرتی ہے

یعنی ارائش ہر شام و سحر کرتی ہے		یہ وہ ہستی ہے جو ویرانے کو گھر کرتی ہے

کتنے صحرا کو بنا ڈالا ہے جنت اس نے		کردیا فرد کو دودن میں جما ت اس نے[2]

## اسلام کی نظر میں بیٹی کا مرتبہ

پیغمبر مقدمہ کے احادیث اور ان کا ترجمہ بیان کرتا چلوں جنہیں پڑھ کر ہر مسلمان اپنے اندر خوشی اورمسرت کا احساس کرنے لگتا ہے کہ واقعا ہم ایسے رہبر اسلام کے پیروکار ہیں جن سے فقط مہر ومحبت،شفقت، احسان اور نیکی کا درس ملتا ہے بیٹی کی شان میں فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص خَيْرُ اوْلَادِكُمُ الْبَنَاتُ و يمن المراة ان يكون بكرها جارية[3]

یعنی بہترین اولاد بیٹی ہے اور عورت کی خوش قدمی کی علامت یہ ہے کہ پہلا فرزند بیٹی ہواسی طرح امام صادق نے فرمایا:

عَنْ اِبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ الْبَنَاتُ حَسَنَاتٌ وَ الْبَنُونَ نِعْمَةٌ فَالْحَسَنَاتُ يُثَابُ عَلَيْهَا وَ النِّعْمَةُ يُسْالُ عَنْهَا[4]

"بیٹیاں حسنہ ہیں اوربیٹے نعمت ہیں،حسنات پر ثواب دیاجاتاہے اور نعمتوں پر حساب لیا جاتا ہے"

--------------

(۱):- الکافی ،ج۲، ص ۱۵۹

(۲):- ڈاکٹر پیام اعظمی، والفجر، تنظیم المکاتب، لکھنؤ،ہندوستان،۱۹۹۸

(۳):- مستدرک الوسائل،ج۲،ص ۶۱۵۶۱۴

(۴):- وسائل الشیعہ ،ج۱۵،ص۱۰۴، من لا یحضر،ج۳، ص ۴۸۱

ابن عباس پیغمبر اسلام (ص)سے نقل کرتے ہیں کہ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ وہ شخص جس کے اں لڑکی ہو اور کبھی اس کی اہانت نہ کی ہو اوربیٹے کو اس بیٹی پر ترجیح نہ دی ہو تو خداوند اسے بہشت میں جگہ عطا کریگا

اور فرمایا: کوئی شخص بازار سے بچّوں کے لئے کوئی چیز خریدے اور گھر میں ائے تو سب سے پہلے بچی کو دیدو بعد میں بچّے کو جس باپ نے بچیوں کو خوش کیا تو اسے خوف خدا میں رونے کا ثواب عطا کریگا، یعنی قرب الٰہی حاصل ہوگا(۱)

رسول گرامی اسلام(ص)نے فرمایا: جس شخص نے بھی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کا خرچہ برداشت کیا تو اس پر بہشت واجب ہے(۲)

جب امیرالمؤمنین (ع)حضرت فاطمہ(س) کی خواسگاوری کے لئے تشریف لائےو تو باوجود اس کے کہ قران مجید نے صریحا پیغمبر(ص) کو مؤمنین کی جان ومال میں تصرف کرنے کی مکمل طور پر اجازت دی ہے،فاطمہ(س) کی عظمت کی خاطر اپ سے مشورہ کے لئے تشریف لاتے ہیں اور رضایت طلب کرنے کے بعد ہی علی(ع) کو اں میں جواب دیتے ہیں جس سے دور جاہلیت میں زندگی گزارنے والوں پر واضح ہوجاتا ہے کہ عورتوں کو ان کا حق کس طرح دیا جاتا ہےاور یہ بھی بتا دیا جاتا ہےکہ مشترک زندگی کا اغاز اور ازدواج کے لئے اولین شرط لڑکی کی رضایت ہے جس کے بغیر والدین اپنی بیٹی کو شوہر کے اں نہیں بھیج سکتے

## اسلام میں بیوی کا مرتبہ

جس قدر قدیم دور میں حتی موجودہ دور میں بھی زیادہ تر ظلم وستم بیویوں پر ہو تا تھاور ہو تا ہے اسی قدر اسلام نے بھی ان سے متعلق شدید ترین دستورات اور مجازات بھی وضع کیا ہے جو دین مقدس اسلام کی طرف سے بیویوں پر خاص عنایت ہےچنانچہ قران مجید نے حکم دیا:

--------------

(۱):- محمد خاتم پیغمبران،ج۱،ص۱۸۳

(۲):- ائین ہمسر داری،ص۵۰۴

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۱)، هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَانتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ(۲)

یعنی عورتوں کیساتھ نیکی اور مہربانی کیا کرو، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا:

اقربکم منّی مجلسا یوم القیامة خیرکم لاهله(۳)

قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے قریب وہ ہو گا جو اپنے عیال پر زیادہ مہربان ہو گا اور فرمایا: من اخلاق الانبیاء حبّ النساء(۴) یعنی عورت سے محبت اخلاق انبیا (ع) میں سے ہے

احسن الناس ایمانا الطفهم باهله وانا الطفکم باهلی یعنی ایمان کے لحاظ سے بہترین شخص وہی ہے جو اپنی اہلیہ کی نسبت زیادہ مہربان ہو میں بھی ایسا ہوں۔ ہمسر پیغمبر اسلام(ص) فرماتی ہیں: میں نے رسول خدا (ص) سے سنا کہ آپ(ص) فرماتے تھے میری امت میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کیساتھ بہترین سلوک کرے اور بہترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کیساتھ بہترین گفتار و کردار ادا کرے اور جب بھی کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے ہر دن اور رات ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص اپنی بیوی کیساتھ نیک سلوک کرے تو اسے بھی ہر دن سو شہیدوں کا ثواب لکھا جاتا ہے عمر نے سوال کیا: یا رسول اللہ (ص) مرد اور عورت میں اتنا فرق کیوں؟ تو آپ نے فرمایا: جان لو خدا کے نزدیک عورتوں کا اجر مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہے خدا کی قسم شوہر کا اپنی بیوی پر ستم کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے اے لوگو! دو ضعیفوں کی نسبت خدا کا خوف کرو: ایک یتیم دوسری بیوی خدا تعالیٰ قیامت کے دن تم سے پوچھے گا جو بھی ان دونوں کیساتھ نیکی کریگا، رحمت الٰہی اسے نصیب ہوگی اور جو بھی ان دونوں کیساتھ برائی کرے گا خدا کا غیظ و غضب اس پر نازل ہوگا(۵)

--------------

(۱):- نساء،۱۹

(۲):- نساء ۱۸۷

(۳):- فروع کافی ،ج ۵،ص۳۲۰

(۴):- فروع کافی ،ج۵،ص۳۲۰

(۵):- سیری در زندگانی حضرت زہرا،۳۷

اگے فرماتے ہیں:

خيركم خيركم لاهله و انا خيركم لاهلي ما اكرم النّساء الّا كريم و لا اهانهنّ الّا لئيم[۱]

یعنی کریم النفس ہے وہ انسان جو ورتوں کا احترام کرے اور پست فطرت ہے وہ انسان جو ان کی اہانت کرے

فرمایا: مجھے جبرئیل نے ورتوں کے بارے میں اتنی سفارش کی کہ میں نے گمان کیا کہ ان کے لئے "اف" تک کہنا بھی جائز نہیں ہوگا جبرئیل نے کہا: یا محمد ﷺ! ورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ وہ لوگ تمہارے ہاتھوں کنیزیں ہیں جنہیں تم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت تحویل میں لئے ہیں خدا کے کلام کے ذریعے اور محمد ابن عبد اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے ذریعے ان کو اپنی زوجیت میں لئے ہیں تم پر ان کے لئے کچھ حقوق ہیں جن کے ذریعے تم ان کے نفوس پر مالک بنے ہو اور تمہارے ساتھ زندگی گزارتی ہیں ان پر رحم کیا کرو اور ان کے حقوق دیا کرو پیغمبر اسلام (ص) بستر احتضار پر ارام فرما رہے ہیں اور اہم ترین اور اساس ترین مطالب کو مختصر اور سلیس الفاظ میں اپنی امت کے لئے بیان فرما رہے ہیں: من جملہ ورتوں کے بارے میں ان کے شوہروں سے مخاطب ہوکر فرما رہے ہیں:

اللّٰهَ اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ وَ فِيمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاِنَّ اٰخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ع اَنْ قَالَ اُوصِيكُمْ بِالضَّعِيفَيْنِ النِّسَاءِ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُم[۲]

دوسری جگہ فرمایا: الله الله في النساء انهن عوان بين ايكديكم اخذتموهن بامانة الله قال ها حتي تلجلج لسانه و انقطع كلامه[۳]

ورتوں کے بارے میں خدا کو فراموش نہیں کرنا ان کیساتھ نیکی کرو،ان کے حقوق ادا کرو،ظلم نہ کرو یہ تمہارے گھروں میں زندگی گزار رہی ہیں اور تمہاری ہی کفالت میں ہیں اور خدا کیساتھ تو نے وعدہ کیا ہے کہ ان کیساتھ نیکی،عدالت،مہر و محبت سے پیش

--------------

(۱):- نهج الفصاحة (مجموعه كلمات قصار حضرت رسول اكرم ،ص۴۷۲

(۲):- الكافي،ج۷،ص۵۱،باب صدقات النبي و فاطمة و الائمة

(۳):- تحف العقول،ص۳۰

ائیں گے کیونہ فرمان خداوندیَ بھی ہے کہ ان وعدوں وکہ نہَ بھلاؤیہ کلمات زبان مبارک پہر جاری رکھتے ہوئے اپ کی روح مبارک بدن عنصری سے پرواز کر گیا اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئےانا للہ وانا الیہ راجعونامیر المؤمنین (ع)نےَ بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئےاپنی اخری وصیت میں ورت کے بارے میں سفارش کی:

قَالَ ع اللہَ اللہَ فِي النِّسَاءِ وَ فِيمَا مَلَكَتْ ايْمَانُكُمْ فَانَّ اخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ نَبِيُّكُمْ انْ قَالَ اوصِيكُمْ بِالضَّعِيفَيْنِ النِّسَاءِ وَ مَا مَلَكَتْ ايْمَانُكُمْ[1]

" اللہ اللہ ورتوں اور کنیزوں اور غلاموں کے بارے میں خدا کو فراموش نہ کروان کے ساتھ نیکی کرنا کیونہ تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اخری وصیت میںَ یہی تاکید کی تھی کہ دوضعیفوں ( ورت اور غلام ) کا خیال رکھا جائے"

اپ ہی دوسری جگہ فرماتے ہیں:

فَانَّ الْمَرْاَةَ رَيْحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَة[2]

" ورتَ پھول ہے نہ کہَ پہلوان" لہٰذا اس کیساتھَ پھولوں کی سی رفتار کیا کرو"

جہاں خواتین کے لئے کام کرنا مناسب نہیں

اگرچہ اسلام نے ورت کو مکمل ازادی دی ہے وہ کمانا چاہے تو کما سکتی ہے،یا تجارت کرنا چاہے تو تجارت کر سکتی ہےلیکن انہی کی مصلحت کے پیش نظر ان کو کچھ جگہوں پر کام کرنے سے منع کیا گیا ہے:

- جہاں کام اور اشتغال کی وجہ سے خواتین کی شرافت اور کرامت زیر سؤال چلی جائے
- جہاں کام اور اشتغال کی وجہ سے خواتین کی سرپرستی اور سب سے بڑی مسؤلیت مادری پر انچ پڑے
- جہاں شوہر اسے جانے کی اجازت نہ دے

-------------

(۱):- مستدرک الوسائل ،ج۱۴، ص ۲۵۴

(۲):- نہج البلاغہ نامہ ۳۱

o جہاں کام اور اشتغال کا ماحول خواتین کے لئے مناسب اور مفید نہ ہو

o ایسا بھاری کام جو ان کی جسمانی سلامتی کے لئے خطرہ ہو

o اگر خود عورت کے لئے مالی ضرورت نہ ہو تو کام کرنا مناسب نہیں

امام خمینی (رح)نے فرمایا: البتہ دفتروں میں کام کرنا ممنوع نہیں اس شرط کیساتھ کہ حجاب اسلامی کا خیال رکھا جائے

## اجتماعی روابط کے حدود

دین مقدس اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان اجتماعی روابط کے لئے شرط رکھی ہے کہ کسی قسم کی ہیجان انگیزی پیدا نہ ہواگر وہ ہر قسم کی جنسی میلانات سے دور ہو کر اپنی عفت و کرامت اور تقوی کی حفاظت کرتے ہوئے اجتماع میں فعالیت کرسکتی ہے تو دین اسلام مانع نہیں بن سکتا۔

## جہاں مرد اور عورت پر رعایت واجب

1. روابط اجتماعی میں حجاب کا خیال واجب ہے

نامحرموں پر نگاہ کرنا حرام ہے قرآن مجید نے بھی سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ ابْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ ازْكَى لَهُمْ انَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ ابْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ(۱)

"آپ مؤمنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں یہ ان کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے اللہ کو ان کے اعمال کا یقینا خوب علم ہے اور مؤمنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں"

--------------

(۱):- نور ۳۰،۳۱

پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:وَ النَّظَرَ فَانَّهَا سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ ابْلِيس[۱]

"حرام نگاہ شیطانی تیروں میں سے زہر الود تیر ہے"

کیونکہ یہی نگاہ جنسی غریزہ کو بیدار کرنے کا سبب بنتی ہےچنانچہ اس کی مثال سورہ یوسف میں ملتی ہے:

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ ارْسَلَتْ الَيْهِنَّ وَاعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَا وَاتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَايْنَهُ اكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ ايْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا هَذَا بَشَرًا انْ هَذَا الا مَلَكٌ كَرِيمٌ[۲]

" جب زلیخا نے مصر کی عورتوں کی ملامت اور مذمت سنی تو انہیں دعوت دی اور ایک عظیم محفل سجائی، ہر ایک کے لئے ایک ایک تکیہ گاہ بھی فراہم کیا ساتھ ہی ہر ایک کے ہاتھ میں چھری بھی تھما دی اور پھل بھیاس کے بعد حضرت یوسف (ع)کو سمجھا کر اس مجلس میں انے کا حکم دیاجب مصری عورتوں نے یوسف (ع)کو دیکھا تو اپ کا حسن وجمال دیکھ کر حیرانی کے عالم میں تکبیر کہنے لگیں اور ترنج (پھل) کے بجائے اپنے ہاتھوں کو زخمی کردیا اور کہنے لگیں:تبارک اللہ ! یہ انسان نہیں بلکہ یہ حسین وجمیل فرشتہ ہے"جو چیز اس ایہ شریفہ میں حیران کن ہے وہ مصری عورتوں کا حضرت یوسف (ع)کو دیکھ کر اپنے ہاتھوں کو زخمی کرناہےاور ایک ہی نظر سے اپنے کنٹرول سے باہر ہوکر انسانی روح وروانی سلامت سے ہاتھ دھو بیٹھیں اس وقت زلیخا بھی فاتحانہ انداز میں مصری خواتین سے کہنے لگی:

قَالَتْ فَذلِكُنَّ الَّذي لُمْتُنَّني فيهِ وَ لَقَدْ اوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ

یہ ہے وہ غلام جس کی محبت میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں

2. خواتین اپنی زینتوں کو روابط اجتماعی میں نامحرموں سے چھپائے رکھیں:

وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ الا ما ظَهَرَ مِنْها وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِن[۳]

--------------

(۱):- نہج الفصاحہ ۳۱۱۵

(۲):- یوسف ۳۱

(۳):- نور ۳۱

کیونہ یہ زینتیں اور زیورات بھی نامحرموں کو عورت کی طرف جلب کرنے کا سبب بنتی ہیں اور تلذذ ایجاد کرتی ہےیہیں اس لئے حرام قراردیا گیااسی لئے فقہاء و مجتہدین کا فتوی ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ سارا بدن زینت ہے جس کا نامحرموں کے سامنے ظاہر کرنا حرام ہے

3. بات کرنے کا اہنگ ہیجان انگیز نہ ہو چنانچہ قران کا حکم ہے:

فلاتخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض[۱]

اگاہ ہوجاؤ مردوں کے ساتھ نرم ونازک لہجے میں بات نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ بیمار دل والے تیری طمع میں نہ پڑجائیں

4. نامحرموں کیساتھ ہنسی مذاق نہ کرو

پیغمبر اسلام(ص)نے فرمایا:

مَنْ فَاکَهَ امْرَاَةً لَا یَمْلِکُهَا حُبِسَ بِکُلِّ کَلِمَةٍ کَلَّمَهَا فِي الدُّنْیَا الْفَ عَامٍ فِي النَّار[۲]

جس نے نامحرم عورت کیساتھ مذاق کیا خداوند اسے ہر ایک کلمے کے مقابلے میں ہزارسال جہنم میں قید کریگا

5. عورتیں تنگ و نازک لباس نہ پہنیں

اور مغربی تہذیب کی یلغار کے لئے زمینہ فراہم نہ کریں اور حق یہ ہے کہ ایک مسلمان خاتون اپنی حقیقی اور خدائی حیثیت اور شخصیت کو ان محرمات سے دور رہ کر برقرار رکھے اور اجتماعی و خاندانی بقا کی تلاش کرتی رہےاب ہمیں خود مطالعکر نا چاہئے کہ کون سی عورت جو حجاب اسلامی کی پابند ہے،بے عفتی اور ہتک عزت کا شکار ہوتی ہے یا بے پردہ عورت؟ کون سی عورت جنسی فساد میں مبتلا اور غیروں کے ہوا وہوس کا شکار ہوتی ہے؟ یقینا بے پردہ عورت ہی ان مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہےاسی لئے اسلام نے حجاب پر زور دیکر عورتوں کی شخصیت،حرمت اور عزت بچانے کا اہتمام کیا ہے

---------------

(۱):- احزاب ۳۲

(۲):- ثواب الاعمال و عقاب الاعمال النص ۲۸۳ عقاب مجمع عقوبات الاعمال ، ص : ۲۸۰

## اسلام میں ضرب الامثال

گذشتہ مباحث اور آنے والے مباحث سے کلی طور پر جو نتیجہ نکالا گیاہے، ان کو ضرب الامثال کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور آخر میں نتیجہ نکالیں گے کہ اسلام نے جو مرتبہ اور منزلت ورت کو دی ہے وہ کسی اور معاشرہ یا مکتب اور مذہب نے نہیں دی ہے چنانچہ اسلام کہتا ہے:

- ورت شوہر کے اتھوں خدا کی امانت ہے
- ورت میاں کے لئے اور شوہر بیوی کے لئے لباس ہے
- ورت ریحانہ یعنی پھول ہے نہ کہ پہلوان
- ورت وہ بچھو ہے جس کے کاٹنے میں بھی لذت ملتی ہے
- ورت ایک ایسی بلا ہے جس سے فرار بھی ممکن نہیں
- ورت ٹیڑی ہڈی کی طرح ہے جسے سیدھی کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جاتی ہے
- وہ ورت اچھی ہے جو رفتار میں مغرور، بخیل اور ڈرپوک ہو
- فقط عقل مند ورتوں سے مشورہ کرو
- مرد کی بیجا غیرت دکھانے سے ورت برائی کی طرف جاتی ہے

## کچھ نکات:

- ان ضرب المثالوں میں سے بعض حقائق پر مشتمل ہیں لیکن بعض بے ہودہ ہیں
- ان ضرب المثال میں سے بعض قابل تخصیص ہیں
- بعض مثالوں جیسے ورت منفور ترین مخلوق ہے کو اس وقت کے یورپی ممالک قبول نہیں کرتے ہیں، بلکہ یہ یورپی انقلاب سے پہلے کی بات ہے

- ان مثالوں میں اکثر تناقض پایا جاتا ہے
- اکثر مثالوں کو دین مبین اسلام قبول نہیں کرتا
- کوئی بھی ضرب المثل اسلامی ضرب المثل (امانت الٰہی) کی عظمت کو نہیں پہنچتا

لیکن بعض دفعہ ناشناس مسلمان بھی عورت کو اس قدر ان کے مقام اور مرتبہ سے گراکر حیوانوں کے صف میں شمار کرنے لگتے ہیں

چنانچہ ابوہریرہ کہتا ہے:«یقطع الصلاة المراة و الحمار و الکلب»[1]

کہ اگر نماز گزار کے سامنے سے عورت،گدھااور کتا گزرے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہےاگے کہتا ہے :

و الظُعن یمرُّون بین یدیه: المراة و الحمار و البعیر[2]

اگر سامنے کوئی چیز رکھے تو عورت،گدھا،اور اونٹ کے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتیایک اور جگہ کہا:

یقطع الصلاة الکلب الاسود و الحمار و المراة[3]

عورت،گدھا اور کالاکتا گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہےچنانچہ جناب عائشہ نے کہا:

جعلتمونا بمنزلة الکلب و الحمار»[4]

ہمیں تم لوگوں نےگدھا اور کتے کے لائن میں کھڑی کی؟!

----------------

(۱):- صحیح مسلم ۱: ۱۴۵ ۔ المحلی ۴: ۸

(۲):- السنن الکبری ۳: ۱۶۶ و ۳۵۵۴ ۔ مصنف ابن ابي شیبه ۱: ۳۱۵

(۳):- المحلی ۴: ۱۱

(۴):- مصنف ابن ابی شیبه ۱: ۳۱۵

عکرمہ نے کہا: ورت کتا اور گدھا کے علاوہ یہودی،نصرانی اور مجوسی کے گذرنے سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے

عن عکرمة یقطع الصلاة الکلب و المراة و الخنزیر و الحمار و الیهودی و النصرانی و المجوسی[۱]

یہ مثالیں اس لئے نقل کی گئی ہیں تا کہ ان سے عبرت حاصل کریں :

وَتِلْكَ الْامْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ[۲]

--------------

(۱):- ہمان

(۲):- سورہ حشر، ۲۱

# تیسری فصل

## خواتین کے حقوق

قران مجید نے مرد و ورت کو ابتدائی ٔقت سے لے کرٔ بہشت میں سکونت اختیار کرنے،یک برابر اور یکسان قرار دیا ہے اور ؤمنہ ورتوں کو عالم بشریت کے لئۓ بعنوان ونمہ ٔ پیش کیا ہے: حضرت اسیہ(س) (فرعون کی بیوی) اور حضرت مریم(س) کو تمام ؤمنین کے لئے ونمہ ٔ قرار دیا قران نے رحمت،مودت اور محبت کو زوجیت کا فلسٔہ قرار دیا اور والدین کیساتھ ا سان کرنے کو خدا کی عبادت کرنے کے برابر سمجھا اجتماعی امور میںٔ بھی ورتوں کی مشارکت کو یاد کرتے ہوئے ملہ ٔ سبا کا عاقلانہ فیصلہ اور حضرت شعیب(ع) کی بیٹیوں کی کہانی کو بیان کیا ہے جس میں ان کی شرم وحیا کو ان کی نیک رفتار و کردار کی نشانی کے طور پر دنیا کے لئے پیش کیا ہے

### خواتین کے اجتماعی حقوق

اسلام نے خواتین کو مکمل طور پر اپنے حقوق دیے ہیں جیسے حق حیات،حق تعلیم و تعلم،حق مالکیت،حق ازادی، حق انتخاب، حق معاملہ وتجارت،حق تصرف،حق نفقہ،حق ارث ومہر و

اسلام نے مردوں سے زیادہ خواتین کے حقوق کا انتظام کیا ہے

### ورتوں کے حقوق اورامام خمینی

اسلامی جمہوری ایران کے قانون اساسی میں ورت کے حقوق کو یوں مشخص کیا گیا ہے:

- ورتوں کے مادی اور معنوی حقوق کا احیاء اور ان کی شخصیت کو رشدونکھار پیدا کرنے کے لئے مناسب زمینہ فراہم کرنا
- ماؤں کی حمایت،خصوصا حاملی اور بچوں کی حضانت کے دوران ان کا خاص خیال رکھنااور بچوں کی سرپرستی کے حوالے سے مشکلات کا دفع کرنا
- خاندان کی بقا کے لئے صالح عدالت گاہ کا انعقاد کرنا

o بیواؤں اور عمر رسیدہ ورتوں اور بے سرپرستوں کے لئے انشورنس کا قیام

## امام خمینی کا امریکی خبر ز ر کو انٹرویو

امام خمینی(رح) امریکی لاس انجلس ٹائمز مفسر کو ۱۳۵۷ش میں یوں انٹرویو دے رہے ہیں:

س: ورتوں کے اجتماعی مسائل جیسے، یونیورسٹیز میں کام کرنا اور تعلیم حاصل کرنا اپکے نزدیک کیسا ہے؟

اپ نے جواب دیا: خواتین، اسلامی معاشرے میں ازاد ہیں اور انہیں یونیورسٹیز یا دوسرے سرکاری اداروں میں کام کرنے سے کبھی نہیں روکا گیا، جس چیز سے روکا جاسکتا ہے وہ اخلاقی مفاسد ہیں جو مرد اور ورت دونوں پر حرام ہیں[1]

## تخصص ورت اور واجب کفائی

اسلام نے نہ صرف ورتوں کو کام کرنے سے نہیں روکا بلکہ بعض مقام پر ان کی موجودگی کو واجب کفائی قراردیا ہے جیسے ڈاکٹر نس اور جراح ورت کا ہسپتال میں ہونا،اسی طرح ابتدائی کا بچیوں کے سکول میں ہونا، خواتین کے لئے درزی ورت کا ہونا یا ایسے موارد جہاں خود ورتوں کے ساتھ لین دین ہو، وہاں خواتین کی فعالیت اور موجودگی کو اسلام واجب کفائی سمجھتا ہے

## خواتین کے ثقافتی حقوق

فرہنگ اسلام میں جیسے تعلیم و تربیت، ہنر وغیرہ کے حصول میں بھی خواتین کو ازادی دی گئی ہے خصوصا تعلیم وتربیت کے میدان میں تو اسلام نے اسی صراحت کیساتھ ورتوں پر بھی حصول تعلیم کو واجب قرار دیا ہے جس طرح مردوں پر واجب قرار دیا ہے قال:قَالَ النَّبِيُّ ص طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ ايْ عِلْمِ التَّقْوَى وَ الْيَقِينِ[2] اسلام نے اس مسئلہ پر اس قدر زور دیا ہے کہ شوہر بھی بیوی کو تعلیم و تعلم سے نہیں روک سکتا اگرچہ دوسرے موارد میں

--------------

(۱):- صحیفہ نور،ج۴،ص۳۹

(۲):- محجة البيضاء،ج۱،ص۱۸

شوہر کی اجازت کے بغیر وہ گھر سے نہیں نکل سکتی چنانچہ فقہاء نے بھی فتوے دیے ہیں:یحرم علی الزوج منع الزوجة من الخروج للتعلم[۱] حرام ہے مرد پر کہ وہ بیوی کو علم سیکھنے کے لئے گھر سے باہر جانے نہ دے

## خواتین کے سیاسی حقوق

اسلام نے مرد و عورت دونوں کو ان کے جو مشترکہ سیاسی حقوق دلائے ہیں،ان میں سے کچھ حقوق یہ ہیں: حق بیعت، حق انتخاب، حق شراکت، حق رائے دہی، حق دفاع وغیرہ

## حق بیعت

اسلام نے چودہ سو سال پہلے خواتین کی سیاسی مسؤلیت اور استقلال کا اعلان کیا ہے اور اجازت دی ہے کہ اپنی تقدیر بدلنے،ملکی سالمیت کو معین کرنے،رہبریت کا انتخاب کرنے کے لئے پیغمبر اسلام(ص)کی بیعت کرے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ابتداے اسلام میں خواتین نے پیغمبر اسلام (ص)کے ہاتھوں بیعت کی ہیں چنانچہ قران فرمارہا ہے:

يَا ايُّهَا النَّبِيُّ اذَا جَاءكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى ان لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ اوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ ايْدِيهِنَّ وَارْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ انَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[۲]"پیغمبر اگرایمان لانے والی عورتیں اپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے ائیں کہ کسی کو خدا کا شریک نہیں بنائیں گیاور چوری نہیں کریں گی زنا نہیں کریں گیاولاد کو قتل نہیں کریں گیاور اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے سے کوئی بہتان (لڑکا) لے کر نہیں ائیں گیاور کسی نیکی میں اپ کی مخالفت نہیں کریں گیتو اپ ان سے بیعت کا معاملہ کر لیں اور ان کے حق میں استغفار کریں کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے"یعنی پیغمبر اسلام(ص) خدا کی طرف سے مامور تھے کہ مردوں کیساتھ ساتھ عورتوں سے بھی بیعت لیں

--------------

(۱):- جواہر الکلام کتاب النکاح

(۲):- الممتحنہ ۱۲

## فاطمہ(س) محافظ ولایت

پیغمبر گرامی(ص) کی وفات کے بعد خلافت علی(ع) کی بیعت لینے میں فاطمہؑ کی دن رات کوشش اور مہاجرین و انصار کے دروازوں پر حسنین (ع) کے ہاتھوں کو تھام کر جانا اپ کی سیاسی فعالیت کی عکاسی کرتا ہے

واقعہ فدک میں اپ کی حق طلبی اور مقام ولایت کی حمایت میں مصیبتیں برداشت کرنا، یہاں تک کہ اپ کا محسن شہید ہونا اور اپ کا مجروح ہونا اور غش کھا جانا یہ سب اپ کی سیاسی فعالیت کی علامات ہیں

اپنی سیاسی بصیرت اور علم و حکمت کے ذریعے ایک مفصّل خطبہ مسجد نبوی میں ابوبکر، عمر اور دیگر مہاجرین و انصار کی موجودگی میں دینا کہ جس سے مسجد کی در و دیوار بھی ہلنے لگی اپ کی معاشرے میں سیاسی فعالیت کی نشاندہی کرتی ہے

اگر مختصر جملے میں کہنا چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں: اسلامی حکومت و خلافت کے مسئلے کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے والی اپؑ ہی کی ذات مبارکہ تھیں

اسی طرح جنگ صفین، نہروان اور جمل میں بھی امام حسن اور امام علی(ع) کی شکل میں اپ کا کردار نمایاں ہوتا ہے

کربلا میں سید شہداءؑ کی شکل میں اپ ہی کا فاتحانہ کردار نظر اتا ہے کوفہ و شام میں دیکھ لو حضرت زینبؑ کی صورت میں اپ کا کیمیانہ نقش نظر اتا ہے خود پیغمبر اسلام (ص) کی سیرت میں بھی اپ کا کردار متجلّی ہورہا ہے، پیغمبر اسلام(ص) فرماتے ہیں: فاطمۃ امّ ابیہا ماں سے مراد جنم دینے والی نہیں بلکہ خاندان رسالت کی جڑ، اساس اور محور اصلی فاطمہ(س) کی ذات ہے

جب کفار قریش پیغمبر اسلام (ص) کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دیتے تھے تو اپ کی غمگین اور اداس دل کی تسلی کی خاطر خداوند متعال نے اپ کو فاطمہ(س) کی شکل میں کوثر عطا کیا جن کے ذریعے پیغمبر اسلام (ص) کی اولاد تا قیامت باقی رہیں

حدیث کساء نے تو اپ کی محوریت پر چار چاند لگا دی ہے جب سوال ہوا: یہ پنجتن کون لوگ ہیں؟ تو جواب دیا:

هم فاطمة و ابوها وبعلها وبنوها

اسی طرح فاطمہ زہرا(س) کی چاہنے والی خواتین نے بھی اپ کی پیروی کرتے ہوئے ولایت فقیہ کی حکومت کے قیام اور اہلبیت

اطہار(ع) کے فرامین کو معاشرے میں عام کرنے کے لئے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے جنہوں نے اپنے عزیزوں اور جگر پاروں کو میدان جنگ میں بھیجنے سے کبھی گریز نہیں کیا، کیونکہ انھوں نے درسگاہ حضرت زہرا (س) سے سبق حاصل کیا تھا اور جس نے بھی اپ کی پیروی کی کامیاب ہوا

انقلاب اسلامی ایران میں دیکھ لیں، خمینی بت شکن(رح) کی شکل میں اپ کا کردار نظر اتا ہے کیونکہ جس نے سب سے پہلے ولایت اور رہبری کی حمایت کی وہ فاطمہ (س) کی ذات تھیں اور امام خمینی کا بھی یہی نعرہ تھا کہ ولایت فقیہ اور اہل بیت کی کومت قائم ہونی چاہئے اور بفضل الٰہی قائم ہوئی خدا تعالیٰ اس انقلاب کو انقلاب امام زمان(عج) سے ملا دے اور ہم سب کو ان کے اعوان و انصار میں شمار فرمائے اور انہی کی رکاب میں شہادت نصیب فرمائے امین

## امام خمینی اور خواتین کے سیاسی مسائل

امام خمینی فرماتے ہیں: خواتین کو بھی چاہئے کہ ملک کی اور اپنی تقدیر بدلنے میں اپنا کردار ادا کریں اسلامی قوانین مرد و عورت دونوں کے مفاد میں ہیں، اور ہم چاہتے ہیں کہ خواتین بھی انسانیت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوں اپ فرماتے ہیں: خواتین ہمارے انقلاب اور تحریک کی رہنما ہیں اور ہم ان کے ساتھ ساتھ ہیں اور میں خواتین کی رہبری کو قبول کرتا ہوں[۱]

رہبر معظم حضرت ایۃاللہ خامنہ ای(مدظلہ) فرماتے ہیں: ایرانی قوم اور انقلاب اسلامی کی ازادی اور کامیابی میں خواتین کا نمایاں کردار ہے اگر خواتین شریک نہ ہوتیں تو انقلاب اسلامی اس قدر کامیاب نہ ہوتا، یا اصلا کامیاب نہ ہوتا یا بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا[۲]

--------------

(۱):- صحیفہ نور، ج۶، ص۸۵

(۲):- روزنامہ قدس، ۲۷ شھریور ۱۳۷۱ش

## خواتین کے اقتصادی حقوق

اسلام نے جس قدر مردوں کو اپنی دولت اور ثروت میں حق تصرف اور مالک ہونے کی مکمل اجازت دی ہے اسی طرح خواتین کو بھی اجازت دی ہےچنانچہ قران مجید میں صراحتا فرمایا ہے:

لِلرِّجالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَ لِلنِّساءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ[۱]

شوہر یا کسی اورکوحق تصرف نہیں،یہ لوگ عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک سکتے ہیں:

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ [۲]

کیونکہ ملکیت ایک مستقل حق ہے اور ہرمرد و عورت اپنے اموال پر خودحق تصرف رکھتا ہے عورت بھی مشروع اور جائز تجارت اور کسب وکار میں مردوں کی طرح ازاد ہے حتیٰ بعض شعبوں میں جو ان کی استعداد کے لئے مناسب ہیں اور بہتر شرائط بھی موجود ہیں وہاں ان کاوجود زیادہ بہتر ہے

## ملک سازی میں عورتوں کا کردار

امام خمینی فرماتے ہیں کہ ملک سازی میں ہماری خواتین کا بڑا کردار رہا ہےجب شاہ ایران کو نکال دیا گیا تو اپنی تقریر میں فرمایا:

اے ایران کے خواتین و حضرات!اؤ ہم سب مل کر اس کھنڈر میں تبدیل شدہ ملک کو دوبارہ تعمیر کرتے ہیں جس طرح اپ خواتین،انقلاب اسلامی میں حصہ دار تھیں اسی طرح اس خرابہ کی تعمیر میں بھی حصہ دار بنیں اور مردوں کا ہاتھ بٹائیں[۳]

--------------

(۱):- نساء ۳۱

(۲):- بقرہ ۲۸۶

(۳):- صحیفہ نور،ج ۱۱،۲۵۴

## حق ارث

خواتین کی اقتصادی اور مالی حقوق میں سے ایک، حق ارث ہے کہ ظہور اسلام سے قبل دنیا کے اکثر ممالک میں عورت اس حق سے محروم تھی حتی عرب جاہلیت میں تو انہیں ارث کے طور پر اپنے میں تقسیم کیاکرتے تھے، اسلام نے آکر دور جاہلیت کی ان غلط رسومات کو توڑ کر انہیں باقاعدہ وارث کے طور پر متعارف کرایا۔چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصيِبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالاقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالاقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا(1)

"اور جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا ایک حصہ اور (ایسا ہی) جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں تھوڑا ہو یا بہت، عورتوں کا بھی ایک حصہ ہے، یہ حصہ ایک طے شدہ امر ہے"

لیکن بعض اسلام دشمن عناصر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو مرد کی نسبت کم ارث دیتا ہےاور یہ اسلام ہے جس نے مرد اور عورت کے حقوق میں مساوات اور برابری کو نظرانداز کیا ہے

تو ہم جواب دینگے کہ انہوں نے صرف ایک زاویہ سے نگاہ کی ہےاگردوسرے زاویے سے بھی دیکھتے تو وہ خود سمجھ جاتے کہ خواتین کا جو حصہ نسبتا مردوں سے کم ہے پھر بھی زیادہ ہے! کیونکہ مرد کو جو ارث ملتا ہے وہ خود بیوی بچوں پر خرچ کرنے کے لئےہوتا ہےلیکن جو ارث عورت کوملتا ہے وہ خرچ کرنے کے لئے نہیں بلکہ جمع کرنے کے لئے ہےکیونکہ اسلام نے ان کا نان و نفقہ مردوں کے ذمہ لگا دیا ہےدوسرے الفاظ میں عورتوں کو جو ارث ملتا ہے وہ ان کا جیب خرچ ہےاب اعتراض کرنے والے خود بتائیں کہ کس کا حق اور حصہ زیادہ ہے؟!

--------------

(1):- نساء ۷

# چوتھی فصل

## اسلام کی نظر میں خواتین کی آزادی

جب عورت قبیلہ کے سردار، باپ، بھائی یا دوسرے لوگوں کے ظالمانہ ارادے کے ماتحت ہوتی تھی اور ہر قسم کے حقوق سے بھی محروم تھی، اسلام نے اسے آزادی جیسی نعمت عطا کی اس طرح ہمسر کا انتخاب کرنے، اپنے مال و دولت خرچ کرنے اور اظہار خیال کرنے میں استقلال اور آزادی عطا کی تاکہ ان کی قدروقیمت پہچان سکے پھر بھی اسلام دشمن عناصر کہتے ہیں: کبھی اسلام نے انہیں مکمل آزادی نہیں دی ہے جیسے شادی کرنے میں باپ یا دادا کی رضایت کو لازمی ٹھہرا کر لڑکیوں کی خودمختاری سلب کی ہے ٹھیک ہے اسلام نے باپ یا دادا کی رضایت کو لازمی ٹھہرایا لیکن اس کی حکمت عملی اور فلسفہ پر نگاہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں بھی خود لڑکی کے فائدے کا لحاظ رکھا گیاہے کیونکہ لڑکے اور لڑکیاں اپنی جوانی کے دور میں احساسات اور شہوانی تخیلات اور میٹھی خوابوں میں مست ہوتے ہیں، انہیں اس دوران، زندگی کی نشیب وفراز، تلخ یا مٹھاس کا خاص احساس نہیں ہوتا احساسات اور جذبات میں اکر انہیں نفع و نقصان ایک ہی نظر انے لگتا ہے اب اس حالت میں ایک دلسوز، مہربان اور تجربہ کار نگاہ کی ضرورت ہے جو اپنی تجربات کی روشنی میں لڑکی یا لڑکے کی منفعت اور مصلحت کے تحت قدم اٹھائے اگرچہ روایات مختلف ہیں: بعض روایات میں باپ یا دادا کی اجازت کو ضروری سمجھا گیا ہے جیسے: امام صادق (ع) فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: لَا تَزَوَّجُ ذَوَاتُ الْاٰبَاءِ مِنَ الْاَبْكَارِ اِلَّا بِاِذْنِ اٰبَائِهِنَّ.(۱)

امام(ع) نے فرمایا کہ ان باکرہ لڑکیوں سے شادی ان کے اباء و اجداد کی اجازت کے بغیر نہ کرو لیکن بعض روایات اس کے برعکس ہیں: امام صادق(ع) سے ہی مروی ہے:

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ ع لَا بَاسَ بِتَزْوِيجِ الْبِكْرِ اِذَا رَضِيَتْ مِنْ غَيْرِ اِذْنِ اَبِيهَا(۲)

--------------

(۱):- من لا یحضرالفقیہ ،ج۳، ص۳۹۵

(۲):- التھذیب،ج۵

فرمایا: باکرہ لڑکیوں سے ان کے اباءواجداد کی اجازت لئے بغیر شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ان دونوں روایات کو اگر جمع کریں تو باپ کی رضایت اور موافقت کو لڑکے یا لڑکی کی رضایت کے ساتھ شامل کرکے عقد پڑھ سکتا ہے

تیسری روایت میں ایک شخص نے امام (ع) سے اپنی بیٹی کی شادی کے بارے میں سوال کیا تو امام (ع) نے جواب دیا:

عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: اسْتَشَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع فِي تَزْوِيجِ ابْنَتِهِ لِابْنِ اخِيهِ فَقَالَ افْعَلْ وَ يَكُونَ ذَلِكَ بِرِضَاهَا فَانَ لَهَا فِي نَفْسِهَا نَصِيبا [۱]

فرمایا: تم اسی لڑکے کو اپنی بیٹی کے لئے انتخاب کر جسے تیری لڑکی پسند کرے، اور لڑکی کی مرضی کے خلاف دوسرے کسی زوجیت میں نہ دو

ان فرامین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام میں عورتوں پر کوئی جبر اور قید و بند نہیں بلکہ دین مقدس اسلام نے ان کی مرضی کو ہرچیز پر مقدّم رکھتے ہوئے انہیں مکمل ازادی عطا کی ہے

## مسلمان خواتین کی ازادی سے کیا مراد ؟

اسلام میں عورت کی ازادی اور حریت کے پیش نظر اسلامی ممالک میں خواتین کا، ازادی کا نعرہ بلند کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ ہم ان خواتین سے سوال کرتے ہیں کہ: کس حق کے حصول کے لئے نعرہ بلند کرتی ہیں جو تم سے چھین چکا ہے؟ کونسا مشکل ہے جسے اسلام نے حل نہیں کیا ہے؟ اگر مسلمان عورتوں کا مقصد یہ ہے کہ انہیں شریک حیات کا انتخاب کا حق نہیں ملا ہے تو اسلام نے ابتداء ہی سے یہ حق عطا کیاہے چنانچہ حضرت خدیجہ (س) کی سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے شریک حیات انتخاب کرنے کا حق بھی دیا گیا اور اپنے اموال میں پورا پورا تصرف کرنے کا حق بھی آپ اسلام میں پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے رشتے کے لئے پیغام بھیجا اگر مسلمان عورتوں کا مقصد حق طلب العلم فریضة علی کلّ مسلم ومسلمة تعلیم و تعلّم کا مطالبہ ہے تو اسلام نے نہ صرف یہ حق انہیں عطا کیا ہے بلکہ ان پر بھی واجب قرار دیا ہے

--------------

(۱):- عوالي اللئالي ،ج۳،باب النكاح ، ص : ۲۸۰

اگر مسلمان ورتوں کا مقصد قانون اسلامی میں مرد و ورت میں برابری ہے تو اسلام نے یہ حق تمام انسانی گروہوں،خواہ وہ حبشی ہوں یا قرشی، خواہ وہ مرد ہو یا ورت،سب کو برابر اور مساوی دیا ہےاسلام کے اس پیغام کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

اور اگر مسلمان خواتین کا نوغا اور شور وشرابہ کرنے کا مقصد ایک ابرو مندانہ زندگی گزارنا ہے جہاں کوئی اجنبی اس کی طمع نہ کرے، اور ایک شرافت مندانہ خاندان کی تشلب دینا ہے جو بے ربط بار افراد کے شر سے محفوظ رہے تو اسلام نے بہترین طریقے سے اس ماحول کو ورتوں کے لئے فراہم کیا ہے،جو کسی اور مکتب نے فراہم نہیں کیا ہے

لیکن اگر ان کا مقصد بے عفّتی،شہوت رانی،اخلاقی حدودوکو پامال کرنا،بے پردہ ہو کر گھر سے نکلنا اورمحرم نامحرم کی تمیز کیے بغیر لوگوں میں مغربی طرز پر رہن سہن رکھنا ہو اور خاندانی اشیانے کو ویران کرکے نسلوں کو خراب اور بے سرپرست قراردینا ہے تو ہم قبول کرتے ہیں کہ اسلام نے ایسی ازادی ورت کو نہیں دی ہےیہ ازادی تو اسلام میں مردوں کے لئے بھی نہیں دی گئی

اس قسم کی ننگین ازادی کے حصول کےلئے پارلیمنٹ، اسمبلی اور دوسرے سرکاری ادارے بنانے کی ضرورت بھی نہیں بلکہ کافی ہے کہ شرم وحیا کے پردے کو اتار پھینک دے تاکہ مکمل طور پر بدن برہنہ اور عریان ہو جائےبجائے اس کے کہ ابھی سینہ اور ٹانگین عریان ہیں، اور اس طرح بجاے اس کے کہ رات کی تاریکی میں نامحرموں کے ساتھ رقص اور جنسی خواہشات پوری کرے، اعلانیہ طور پر دن کو ایسا کرے!!![1]

## امام خمینی اور یوم خواتین

اس دن کی مناسبت سے ۲۶۲ ۱۳۵۸ش کو خواتین کو اپنے پیغام میں یوں مخاطب ہوا:افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کی خواتین تاریخ بشریت میں دو مرحلے میں مظلوم واقع ہوئی ہیں:

-------------

(۱):- حقوق زن در اسلام وجہاں ،ص۱۶۰

1دور جاہلیت میں کہ جس کی تفصیل گزر گئی،اور اسلام نے ان پر بڑا احسان کرکے انہیں اس مظلومیت سے نکالا، کیونکہ اس
ورت حیوان بلکہ اس سے بھی پست تر سمجھی جاتی تھی

۲شاہ سابق رضا شاہ اور ان کے بیٹے کے دور میں ایران میں ورت مظلوم واقع ہوئی،اس نعرے کیساتھ کہ ورت کو ازادی دلائیں
گے، ورت کو اپنی شرافت اور عزت والی حیثیت سے گرائی گئی اور ان کی ازادی کو ازادی ہی کے نام سے ان سے چھینی گئی

شاہ ایران نے جوان لڑکے اور لڑکیوں کو فاسد کیا،اور ورت کو ایک کھلونا بنایا حالانکہ ورت نیک اور صالح افراد کی مربّی ہوا کرتی
ہے کسی بھی ملک کی سعادت یا شقاوت ورت ہی کے وجود سے وابستہ ہے،ان باپ بیٹے (شاہ سابق ولاحق) نے خصوصاً بیٹے نے جس
قدر خواتین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اس قدر مردوں پر نہیں توڑے،جوانوں کے لئے فحشاء اور منکرات کے مراکز بنائے
گئے،ازادی اور تمدن کے نام سے مرد و ورت کی ازادی ان سے چھین لی گئی[1]

ہمیں چاہئے کہ اسلام کے حقیقی احکام کو بیان کرتے ہوئے ورتوں کے حقوق اور منزلت عوام پر واضح کریں اور مختلف
شخصیات کی غیر اسلامی نظریے اور افکار کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں،البتہ مسئلہ بہت ہی پیچیدہ ہے اگر تاریخ کا مطالعہ کرے تو
معلوم ہوتا ہے خواتین پر دو طریقوں سے ظلم ہوا ہے:

اقدرت مند افراد کی طرف سے، کیونکہ ہر لحاظ سے معاشرہ میں کچھ لوگ اقتور ہوا کرتے ہیں یہ لوگ اپنی خواہشات نفسانی کو
پورا کرنے کی خاطر معاشرے میں موجود خواتین کی طرف دستدرازی کرتے ہیں، اس لحاظ سے معاشرہ مغربی ہونے یا مشرقی ہونے میں
کوئی فرق نہیں،اسلامی معاشروں میں بھی ایسی ہی وضعیت پائی جاتی ہے

۲ ورت کو مال و دولت کے طور پر استعمال کرتے تھے،چنانچہ تفصیلی گفتگو گزر گئی اج بھی ورت کے حقوق کے دفاع

------------

(۱):- فاطمہ گل واژہ افرینش،ص۶۷

کے نام پر پہلے سے زیادہ ان پر ظلم ہورا ہے۔یورپی ممالک میں جو ورت کے حقوق کا نعرہ لگاتے ہیں اور ان کے لئے قانون وضع کرتے ہیں تو یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ ورت کو کارخانوں،ملوں اور دفتروں میں ملازمت دے کر بداخلاقی کی جڑوں کو پھیلایا جائے اور ازادی کا مطلب اس طرح ذہن نشین کرایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ ورت اپنی ۰ مانی نمائش کرے اس کا منہ بولتا ثبوت اپ کو ہر سال مغربی بلکہ مشرقی دنیا میں بھی خوبصورتی کے مقابلے کی شکل میں ملے گا کہ کونسی ورت زیادہ خوبصورت ہے؟ تاکہ دنیا میں سب سے خوبصورت خاتون کہلا سکے

اس طرح ازادی کے نام سے ناجائز طریقے سے ورتوں اور مردوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے زمینہ فراہم کرتے ہیں نوجوان لڑکیاں کالجوں اور یونیورسٹیز میں اپنے لئے بوائے فرینڈ انتخاب کرتی ہیں،لڑکی کے والدین بھی اس چیز کو معیوب نہیں سمجھتے یہاں تک کہ لڑکی اپنے گھر پر اس بوائے فرینڈ کو ساتھ لاتی ہے اور ماں باپ سے ملاتی ہے اور ماں باپ بھی فاخرانہ انداز میں کہتے ہیں یہ لڑکا ہماری بیٹی کا دوست ہے

اور جان لو یہ سب مغربی فرہنگ ہماری طرف منتقل ہورہی ہے ایسے میں ہمیں چاہئے کہ اسلامی افکار لوگوں تک پہنچائے اور بتادے کہ یہ ازادی نہیں بلکہ نفسانی خواہشات کی غلامی ہے اصل ازادی جو دین مقدس اسلام نے ورتوں کو عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو ایسے مطلوب مواقع فراہم کئے جائیں جہاں پر وہ اپنی پوشیدہ استعداد اور صلاحیتوں کو اجاگر کرسکیں تاکہ وہ لوگ بھی مردوں کی طرح کمال انسانیت کے مرتبہ پر فائز ہوں

اسلام نے جس دن ووقت کے بارے میں خطاب کیا اور اپنی تعالیم اور مطالب کو دنیا کے سامنے پیش کیا تو ورت کو ان دونوں قسم کے مظالم سے نجات مل گئی

اسلام نے ورت پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دی ہے،بلکہ کم دیا کہ اس سے گھریلو کام بھی نہ لے اور انہیں برا بلا بھی نہ کہے واقعا جاہل معاشرے کے لئے یہ بات قابل تعجب ہے کہ کیوں مردوں کو یہ حق حاصل نہیں؟

اسلام نے قطعی طور پر ناجائز نظریہ کو کہ (عورت کو صرف مردوں کے ارام وسکون کے لئے پیدا کیا ہے) باطل قرار دیا اور کہا میاں بیوی کے درمیان حقوق دوطرفہ ہیں جسے باہمی تفاہم اور محبت کیساتھ ادا کریں اسلام نے میاں بیوی کے وظائف کے حدود کو بھی معین کیا ہے جو کاملا مرد و عورت کی طبیعت کے عین مطابق ہے

لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مغرب والوں کی غلط پروپیگنڈوں کی وجہ سے ان اسلامی حدود کاخیال کرنا مسلمان خواتین بھی اپنے لئے ننگ وعار سمجھتی ہیں یہاں تک کہ اخباروں، میگزین اور سنیما گروں اور مجالس ومحافل میں چادر کو کالا کفن کے طور پر تشہیر کرنے لگے ہیں اور بے حجاب اور بے پردہ عورتوں کو متمدن اور ترقی یافتہ سمجھنے لگے ہیں اسی طرح نیم عریانی کو ازادی کا نام دینے لگے ہیں ان کے غلط پروپیگنڈے اس قدر مؤثر ہیں کہ عورتیں واقعا حجاب اور چادر کو اپنے لئے اہانت اور عار سمجھنے لگیں ہیں جبکہ یہ چادر ان کے لئے موتی کے لئے صدف کی مانند ہے

## رہبر معظم سید علی خامنہ ای (مد ظلہ) اور یوم خواتین

رہبر معظم انقلاب حضرت ایۃ اللہ العظمی خامنہ ای(مدظلہ العالی)نے اپنے ایک مقالے میں لکھا ہے: کہ جب اپ بعنوان صدر بیرون ملک کے دورے پر افریقہ میں پہنچے تو مختلف ممالک کے اخباری نمائندے اپ سے انٹرویولینے لگے جن میں ایک بے پردہ نوجوان لڑکی بھی تھی اسے کہا گیا کہ دوپٹہ کو صحیح طور پر سر پر رکھے یہ بات ان کے لئے بہت گراں گزری جب مجھ سے خواتین کے بارے میں سوال ہورہا تھا تو یہ خاتون اپنی جگہ سے اٹھی اور مجھ سے دو سوال کرنا شروع کیا اس کی احساسات کو اس قدر ٹھیس لگی تھی کہ کہنے لگی: کیوں اپ نے حکم دیا کہ دوپٹہ سر پر رکھوں؟یہ عورت اسے حقیقتا اپنے لئے بے عزتی اور اہانت سمجھ بیٹھی تھی واقعا اگر یہ ان کیساتھ اہانت تھی تو یہ اس پر ظلم ہوالیکن یہ دنیا میں رائج غلط فرہنگ ہے جو عورتوں اور مردوں کے ذہنوں پر سوار ہوچکا ہے[۱]

--------------

(۱):- حجاب و ازادی،ص۲۴

جب اسلام کا حجاب کو ضروری قرار دینے کا مقصد یہ تھا کہ یہ مسلمان خواتین کی حرمت اور شخصیت کا پاسبان اور محافظ بنے جو اجنبی لوگوں کی مزاحمتوں سے اسے دور رکھے

جب اسلام نے ورت کی شخصیت اور حرمت کو قیمتی گوہر سے تعبیر کیا تو اس کی حفاظت کا انتظام بھی ضروری سمجھا اس لئے ورت کو حجاب میں مستور کیا کیونکہ تکوینی اور پیدائشی طور پر ورت میں کشش اور جاذبہ پایا جاتا ہے اگر حجاب اور پردہ نہ ہو تو طمع کاروں کا شکار بن سکتی ہے جس طرح بادام اور اخروٹ کے مغز کی حفاظت کے لئے مناسب چھلکے خدا نے خلق کیے اور جواہرات کو سمندر کی تہ میں رکھا، اسی طرح ورت کو پردے میں رکھ کر تجاوزگروں سے دور رکھنا مقصود تھا

## مغربی ازادی کا تلخ تجربہ

اج اس جدید اور متمدن دور میں خواتین پر ظلم و ستم بھی جدید طریقے سے ہورا ہے جھوٹے نعرے اور دھوکے کے ذریعے ڈیموکریسی اور خواتین کی ازادی اور حقوق کے نام پر ورتوں پر ظلم و ستم کر رہے ہیں مختلف ممالک خصوصا یورپی ممالک میں ورت کو اپنا سرمایہ اور مال و دولت کی خرید وفروخت کے لئے پبلسٹی کا وسیلہ قرار دیتے ہیں سوپر مارکٹوں دفتروں، بینکوں، دکانوں، میں ورتوں کو اسی لئے رکھی جاتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں اور خریداروں کو اپنی طرف مائل کرسکیں اور اس طرح شہوت رانی، فحشا اور فلموں میں لا کر زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کا وسیلہ بنا سکیں اس طرح خاندان کو جو ہر انسان کی تشخص برقرار رکھنے کا ایک شرافت مندانہ وسیلہ تھا، درہم برہم کردیا گیا یہاں نمونے کے طور پر کچھ نام نہادترقی یافتہ اور متمدن ممالک کا تذکرہ کریں گے:

### روس

اعداد وشمار کے مطابق روس میں پچاس فی صد ناجائز بچے پیدا ہوتے ہیں عورتیں اپنے بچوں سے نفرت کرنے لگتی ہیں ۱۹۸۰ کے اعداد وشمار کے مطابق ساٹھ ہزار ورتیں شراب کا نشہ کرتی ہیں ۱۹۹۰ع کے اعداد وشمار کے مطابق سالانہ تین لاکھ سے پانچ لاکھ خواتین جنسی تجاوزات کا شکار ہوتی ہیں

## امریکہ

کچھ سال پہلے کے اعداد وشمار کے مطابق امریکہ میں تین لاکھ لڑکیاں جو اٹھارہ سال سے کم عمر والی ہیں اور ہر تیسری عورت، تجاوز کا شکار ہوتی ہے، ناجائز جنسی ملاپ کی وجہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوکر ہزاروں عورتیں اور مرد ہر سال لقمہ اجل بنتے ہیں۔اس طرح چند سالوں کے دوران اٹھارہ ملین بچے سقط کرکے قتل کردیے گئے[۱]

## انگلستان

انگلستان نے اعلان کیا کہ ہر ہفتہ پچاس حاملہ لڑکیاں جو چودہ سال سے کمتر عمر والی ہیں، حمل گرادیتی ہیں ایک اعلامیہ کے مطابق ہر تیسری شوہر دار خاتون نے اجنبی مرد کیساتھ دوستی قائم کی ہوئی ہے

## جاپان

جاپان کا کہنا ہے کہ ان کی حکومت کو پانچ لاکھ فاحشہ عورتوں کی وجہ سے بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اقوام متحدہ نے گزارش دی ہے کہ سالانہ دنیا کی اسّی ملین خواتین نہ چاہتے ہوئے حاملہ ہوتی ہیں[۲]

## تھائلینڈ

ہفتہ وار مجلہ اشپیگل یکم جولائی ۱۹۸۵ء کی ایک گزارش کےمطابق دلالوں کے ذریعے تھائلینڈ کے فقیر دیہاتوں سے دوشیزہ جوان لڑکیوں کو ظاہرا خدمت گزاری لیکن درحقیقت فاحشہ گری کے لئے ایک ہزار مارک میں فروخت کی جاتی ہیں جو بنکاک اور ہانگ کانگ،جاپان اور جرمن کے نائٹ کلبز میں لائی جاتی ہیں بنکاک پولیس کے ایک اعداد وشمار کے مطابق تھائلینڈ سے سولہ ہزار عورتیں اور لڑکیاں دوسرے ممالک میں صادر ہوتی ہیں۔ان میں سے مغربی جرمنی میں تین ہزار درامد ہوتی ہیں،جہاں پر قانونی طور پر

-------------

(۱):- اخبار جمہوری اسلامی ۸۳۱۳۶۴

(۲):- فقہ و حقوق، ج۳، ص۱۸

ایجنسیاں پائی جاتی ہیں جن کا کام فاشہ ورتوں اور لڑکیوں کو ملک میں رہا کر نا ہے بہت سے لوگ ان ایجنسیوں کے ساں رجوع کرتے ہیں اور لڑکیوں یا ورتوں کو خریدنے کے لئے بعد انہیں بازاروں میں بیچتے ہیں، تاکہ بدن فروشی کرکے مالک کا اقتصاد بحال کیاجائے

## مغربی جرمنی

صرف مغربی جرمنی میں دوہزار کمپنیاں موجود ہیں جو ورتوں اور لڑکیوں کو خریداروں کے لئے فراہم کرتی ہیں پانچ ہزار سے بارہ ہزار تک ورتیں اور لڑکیاں تیار رکھتی ہیں ہر مہینہ میں تین ہزار کے قریب وتوں اور لڑکیوں کا معاملہ ہو تا ہے[1]

افسوس کا مقام ہے کہ اج بھی ازادی کے نام سے ورتوں کی بیپردہ ناک حالت باقی ہے اور خود ورتیں بھی اسے ازادی سمجھ کر بہت خوش ہیں

خداتعالی سے یہی دعا ہے کہ جناب زینب (س) کی لٹی ہوئی چادر کا واسطہ ہماری ماں بہنوں اور بیٹیوں کو اپنی چادر اور پردے کی حفاظت کرنے کی توفیق والا باپ بیٹوں والا بھائیوں کو غیرت ناموس عطا فرما

امین یا ربّ العالمین

--------------

(ا):- حجاب و ازادی، ص۱۳۷

# فہرست منابع


قران کریم

1. ابن ابی الحدید؛شرح نہج البلاغہ،مؤسسہ اسماعیلیاں،قم

2. ابن ابی جمہور، محمد بن زین الدین واللآلی العزیزیة فی الاحادیة الدینیة ،دار سید الشہداء للنشر،

3. ابن شعبہ، حسن بن علی- جنتی، احمد، قرن 4 تحف العقول / ترجمہ جنتی ناشر: مؤسسہ امیر کبیر تہران

4. ابن ہشام؛ سیرة النبی،صیدا مکتبہ عصریہ، بیروت ۱۴۱۹ھ

5. ابی محمد الحسین؛ التہذیب فی فقہ الامام الشافعی،دارالکتب العلمیہ، بیروت

6. احمدی ؛حبیب اللہ ؛ فاطمہ الگوی زندگی، چ۱،قم، ۱۳۷۴ش

7. انجمن اولیاء مربیان؛ مجموعہ مقالات، انجمن ای کشور، تہران، ۱۳۷۳ش

8. انوار الصادقین،

9. استاد حضرت معصومہ ؛ فرہنگ کوثر، ش۵۴،سال۶،۱۳۸۲ش

10. بہاء الدین خرمشاہی- مسعود انصاری ؛پیام پیامبر،ناشر منفرد,تہران سال1376

11. بہشتی؛ڈاکٹر احمد ؛ خانوادہ در قران، چ۲، دفتر تبلیغات، قم، ۱۳۷۷ش

12. پایندہ، ابو القاسم نہج الفصاحة( مجموعہ کلمات قصار حضرت رسولﷺ)، ناشر دنیای دانش 1363

13. توسیر کانی ؛محمد بن احمد ؛ لئالی الاخبار، مکتبہ محمدیہ، قم، ۱۳۰۰

14. جمعی ازنویسندگان؛ شخصیت و حقوق زن در اسلام، بشنوارہ شیخ طوسی،قم،۱۳۸۳

15. حر عاملی؛ وسائل الشیعہ ، مؤسسہ ال البیت، قم،۱۴۱۴ھ

16. ڈاکٹر پیام اعظمی، والفجر، تنظیم المکاتب، لکھنؤ،ہندوستان،۱۹۹۸

17. رضی الدین حسن بن فضل ؛ طبرسی، مکارم الاخلاق، انتشارات شریف رضی قم، 1412

18. سپہری ؛محمد؛ ترجمہ و شرح رسالۃ الحقوق، انتشارات دارالعلم،قم ۱۳۸۰ھ

19. سجادی ؛محمد تقی ؛ سیری کوتاہ درزندگی فاطمہ، انتشارات نبوی، ۱۳۷۴ش

20. سید ابن طاؤس م۶۶۴، ؛اقبال الاقبال، دارالکتب الاسلامیہ،تہران،۱۳۶۷ھ

21. سیدظفر حسن امروھوی؛ تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار،ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ،ناظم اباد۲ ،کراچی

22. شعیری، محمد بن محمد، جامع الاخبار(للشعیری)، مطبعۃ حیدریۃ - نجف، چاپ: اول، بی تا

23. شیخ صدوق محمد بن علی ؛ الخصال، جامعہ مدرسین، قم ۱۴۰۳ھ

24. شیخ صدوق محمد بن علی ؛ من لا یحضرہ الفقیہ،بیروت، ۱۴۱۳ھ

25. شیخ طوسی م۴۶۰ھ؛تہذیب الاحکام،دارالکتب الاسلامیہ،تہران،۱۳۶۵

26. شیخ کلینی ؛ یعقوب؛ کافی و فروع کافی ، دارالمکتبہ اسلامیہ،چ۳، ۱۳۸۸ھ

27. شیرازی ؛ناصر مکارم ؛ تفسیر نمونہ، قم

28. صادق احسان بخش؛ نقش دین در خانوادہ، چ۲، رشت، ۱۳۷۴ش

29. طباطبائی؛ محمد حسین ؛ تفسیر المیزان، جامعہ مدرسین، قم

30. طبرسی؛ رضی الدین ؛ مکارم الاخلاق، منشورات شریف رضی، ۱۳۹۲ھ

31. عبداللہ شبّر ؛ جلاء العیون، مطبعۃ الحیدریہ، نجف، ۱۳۷۴ھ

32. علی اکبر رشاد؛ دانشنامہ امام علی، فرہنگ اندیشہ اسلامی، تہران، ۱۳۸۰ش

33. علی ثقفی ؛ فاطمہ نور الٰہی،انتشارات ادی، چ۱،۱۳۷۷ش

34. علی شریعتی؛ فاطمہ فاطمہ است، سینیہ ارشاد، تہران،۱۳۵۰ش

35. فیض کاشانی، محمد محسن؛ محجۃ البیضاء،ترجمہ اسلامی ۱۰ صح،تہران،۱۳۴۶

36. فیض کاشانی؛ وافی، مکتبہ امیرالمؤمنین، اصفہان،۱۴۱۵ھ

37. رقہ بانی؛ زین العابدین؛ اسلام و حقوق بشر، نشر فرہنگ اسلامی، ۱۳۶۷ش

38. قزوینی ؛سید کاظم ؛ فاطمہ ولادت تا شہادت، نشر مرتضی ۲۳۷۵ھ

39. کمرہ ای ؛میرزا خلیل ؛ ملکہ اسلام فاطمہ الزہراء ، مؤلف، ۱۳۴۸ش

40. گروہی؛ فتہ و حقوق، بشنوارہ شیخ طوسی، قم،۱۳۷۹ش

41. مجلسی ؛محمد تقی ؛ روضۃ المتقین؛ بنیاد فرہنگ اسلامی، نیشاپور

42. مجلسی؛ محمد باقر ؛ بحار الانوار، مؤسسہ الوفاء، بیروت لبنان، ۱۴۰۳ھ

43. مجموعہ سخنرانی ؛ حجاب وازادی، سازمان تبلیغات اسلامی

44. مجموعہ قصص و حکایات بہلول عاقل .

45. محلاتی ؛ذبیح اللہ؛ ریاحین الشریعہ، دار الکتب اسلامیہ،تہران، ۱۳۴۹

46. محمد حسین نجفی؛ جواہر الکلام، مکتبہ اسلامیہ، تہران،۱۳۹۵ھ

47. مصباح یزدی؛محمدتقی ؛نظریہ حقوق اسلام، مؤسسہ اموزش امام خمینی،قم،1380

48. مصطفوی؛ سید جواد؛ بہشت خانوادہ، دارالفکر، قم، ۱۳۷۷ش

49. مؤسسہ؛ محمد خاتم پیغمبران؛مؤسسہ سینیہ ارشاد، تہران، ۱۳۴۷ش

50. ناصری؛علی اکبر؛ حقوق اسلامی، شرکت سہامی طبع کتاب، تہران، ۱۳۸۴ھ

51. نجفی یزدی ؛ سید محمد ؛ اخلاق و معاشرت، سازمان تبلیغات اسلامی،قم ۱۳۷۳

52. نراقی، محمد مهدی؛جامع السعادات، ترجمہ کریم فیض ،قائم ال محمد، قم،۱۳۸۸

53. نوری، حسین بن محمد تقی، مستدرک الوسائل ،ج 28، مؤسسۃ ال البیتؑ ،قم،چا، 1408ق

54. نوری ؛یحیی ؛ حقوق زن در اسلام و جہاں،مؤسسہ فراانی، گیلان، ۱۳۴۳ش

55. نوری طبرسی ؛ میرزا حسین ؛مستدرک الوسائل، مؤسسہ ال البیت،۱۴۰۸ھ

56. واحد خواہران؛ فاطمہ گل واژہ آفرینش، دفتر تبلیغات اسلامیقم، ۱۳۶۸ش

فہرست


کلیات.......... 3

حقوق کیا ہیں؟.......... 3

پیدائش حقوق کی وجوہات:.......... 4

حقوق کے ماخذ.......... 5

۱:-قران مجید.......... 5

۲:-سنت.......... 6

۳:-اجماع.......... 6

۴:-عقل.......... 6

خاندان کی تعریف.......... 8

خاندان کی ضرورت.......... 9

تشکیل خاندان کے اداب.......... 10

خاندان تشکیل دینے کے تین اصول ........................................ 12

شوہر اور بیوی کا باہمی عشق و محبت........................................ 12

خاندان میں مرد کا احساس ذمہ داری ........................................ 13

دوام زندگی اور اس کی حفاظت ........................................ 14

ایہ شریفہ میں مودت سے کیا مراد ہے ؟........................................ 15

پہلی فصل ........................................ 16

والدین پر بچّوں کی ذمہ داریاں ........................................ 16

اولاد کی تعریف........................................ 16

اولاد صالح باقیات الصالحات ہیں ........................................ 19

تربیت اولاد کے لئے زمینہ سازی ........................................ 19

پیدائش سے پہلے........................................ 20

اولاد کے لئے باایمان ماں کا انتخاب........................................ 20

دلہن باعث خیر و برکت ........................................................................................ 20

دلہن کچھ چیزوں سے پرہیز کرے ............................................................................... 21

اداب مباشرت ........................................................................................................ 22

مہینے کی تاریخوں کا خیال رکھے: ............................................................................. 22

بعد از ظہر مباشرت ممنوع: ...................................................................................... 22

مباشرت کے وقت باتیں کرنا ممنوع............................................................................. 23

شرم گاہ کو دیـ ـنا ممنوع: ........................................................................................ 23

ا نبی ورت کا خیال ممنوع........................................................................................ 23

جنا کی حا میں قران پڑ ـنا ممنوع............................................................................. 23

میاں بیوی الگ تولیہ رکھے: ..................................................................................... 24

کھڑے ہوکر مباشرت ممنوع..................................................................................... 24

شب صحی کو مباشرت نہ کرو.................................................................................. 25

مضطرب حا میں نہ ہو......................................................................................................................................25

ہم فکراور ہم خیال بیوی......................................................................................................................................26

بچّے کے لئے باایمان ماں کاانتخاب......................................................................................................................................26

پیدائش کے بعد......................................................................................................................................27

کانوں میں اذان واقامت......................................................................................................................................27

دودھ کی تاثیر......................................................................................................................................29

بچّے اور کھیل کی ضرورت......................................................................................................................................29

پاک اور حلال غذا کی تاثیر......................................................................................................................................31

بچّے کی کفا......................................................................................................................................32

بچّوں کا احترام......................................................................................................................................32

امام حسن مجتبیٰ (ع)اور بچّوں کا احترام......................................................................................................................................33

امام زین العابدین (ع)اور بچّوں کا احترام......................................................................................................................................33

علی (ع)اور یتیم بچّے ........................................................................ 33

ایک یتیم کی کفالت کاثواب........................................................................ 34

بچّوں سے محبت........................................................................ 34

بچّوں کو احترام کی یقین دہانی ........................................................................ 35

بچّوں سے مہرومحبت کا اظہار ........................................................................ 35

فاطمہ(س) کا بچّوں سے اظہار محبت........................................................................ 36

بچّوں سے اظہار محبت کا ثواب ........................................................................ 37

بچّوں کی تحقیر، ضد بازی کا سبب ........................................................................ 37

بچّوں کی مختلف استعدادوں پر توجہ ........................................................................ 38

تشویق کرنے کا حیرت انگیز نتیجہ........................................................................ 39

بچّوں کے درمیان عادلانہ قضاوت........................................................................ 39

بچّوں کے درمیان مساوات ........................................................................ 41

والدین نظم و حقوق کا خیال رکھیں........................................................... 41

بچّے کو خدا شناسی کا درس دیں........................................................... 42

کاشف الغطا اور بیٹے کی تربیت........................................................... 43

امام خمینی اور بچّوں کی تربیت........................................................... 45

بچّوں کو مستحبات پر مجبور نہ کریں........................................................... 46

بچّوں کی تربیت اور والدین کی رفتار........................................................... 46

بچّوں کے حضور میں دعا مانگیں........................................................... 47

بچّوں کی تربیت میں معلم کا کردار........................................................... 48

دینی تعلیم دینا واجب........................................................... 49

بچّوں کو تعلیم دینے کا ثواب........................................................... 50

سوال کیا پروردگارا!کیا ماجرا ہے؟........................................................... 50

امام حسین(ع) اور معلم کی قدردانی........................................................... 50

والدین سے زیادہ استاد کا حق............................................................................................ 50

والدین کی ظلم وستم اور فراری بچّے............................................................................................ 51

اولاد صالح خدا کی بہترین نعمت............................................................................................ 52

بیٹی کی عظمت............................................................................................ 53

بچّوں پر والدین کے حقوق............................................................................................ 54

والدین کا چہرہ دیکھنا عبادت............................................................................................ 55

بچّوں پر باپ کے حقوق............................................................................................ 55

۔ باپ کا احترام واجب............................................................................................ 56

بچّوں پر ماں کے حقوق............................................................................................ 57

حق احسان............................................................................................ 59

احسان کرنا بہترین عبادت............................................................................................ 59

کافروالدین پر بھی احسان!............................................................................................ 60

اسلام ماں بلپ سے نیکی کو فضیلت اور برتری کا معیار قرار دیتا ہے ........................................ 61

پیار کرتے ہیں ے اور مامتا کیا چیز ہے؟........................................ 63

ماں کی دعا اور اس کی نز ........................................ 64

ماں اولاد کی خوشبختی کی ضا ن........................................ 64

ماں کا مقام اور ان کا احرام........................................ 65

ماں کے قدموں تلے جنت ہے ........................................ 65

دوسری فصل........................................ 67

میاں بیوی کے حقوق اور ذمہ داریاں........................................ 67

نیک سیرت ورت ........................................ 67

شوہر کے حقوق اوربیوی کی ذمہ داریاں ........................................ 68

شوہر کی اطاعت باعث مغفرت........................................ 68

ارام و سکون فراہم کرنا........................................ 69

شوہر کی رضا کا خیال رکھنا ........ 70

بدترین عورت ........ 72

جنسی خواہشات پوری کرنا ........ 72

بہترین عورت ........ 73

خوشیاں لانے والی ........ 74

امانت داری ........ 75

قناعت پسندی ........ 77

بابرکت بیوی ........ 78

بیوی کے حقوق اورشوہر کی ذمہ داریاں ........ 79

امانت الٰہی کی حفاظت ........ 79

عورت کے حقوق اورخدا کی سفارش ........ 80

عفو در گزر بیوی کا حق ........ 81

بداخلاق بیوی اور صبور شوہر........................................................................ 82

یہ مرد جہنمی ہے ........................................................................ 83

خاندانی صمیمیت میں محبت کا کردار ........................................................................ 83

دنیااورآخرت کی بھلائی چار چیزوں میں ........................................................................ 84

اچھے اخلاق اور کردار سے پیش ہنا........................................................................ 84

حق سکو ، یا مکان ........................................................................ 85

حق نفقہ........................................................................ 86

نفقہ دینے کا ثواب ........................................................................ 86

حق مہر ........................................................................ 87

مہر دینا واجب ........................................................................ 87

مرد کو دو ورت کےبرابر یراث کیوں ؟........................................................................ 87

مہر کب اور کتنا دینا واجب ہے ؟ ........................................................................ 88

مہر مرد پر کیوں؟ ........ 88

خطبہ نکاح ........ 88

اگرمہر ادا نہ کرےتو ........ 89

تیسری فصل ........ 90

خاندان میں اخلاق کا کردار ........ 90

گھریلو کاموں میں مدد کرنے کا ثواب ........ 90

الف:بدن کےہر بال کے بدلے ایک سال کی عبادت ........ 90

ب:ہزار شہید کا ثواب ........ 91

ج:ایک گھنٹہ کی مدد ہزاروں حج،عمرہ،جہادسےبہتر ........ 91

گھر میں مدد،گناہ کبیرہ کا کفارہ ........ 92

شوہر کی خدمت کرنے کاثواب ........ 92

ایک برتن کا جابجا کرنے کا ثواب ........ 93

ایک گلاس پانی اور سال کی عبادت! ........................................ 93

بہشت کے کس دروازے سے؟ ........................................ 94

تین گروہ فاطمہ(س) کیساتھ محشور ........................................ 94

شوہر کی رضا، بہترین شفاعت ........................................ 95

ثواب میں مردوں کے برابر ........................................ 96

فاطمہ(س) خواتین عالم کے لئے نمونہ ........................................ 97

فاطمہ(س) کا گھر میں کام کرنا ........................................ 97

پیغمبر(ص) کا اپنی بیٹی کا دیدار کرنا ........................................ 98

فاطمہ(س) اور خاندانی حقوق کا دفاع ........................................ 99

کلام فاطمہ(س) میں خاندانی رفتار ........................................ 102

بیوی کیساتھ اچھا برتاؤ ........................................ 102

خاندانی خوش بختی کے کچھ اصول ........................................ 103

نظم و ضبط ........................................................................................ 103

اعتماد کرو تہمت سے بچو........................................................................ 104

۔ پاکیزگی اور خوبصورتی........................................................................ 105

ایک دوسرے کا خیال رکھنا ...................................................................... 106

اچھی گفتگو کرنا...................................................................................... 106

انسان لالچی نہ ہو..................................................................................... 106

عزت کا احساس دلانا............................................................................... 108

غمخواری کا احساس دلانا.......................................................................... 108

ہرگز ناامید نہ ہونا.................................................................................... 108

خوش اخلاق ہی خوش قسمت.................................................................... 109

سعد بن معاذ اور بداخلاقی کا نتیجہ............................................................... 110

سعد بن معاذ کو یہ شرف کیسے ملا؟ ............................................................ 111

اچھے اخلاق کا مالک بنو ........................................ 111

اخلاق کی اہمیت اشعار کے آئینے میں ........................................ 112

حسن خلق کے آثار و فواید ........................................ 112

بدخلق کا انجام ........................................ 112

دوستی کے فوائد ........................................ 112

چوتھی فصل ........................................ 113

خاندان کے متعلق معصومین کی سفارش ........................................ 113

خاندان پر خرچ کرو ........................................ 113

پہلے گھر والے پھر دوسرے ........................................ 113

اسراف نہ کرو ........................................ 114

روز جزا کا پل ........................................ 114

خاندان کیساتھ نیکی اورلمبی عمر ........................................ 114

خاندان اور اخرت کی بربادی ........ 115

محبت خاندان کی کامیابی کا راز ........ 115

کلام معصوم(ع) میں محبت کے وال ........ 116

ایمان محبت کا محور ........ 116

خوش امدید کرنا اور استقبال کرنا ........ 116

حسن ن رکنا ........ 117

نیازی کا اظہار کرنا ........ 117

خلوت کرنا ........ 117

پانچویں فصل ........ 119

خاندانی اختلافات اور ان کا علاج ........ 119

خاندانی اختلافات ........ 119

خاندانی اختلافات کا علاج ........ 121

جہنمی مرد.................................................................................................... 124

مارنا اور گالی دینا جہا ............................................................................................ 125

شوہر میں بیوی کی پسندیدہ خصوصیات ............................................................................. 126

مال و دو ............................................................................................................ 126

قدرت اور توانائی .................................................................................................. 126

ہ بانیرت ہو.......................................................................................................... 126

مستقل زندگی گزارے ............................................................................................... 127

معاشرے میں معززہو................................................................................................. 127

نرم مزاج ہو ......................................................................................................... 127

صاف ستھرا رہے...................................................................................................... 127

خوش سلیقہ ہو ....................................................................................................... 128

مؤ ن ہو ............................................................................................................. 128

دوسرا ح ، ........ 129

خواتین کا مقام اور حقوق........ 129

پہلی فصل ........ 130

ورت سار کی ز ہ میں ........ 130

، سار ' بشریہ میں ورت کا مرتبہ ........ 130

ابتدائی دور میں ورت کی حیثیت........ 130

یونان میں ورت کی حیثیت ........ 131

اٹلی میں ورت کی حیثیت........ 131

ایران سبا سان میں ورت کی حیثیت........ 132

روم میں ورت کی حیثیت ........ 132

کہلاتیں: ........ 133

قرون وسی میں ورت کا مقام........ 133

روس میں ورت کی حیثیت ........ 133

مغربی دنیا میں ورت کی حیثیت ........ 135

کہاوتیں: ........ 135

ان ستان میں ورت کی حیثیت ........ 136

پین میں ورت کی حیثیت ........ 137

،جاپان میں ورت کی حیثیت ........ 137

جر نی میں ورت کی حیثیت ........ 137

ہدوس تان میں ورت کی حیثیت ........ 138

کہاوتیں: ........ 138

عصر جاہلیت میں ورت کی حیثیت ........ 139

جزیرۃ العرب میں ناجائز شادیاں ........ 141

مسابقات ........ 141

نکاح الاستبضاع........ 141

نکاح الرہط........ 141

نکاح البدل........ 142

نکاح ا قت........ 142

نکاح الجمع........ 142

نکاح الخدن........ 143

نکاح الشغار........ 143

دوسری فصل........ 144

اسلام میں ورت کی قدر و نز........ 144

اسلام میں ورت کا مقام........ 146

اسلام کی ز ہ میں ماں کا مرتبہ........ 147

اسلام کی نظر میں بیٹی کا مرتبہ........ 148

اسلام میں بیوی کا مرتبہ ........................................ 149

اجتماعی روابط کے حدود ........................................ 153

جہاں مرد اور ورت پر رعلیہ واجب........................................ 153

اسلام میں ضرب الامثال ........................................ 156

کچھ نکات:........................................ 156

تیسری فصل........................................ 159

خواتین کے حقوق........................................ 159

خواتین کے اجتماعی حقوق ........................................ 159

ورتوں کے حقوق اورامام خمینی ........................................ 159

امام خمینی کا امریی خبر ز ر کو انٹرویو ........................................ 160

تحصص ورت اور واجب کفائی ........................................ 160

خواتین کے ثقافتی حقوق........................................ 160

خواتین کے سیاسی حقوق ........................................................................................ 161

حق بیعت ........................................................................................ 161

فاطمہ(س) محافظ ولایت ........................................................................................ 162

امام خمینی اورخواتین کےسیاسی مسائل ........................................................................................ 163

خواتین کے اقتصادی حقوق ........................................................................................ 164

ملک سازی میں ورتوں کا کردار ........................................................................................ 164

حق ارث ........................................................................................ 165

چوتھی فصل ........................................................................................ 166

اسلام کی ز ہ میں خواتین کی ازادی ........................................................................................ 166

مسلمان خواتین کی ازادی سے کیا مراد ؟ ........................................................................................ 167

امام خمینی اور یوم خواتین ........................................................................................ 168

رہبر معظم سید علی خامنہ ای (مد ظلہ) اور یوم خواتین ........................................................................................ 171

مغربی ازادی کا تلخ تجربہ .................................................. 172

روس .................................................. 172

امریکہ .................................................. 173

انگلستان .................................................. 173

جاپان .................................................. 173

تھائلینڈ .................................................. 173

مغربی جرمنی .................................................. 174

فہرست منابع .................................................. 175